

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_I 188902

UNIVERSAL
LIBRARY

* * *

سکندر صاحب مدد و جناب کوٹیل اسٹیوڈیوس ریڈی صاحب
 موصوف کے ہتھ کے چھاپے خانے میں طبع کیا تھا مگر اکثر صاحبان
 و راندیش اسکو پسند نہیں کرتے اسی باعث جو احقر بہرگان
 درگاہ ابراہیم گبر دستگاہ سخنوران آگاہ محمد فیض اللہ نے دیکھا
 کہ یہ کتاب کم یا ب ہو گئی ہے لہذا اسطے صاحبان
 پر دفا و مراخوان باصفا کے اپنے مطبع محمدی میں
 کراچہ چھو بازار ہی مولوں اکرام احمد
 صاحب کی تصحیح سے چھاپا
 سنہ ۱۸۵۲ عیسوی مطابق

سنہ ۱۲۶۸ ہجری

* شہر بکانتہ *

**

**

**

**

**



* فہرست اخوان الصفا *

صفحہ	کیفیت
۳	پہلی فصلی نبی آدم کی پیدائش اور مناظرہ انکا
۱۳	جوانوں کے شاہ جن کے حضور فصل ستوجہ ہونے میں شاہ جن کے جوان
۱۰	فصل اختلاف قداور صورت کے بیان میں
۲۰	فصل انسان کی شکایت میں
۲۸	فصل گھوڑے کی تعریف میں
۳۳	فصل بادشاہ اور وزیر کے مشورے میں
۳۹	فصل انسان اور جوان کی مخالفت میں
۴۹	فصل ۲ انسانوں کے مشورے میں
۵۳	فصل ۳ جوانوں کے مشورے میں
۵۶	فصل پہلے قاصد کے احوال میں
۶۲	فصل قاصد کے بیان میں
۶۹	فصل دوسرے قاصد کے بیان میں
۷۸	فصل تیسرے قاصد کے احوال میں

۸۶	چوتھے قاصد کے احوال میں
۸۷	پانچویں قاصد کے احوال میں
۹۳	چھٹے قاصد کے بیان میں
۹۴	ملخ کے خطبے کے بیان میں
۱۰۴	فصل حیوانوں کے وکیلوں کے جمع ہونے میں
۱۱۶	فصل شیر کے احوال کی
۱۱۸	فصل ثعبان و تنین کے بیان میں
۱۲۶	مکھیوں کے سردار کے احوال میں
	فصل جنوں کی اپنے بادشاہ اور سرداروں
	کی اطاعت کے بیان میں
	فصل جنوں کے بادشاہ کا تعریف کرنا مکھیوں کی وکیلوں کی
۱۵۷	فصل انسان اور غلطی لے سناظرے میں
۱۸۰	دعوت کے احوال میں
۱۹۴	عالم ارواح کے بیان میں



* نسخہ خوان الصفا *

سب اس بے قیاس اُس واجب الوجود کو لائق ہی جس نے اجسام
 ممکنات میں باوجود وحدت ہیولا کے مختلف صورتیں بخشیں *
 اور ماہیت انسانی کو جنس و فعل سے ترکیب دیکر ہر ایک
 فرد کو علیحدہ علیحدہ قوانین عطا کیں * حمد یہ کہ واسطے اُس خالق کے
 ہزارا رہی جس نے نوع انسان کو نہایت نجانہ عدم سے عرصہ گاہ وجود
 میں لا کر تمام مخلوقات پر مرتبہ فضیلت کا بخشا * اور وجود بشر کو زائر
 نطق سے آراستہ کر کے خلعت علم کا پہنایا * انسان ضعیف
 البنیان کی کیا طاقت کہ اُسکی نعمتوں کا شکر بجالا دے * اور قلم شکر
 رقم میں کتنی قدرت کہ اس عندیے برآوردے * آیات *
 بحمد اُسکی ہم سے کب ادا ہو * جہاں قاصر زبان انبیاء ہو * بیان
 سب عارفان بزم ادراک * نہیں کہتے مہین بخرائے ماعرفناک * بعد اس

ممکن نے کب یہ عقل پائی * کہ واجب تک کرے اپنی رعائی *
 بھلا انسان میں کیا تھا ہی مشہور * کہ ہو دے حمد اُسکی اتنے محصور *
 ورنہ نامحمد و واسطے سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفیٰ عم کے
 لائق ہی جس نے گمراہوں کو وادی ضلالت سے نکال کر منزل ہدایت
 پر پہنچایا اُسکی سبب ہمیں ہر ایک اُمت ہو بموجب آیہ گیر *
 کنتم خیر امۃ کے مرتبہ فضیلت کا پایا * ایات * محمد مرد کون
 و مکان ہی * محمد پیشواۓ انس و جان ہی * اسی سے عاصیوں کی
 ہی شفاعت * وہی ہی حامی روز قیامت * صاواۃ و سلام
 اُسکی آل و اصحاب پر جنکی سبب دین و اسلام نے قوت پائی اور
 انہوں نے ہر گوراہ ہدایت کی دکھائی * بعد اُسکی حامی مرابا معاصی
 اکرام علی یہ کہتا ہی کہ جب میں بموجب حسن آیا جناب صاحب
 اہل * عالی منزلت و الاقدار * حکمت میں تمام حکما زمانہ سے برتر
 و الیٰ انین عقل حاوی غر خداوند نعمت مستر ابراہم لاگت صاحب
 ہر دہام اقبال کے اور موافق طالب اخی و اسنادی جناب بھائی
 صاحب قبلہ مولوی تراب علی صاحب دام ظہم کے شہر کلکتہ میں
 آیا اور رہنمونی طالع سے بعد معمول ثمرت ملاذمت کے مورد
 عنایت و رحمت کا ہوا از بسکہ صاحب موصوف کو کمال پرور من

عجب بہار ہی کر گنگ پر گنگ کے بھول اور بھل ہر ایک درخت
 بین لگے نہرین ہر طرف جاری حیوانات ہر اس پہرہ جڑ لگ کر
 بہت موٹے نازے آپس میں کھولیں کر رہے ہیں از بس کہ آب
 و ہوا ان کی پختہ خوب اور زمین نہایت شاداب تھی کسی کا
 دل نہ جا کہ اب یہاں سے پھر جائے آخر مکانات لہر طرح طرح کے بنانا
 اس جزیرے میں رہنے لگے اور حیوانات کو دام بین گرفتار کر کے بدستور
 اپنے کاروبار میں مشغول ہوئے وحشیوں نے جب یہاں بھی
 صیغیتانہ دیکھا راہ صحرا کی لی آدمیوں کو تو یہی گمان تھا کہ بے سب
 ہمارے غلام ہیں اس لئے انواع و اقسام کے بھندے بنا کر بطور
 سابق قید کرنے کی فکر میں ہوئے جب حیوانوں کو ہر زعم قاسد
 لگا معلوم ہوا اپنے رئیس کو جمع کر کے دارالعدالت میں حاضر
 ہوئے اور یوں اسب حکیم کے سامنے سارا ماجرا ظلم کا کہ لگے
 ہاتھوں سے اٹھایا تھا مفصل بیان کیا جس وقت بادشاہ نے تمام
 احوال حیوانوں کا سنا دہین فرمایا کہ ان جلد قاصد و مکر بھیجن
 آدمیوں کو حضور میں حاضر کریں چنانچہ ان میں سے ستر آدمی جدے
 جدے شہر دن کے رہنے والے کہ نہایت فصیح و بلیغ تھے بحمد طالب
 بادشاہ کے حاضر ہوئے ایک مکان اچھا سا لکے رہنے کے لئے تجویز ہوا

بعد دو تین دن کے جب ماندگی سفر کی رفع ہوئی اپنے سامنے
 بلوایا جب انہوں نے بادشاہ کو تخت پر دیکھا دعائیں دے
 اداب و کورنش بجالاوا اپنے اپنے قرینے سے کھڑے ہوئے یہ
 بادشاہ تو نہایت عادل و مصلح جوان مردی اور سخاوت میں
 اقران و امثال سے بہت لے گیا تھا زمانے کے غریب و غربا یہاں
 آن کر پرورش پاتے تھے تمام قلم رو میں کسی زیر دست عاجز پر
 کوئی زبردست ظالم ظلم نہ کر سکتا جو چیزیں کہ شرع میں حرام ہیں
 اسکے عہد میں بالکل اُتھ گئی تھیں ہمیشہ سوائے رضامندی اور
 خوشنودی خدا کے کوئی امر ملحوظ خاطر نہ تھا اس نے نہایت اخلاق سے
 انس ہو چھا کہ ہم ہمارے ملک میں کیوں آئے ہمارے ٹھہارے
 تو کبھی خط و کتابت بھی نہ تھی کیا ایسا سبب ہوا کہ تم یہاں تک
 پہنچے ایک شخص ان میں سے کہ جہانگیرہ اور فصیح تھا۔ لیامات
 بجالا کر کہنے لگا کہ ہم عدل و انصاف بادشاہ کا سنکر حضور میں حاضر
 ہوئے ہیں اور آج تک اس آستانہ دولت سے کوئی داد خواہ
 محروم نہیں پھرا ہی امید یہی کہ بادشاہ ہماری داد کو پہنچے
 فرمایا کہ غرض ٹھہار ہی کیا ہی عرض کیا کہ اسی بادشاہ عادل بے حیوانات
 ہمارے غلام ہیں ان میں سے بعضے مستنزا اور بعضے اگرچہ جبراً

تابع ہیں لیکن ہماری ملکیت کے منکر بادشاہ نے یہ جھکا کر اس
 دعوے پر کوئی دلیل بھی ہی کیونکہ دعویٰ بے دلیل دار العدالت
 میں سنا نہیں جاتا اُس نے کہا ای بادشاہ اس دعوے پر بہت سی
 دلائل عقلی و نقلی ہیں فرمایا بیان کرو اُن میں سے ایک شخص
 کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں تھا، انہر پر چڑھ کے اس
 خطبے کو فصاحت اور بلاغت سے پڑھنے لگا * حمد اُس معبود حقیقی
 کو لایق ہی جس نے پرورشِ عالم کے لئے عرصہ زمین پر کیا کیا کچھ
 مہیا کیا اور کتنے اسباب بنائے اور انسان ضعیف البنیان کے
 واسطے کیسے کیسے حیوانات پیدا کئے خوشحال اُن کا جو اُسکی رضامندی
 میں راہِ عاقبت کی سنوارنے میں کیا کئے اُن لوگوں کو جو نافرمانی کر کے
 ناحق اتنے برگشتہ ہونے میں اور درودِ سجد واسطے نبی برحق محمد مصطفیٰ
 عم کے سزاوار ہی جس کو اللہ تعالیٰ نے پیچھے سب پیغمبروں کے
 خلق کی ہدایت کے لئے بھیجا اور سب کا اُسے سردار بنایا نام جن و
 بشر کا وہی بادشاہ ہی اور روزِ آخرت میں سب کا پست و پناہ
 صلوٰۃ و سلام اُسکی آلِ پاک پر جنکے مسببِ دین و دنیا کا انتظام
 ہوا اور اسلام نے رواج پایا غرض ہر آن میں شکر ہی اُس صانع
 بیچون کا جس نے ایک پانی کے قطرے سے آدم کو پیدا کیا اور اپنی

قدرتِ کاملہ سے اُسکو صاحبِ اولاد بنا یا اور اُسے جو اُکو پیدا کر کے
ہزاروں انسان سے روئے زمین کو آباد کیا اور ساری مخلوقات
پر ان کو ثمرتِ بخشنا تمام خشکی و تری میں مسلط کیا طرح طرح کا
یا کبیرہ کھانا کھلایا چنانچہ آپ ہی قرآن میں فرمایا ہی وَالْأَنْعَامَ
خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِبَّاءٌ وَمَنْفَعٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ
تَرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرِحُونَ حَاشِلُ اس کا بہرہ ہی کہ سب حیوانات
ٹھہارے لئے محمول ہوئے ہیں اِسے قائمے اتھارے اور کھارے اور
پانکی کھال اور بال سے پوشش گرم بناؤ صبح کے وقت چراگا، میں
بھجوانا اور شام کو بھر گھر وں میں لے آنا ٹھہارے واسطے زیب و
آرایش ہی اور ایک مقام پر یوں فرمایا ہی وَعَلَى الْفَلَاحِ
تَحْمِلُونَ یعنی خشکی اور تری میں اونٹوں اور کشتیوں پر سوار ہو
اور ایک جایوں ارشاد کیا ہی وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا
یعنی گھوڑے خچر گدھے اس واسطے پیدا ہوئے ہیں کہ ان پر
سواری کرو اور ایک موضع میں یوں کہا ہی لِتَسْتَوُوا عَلَى ظُهُورِهِ
ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ دُفَعْتُمْ عَنْكُمْ سِوَارُكُمْ
ہو اور اپنے خدا کی نعمتوں کو یاد کرو اسکے سوا اور بھی بہت آیات
قرآنی اس مقدمے میں نازل ہیں اور توریت و انجیل سے بھی یہی

مفہوم ہوتا ہی کہ حیوانات ہمارے لئے پیدا ہوئے ہیں ہر صورت
 ہم ان کے مالک بے ہمارے مملوک ہیں تب بادشاہ نے حیوانوں
 کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اس آدمی نے آیات قرآنی اپنے
 دعوے پر گزرا ہیں اب جو کچھ تمہارے خیال میں آوے اس کا
 جواب دو یہ سن کر پتھر نے زبان حال سے یہ خطبہ پڑھا * حمد ہی
 اُس واحد پاک قدیم بے نیاز کی شان میں کہ موجود تھا قبل ایجاد
 عالم کے زمان میں نہ مکان میں ایک کن کے کہنے میں تمام کائنات کو
 پر وہ غیب سے ظاہر کیا افلاک کو آب و آتش سے ترکیب دے
 مرتبہ بندی کا بخشا ایک بانی کے قطرے سے آدم کی زمیں ظاہر
 کر کے آگے پیچھے دنیا میں بھجھا کہ اسکی آبادی میں مشغول ہوں
 خراب نکمیں اور محافظت حیوانات کی کہ اینٹنی کھلا کر فائدہ اٹھا دیں
 نہ یہ کہ ان پر ظلم کریں اور سنا دیں بعد اسکے یوں کہنے لگا کہ اے
 بادشاہ بے آئین جو اس آدمی نے برہیں ان سے یہ نہیں مفہوم
 ہوتا ہی کہ ہم ان کے مملوک ہیں اور بے ہمارے مالک کیونکہ ان
 آیتوں میں ذکر اُن نعمتوں کا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے انکو بخشا ہیں
 چنانچہ یہ آیت قرآنی اس پر دال ہی ^{۸۵}سَخَّیْہَا لَکُمْ ^{۸۶}کَمَا سَخَّرَ الشَّمْسُ ^{۸۷}
 وَلِقَمَرُہَا ^{۸۸}بِإِحْسَانٍ ^{۸۹}لَّیْسَ لَکُمْ مَلٰئِکَۃٌ ^{۹۰}مِّنْہُمْ ^{۹۱}یَقْرَءُ عَلَیْکُمْ ^{۹۲}وَلَا یَسْمَعُ ^{۹۳}وَلَا یَعْقِلُ ^{۹۴}وَلَا یَسْخَرُ ^{۹۵}مِّنْکُمْ ^{۹۶}

تابع کیا ہی جیسا کہ تابع کیا ہی آفتاب و ماہتاب اور ہوا اور ابر کو
 اسے یہ نہیں معلوم ہوتا ہی کہ بے ہمارے مالک اور ہم ان
 کے غلام ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمام خلائق کو آسمان و زمین میں
 پیدا کر کے ایک کو دو سرے کا تابع کیا اس لئے کہ ابس میں ایک
 دو سرے سے منفعت اُتھا دے اور نقصان دفع کرے پس ہکو جو
 اللہ تعالیٰ نے اُنکے تابع کیا ہی صرف اس واسطے کہ فائدہ ان کو پہنچے
 اور نقصان ان سے دفع ہو نہ جیسا کہ انھوں نے گمان کیا ہی اور
 سکر و بہستان سے کہتے ہیں کہ ہم مالک اور بے غلام ہیں قبل اسکے کہ بے
 آدمی پیدا نہ ہوئے تھے ہم اور ما باپ ہمارے بے مزاحمت روئے
 زمین پر رہتے تھے ہر ایک طرف چرنے جمان جی جاہتا پھرے اور
 ایک ایک اپنی معاش کی تلاش میں مشغول تھا غرض بہار جنگل
 سیابان میں آ بس میں لے چلے رہے اور اپنے بال بچوں کو پرورش کرنے
 جو کچھ خدا نے مقدر کیا تھا اس پر شا کر ہو رات دن اُسکی حمد میں
 گزارتے اُسکے سوا کسی کو نہ جانتے تھے اپنے اپنے گھر وں میں چین
 سے رہنے کوئی پوچھنے والا نہ تھا جب اس پر ایک زمانہ
 گذرا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو مٹی سے بنایا اور تمام روئے
 زمین کا خلیفہ کیا جب کہ آدمی بہنایت سے ہوئے جنگل سیابان میں

بھرنے لگے بھرو ہم غریبوں پر دستِ ستم دراز کیا گھوڑے گرھے
 پھر بیل اُونٹ بکر کھدست پلینے لگے اور وہ مسکینین کہ ہمارے
 باپ دادا کے بھی دیکھنے میں نہ آئی تھیں بڑور تعوی و قوع میں
 لائے کیا کو میں ہم لاچار ہو کر جنگل و صحرائیں بھاگے بھرنے بھی ان
 صاحبوں نے کسی طرح پیچھا نہ چھوڑا کن کن جیلوں سے پھنڈے اور
 جال لیکر درہی ہوئے اگر دو چار تھکے ماندے کہیں ہاتھ لگ گئے
 انکا احوال نہ پوچھئے کہ ہاتھ پھاندھہ کمرے آتے ہیں اور کیا دیکھ
 دیتے ہیں ملا وہ اُسکے ذبح کرنا پوست کھینچنا ہڈیوں کو تو رنارگون
 کو نکالنا بیت چاک کرنا برا کھانا سبج میں پر و نا آگ میں جلانا بھونکر
 کھانا انکے کام ہیں ساتھ اسکے بہر کہ بھرنے بھی راضی نہیں یہی دعویٰ
 ہی کہ ہم مالک بے غلام ہیں جو ان میں سے بھاگا گنہگار ہوا اس
 دعویٰ پر نہ کوئی دلیل نہ حجت ہی مگر مراسر ظلم و جبرعت ہی *

* یہ فصل قضیہ انسان و حیوان کے فیصلے کے لئے

بادشاہ جنات کے متوجہ ہونے کے بیان میں *

جس وقت بادشاہ نے یہ احوال یہ انون کا سنا اس قضیہ کے
 انفسان کے لئے بدل مصروف ہوا رشاد کیا کہ قاضی مفتی اور نام
 اعیان و ارکان جنوں کے حاضر ہوں وہ ہیں بموجب حکم کے میرے

سب بارگاہ سلطانی میں حاضر ہوئے تب انسانوں سے فرمایا کہ
 حیوانوں نے تمہارے ظلم کی حکایت و شکایت سب بیان کی اب
 اس کا تم کیا جواب دیتے ہو ایک شخص ان میں سے تسلیات بجا
 لاکریں عرض کرنے لگا کہ اے جہان بنیاد بے سب ہمارے ظلم اور
 ہم ان کے مالک ہیں ہم کو مرزا دار ہی کہ حکومت خاوندانہ ان پر
 کریں اور جو کام چاہیں ان سے لیں ان میں سے جسے ہماری اطاعت
 قبول کی مقبول نہ اٹھا اور جو ہمارے حکم سے پھر اگوا یا خداسے
 پھر اباد شاہ نے فرمایا کہ دعویٰ ہے دلیل محکمہ قضائیں مستمع نہیں
 ہوتا کوئی سند اور دلیل بھی بیان کر دے کہ بہت دلائل عقلی
 و نقلی سے ہمارا دعویٰ ثابت ہی فرمایا کہ وہ کون سی دلیلیں
 ہیں تب وہ کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری صورتوں کو کس پاکیزگی
 سے بنایا ہر ایک عضو مناسب جیسا چاہیے عطا کیا بدن سدّ دل
 قد سیدھا عقل اور دانش کے سبب نیک و بد میں امتیاز
 کریں بلکہ تمام آسمان کا احوال جانیں اور بناویں عے خوبیاں ہمارے
 سوا کس میں ہیں اسے یہہ معلوم ہوا کہ ہم لوگ اور بے غلام ہیں
 بادشاہ نے حیوانوں سے پوچھا کہ اب تم کیا کہتے ہو انھوں نے التماس
 کیا کہ ان دلیلوں سے دعویٰ ثابت نہیں ہوتا فرمایا کہ تم نہیں جانتے

کہ درستی شست و برحاست کی خصلت بادشاہوں کی ہی اور
بد صورتی و خمیدگی علامت غلاموں کی ان میں سے ایک نے جواب
دیا کہ اللہ تعالیٰ بادشاہ کو تو فین نیکب بخشہ اور آفات زمانے سے
محفوظ رکھے غرض یہ ہی کہ خالق نے آدمیوں کو اس صورت اور
دیل و دل پر اس واسطے نہیں بنایا ہی کہ ہمارے مالک کملہ وین
اور نہ ہمارے شکل اور چال و ہال پر پیدا کیا کہ اُنکے غلام ہو وین
وہ حکیم ہی اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں جسکے واسطے جو
صورت مناسب جانی عطا کی *

* یہ فصل صورتوں اور قدوں کے اختلاف کے بیان میں *

بیان اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جس گھمڑی انسانوں کو پیدا کیا
عریان محض تھے بدن پر کچھ نہ تھا کہ مردی اور گرمی سے محافظت میں
رہیں پھل پھلاری جنگل کی کھانے اور درختوں کے پتوں سے
تن کو ڈھانپتے اسی واسطے ان کے قدوں کو سیدھا اور لंबا بنایا کہ
درختوں کے پھل پتے تو رکھ بآسانی کھا وین اور اپنے تصرف
میں لا وین اور غذا ہماری گھاس ہی اس لئے ہمارے قدوں کو
تیرھا بنایا کہ بخوبی چرین اور کسی نوع کا دکھ نہ اُٹھا وین بادشاہ نے
کمایہم جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ *

یعنی انسان کو اھمہ ہایت سُدَ ءُولِ بنایا اس کا کیا جواب دینے ہو
 اُنسنے عرض کیا جہاں بناہ کلام ر بانی مین ظاہری معنوں کے سوا بہت
 حسی تاویلیں ہیں کہ بغیر اہل علوم کے کوئی نہیں جانتا تفسیر اسکی
 عالموں سے پوچھا جائے چنانچہ ایک حکیم دانشمند نے بموجب حکم
 بادشاہ کے مطالب اہل آیت کا یوں ظاہر کیا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے
 آدم کو پیدا کیا سُبھ گھڑی نیک ساعت تھی سنارے اپنے اپنے
 برج ثرث مین جاوہ گر اور ہیولے عناصر کے واسطے قبول کرنے
 صورتوں کے آمادہ و مستعد تھے اس لئے صورتیں اچھی قدسیدھے
 ہتھ پانوں درست بنے اور احسن تقویم کے ایک معنی اور بھی
 اس آیت سے ظاہر ہوتے ہیں * فَعَدَّ لَكَ فِي اَيِّ صَوْرَةٍ مَّشَاءَ رَكْبَكَ *
 یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو حد اعتدال پر پیدا کیا نہ بہت لذبا بنایا نہ
 ہتھو تبا بادشاہ نے کہا اس قدر اعتدال اور مناسبت اعضا کی
 واسطے فضیلت کے کفایت کرتی ہی جو انون نے عرض کی کہ
 نہمار ابھی یہی حال ہی اللہ تعالیٰ نے ہم کو بھی ساتھ اعتدال کے جیسا
 مناسب تھا ہر ایک عضو بخشا اس فضیلت مین ہم اور دے
 برابر ہیں انسان نے جواب دیا کہ ٹھکارے لئے مناسبت اعضا کی
 کہاں ہی صورتیں نپت کر وہ قد بے موقع ہتھ پانوں بھدیشے کیونکہ

تم میں سے ایک اُونٹ ہی دَیْل بر آگردن لنبی دم چھوٹی اور ہانسی
 ہی جس کا دَیْل دَول بہت بڑا اور بھاری دودانت لنبی منہ
 سے باہر نکلتے ہوئے کان جوڑے چکے آنکھ میں چھوٹی چھوٹی پیل اور
 بھینے کی دم بری سینگ موتے اوپر کے دانت نہیں دنبے کے سینگ
 بھاری چوڑے موتے بکر اسی ج کی دَار ہی بری پختہ نڈار دُرخوش
 کا قد چھوٹا کان برے اسی طرح بہت سے درند و چرند و پرند ہیں
 کہ قد و قامت اُن کا بے موقع ایک عضو کو دوسرے سے کچھ
 مناسبت نہیں اس بات کے سنتے ہی ایک حیوان کہنے لگا افسوس
 کہ صنعت الہی کو تو نے کچھ نہ سمجھا ہم مخلوق ہیں خوبی اور درستی
 ہمارے اعضا کی اُسی سے ہی بس عیب ہمارا کونا حقیقت میں
 اُسکا عیب ظاہر کرنا ہی یہ نہیں جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک
 شے کو اپنی حکمت سے واسطے ایک قاعدے کے پیدا کیا ہی اس
 بھید کو سوا اسکے اور اہل علوم کے کوئی نہیں جانتا ہی اُس آدمی نے کہا
 اگر تو حکیم جو انون کا ہی تو بتلا کہ اُونٹ کی گردن لنبی بنانے میں کیا
 قاعدہ ہی اُس نے کہا اس واسطے کہ ماؤں اسکے لنبی تھے بس اگر
 دن چھوٹی ہوتی گھاس جرنا اس پر دشوار ہوتا اس لئے گردن
 ہی بنائی کہ بخوبی چرے اور اسی گردن کے زور سے زمین سے

اُتھے اور ہونٹھون کو نام بدن پر پہنچا سکے اور کھجلاوے اسی طرح ہتھی کے سوندھہ گردن کے بدلے لنبی بنائی اور کان برے کہ مکھیوں اور مجھڑوں کو اُڑا دے کوئی آنکھ منہ میں گھسنے نہ پاوے کیونکہ منہ اُسکا ہمیشہ دانتوں کے سبب کھلا رہتا ہی بند نہیں ہوتا اور دانت لنبی اس واسطے ہیں کہ درندوں کی مضرت سے آپ کو بچا دے اور خرگوش کے کان اس لئے برے ہوئے کہ بدن اُسکا نہایت نازک کھال پتلی ہی انہیں کانوں کو جار و ن میں ادھر رہے اور گرمیوں میں بچھاوے غرض کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک جاندار کے واسطے جیسا عضو مناسب جانا بخشا چنانچہ زبانی حضرت موسیٰ کی فرمانا ہی رَبَّنَا الَّذِیْ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَہٗ ثُمَّ ھَدٰی یعنی عطا کی اس نے ہر ایک شے کو خلقت اُسکی بعد اُسکی ہدایت کی حاصل یہ ہی کہ جس کے واسطے جو عضو مناسب تھا بخشا اور راہ نیک دکھلائی جس چیز کو تم خوب صورتی سمجھ کر فخر کرتے اور اپنے زعم میں جانتے ہو کہ ہم مالکِ بے غلام ہیں سو غلط ہی خوب صورتی ہر ایک جنس کی وہی ہی کہ ہم جنس میں مرغوب ہو جس کے سبب آپس میں الفت کہیں اور یہی موجب تو اکر و تامل کا ہی کیونکہ خوش اسلوبی ایک جنس کی

ہی جس کی مرعوب ہیں ہوتی ہر ایک جانور اپنے ہی جنس کی مادہ پر دل لگانا ہی دو نمبرے جانور کی مادہ اگر چہ اُسے کہیں بہتر ہو نہیں چاہتا! اسی طرح آدمی بھی اپنی ہی جنس پر رغبت کرنے میں دے لوگ کہ سیہ قام ہیں گورے بدن والوں کو نہیں چاہتے اور جو گورے ہیں سیہ قاموں پر دل نہیں لگاتے۔ یعنی آدمی جو لونڈے باز نہیں اگر کیسی ہی رندی خوب صورت ہو اُسکی طرف خواہش نہیں کرتے اور جو رندی باز ہیں لونڈوں کی طرف دھیان نہیں دھرتے۔ پس شہجاری خوب صورتی موجب بزرگی کا نہیں ہی کہ ہم سے آپ کو بہتر جانو اور ہم جو کہتے ہو کہ جو دت حواس کی ہم میں بہت ہی کم بھی غلط ہی۔ بعضہ حیوان تم سے ہوش و حواس زیادہ رکھتے ہیں چنانچہ اُونٹ ہی کہ پاؤں پرے گردن لپیٹی سر ہو اسے باتیں کرتا ہی باوجود اسکی اندھیری راتوں میں اپنے پاؤں رکھنے کی جگہ دیکھ کر اُن راہو میں کہ گزرنا وہاں سے محال ہی چلتا ہی اور تم مشعل و چراغ کے محتاج ہونے ہو اور گھوڑا دور سے چلنے والے کی آہستہ سستا ہی سستا رہتا ہو کہ حریف کی آہستہ سن کر سوار کو اپنے جگایا اور دشمن سے بچا ہی اگر کسی نے یل باگہ ہے کو ایک بار کسی بن دیکھ رہے

میں لپکا کر چھوڑ دیا ہی وہاں سے چھت کر بجوئی اپنے مکان میں چلا
 آتا ہی مطلق بھولتا نہیں تم اگر کسی راہ میں کئی بار گئے ہو بھر
 جب کبھی اُس رستے جانے کا اتفاق ہوتا ہی گھبراتے اور
 بھول جاتے ہو بھیر بن بکریاں ایک رات میں سبکروں بجے
 جن کر صبح کو چراگاہ میں جاتی ہیں شام کو جو وقت وہاں سے بھرتی
 نہیں سجھ ابنی ابنی ماؤں کو اور وہ اپنے اپنے بچوں کو پہچان
 لیتی ہیں تم میں سے اگر کوئی چند مدت باہر رہ کر گھر میں آیا ماہرین باپ
 بھائی کو بھول جاتا ہی بھر تیز وجودت جو اس کمان ہی
 جس پر اتنا فخر کرنے ہو اگر کچھ بھی عقل ہوتی تو ان چیزوں پر
 کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو بے محنت و مشقت عطا کی ہیں فخر نہ کرتے
 کیونکہ دانشمند و صاحب تیز اسی کو فخر جانتے ہیں جو کسب و
 محنت سے حاصل کریں اور ابنی سچی و کوشش سے عاوم دینی
 اور خصلتیں اچھی سیکھیں تم میں تو یہ ایک بات بھی نہیں ہی
 کہ جسے ہم پر فخر کرتے ہو مگر دعویٰ لے دلیل اور خصوصیت لے
 معنی ہی * یہ فعل انسان کی شکایت میں *

کہ ہر ایک حیوان نے جدی جدی بیان کی ہی بادشاہ نے
 انسانوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم نے جواب اسکا سنا اب

نہم کو جو کچھ کہنا باقی ہو بیان کرو انھوں نے کہا ابھی بہت سی
 دلیلیں باقی ہیں کہ ان سے دعویٰ ہمارا ثابت ہوتا ہی ہے۔ بعض انہیں
 سے بے ہین کہہ سول لینا بیچنا کھانا پلانا لباس پہنانا مردی گرنی سے
 محفوظ رکھنا قصور و نقص کے چشم پوشی کرنا درندہ کی مضرت
 سے بچانا جب کہ بیمار ہوں شفقت سے دوا کرنا بے سادہ ہمارے
 ان کے ساتھ بظہر شفقت و مرحمت کے ہمیں تمام مال کو دینا بھی
 دستور ہی کہ غلاموں پر ہر حال میں نظر شفقت و مرحمت کی
 رکھتے ہیں بادشاہ نے بہر سن کر حیوان سے فرمایا کہ تو اسکا جواب
 دے اُس نے کہا یہ آدمی جو کہتا ہی کہ حیوانوں کو ہم سول لیتے اور
 بیچتے ہیں یہ طور آدمیوں میں بھی جاری ہی چنانچہ فارس کے
 رہنے والے جب کہ روم پر فتح پاتے ہیں رومیوں کو بیچ دالتے ہیں
 اور رومی جس گھڑی فارس پر غالب ہوتے ہیں فارسینوں سے
 یہی سادہ کرتے ہیں ہند کے رہنے والے سندھینوں سے اور سندھ
 والے ہندوؤں سے عرب ترکوں سے اور ترک عربوں سے یہی معاملہ
 وقوع میں لاتے ہیں غرض کہ ایک دوسرے پر جب غالب ہوتا
 اور فتح پاتا ہی غنیمت کی قوم کو اپنا غلام جاگیر بیچ دالتا ہی کیا جائے
 کہ حقیقت میں کون غلام ہی اور کون مالک بے دؤر اور نوبین

ہیں کہ موافق احکام نجوم کے آدمیوں میں جاری ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نَدَا لِلنَّاسِ بِعَنِّي نُبُوتِ نُبُوتِ بَحِيرٍ نَے ہیں ہم زمانے کو آدمیوں میں اس بات کو جاننے والے جاننے ہیں اور یہ جو آسنے کہا کہ ہم ان کو کھلانے بلاتے ہیں اسکے سوا اور سوا کر کے نہیں سو یہ شفقت و مہربانی سے نہیں ہی بلکہ اس خوف سے کہ اگر ہم ہلاک ہوں انکے مال میں نقصان آوے سوار ہونے بوجھ لادنے اور بہت سے فائدوں میں خلل پڑے بعد اسکے ہر ایک حیوان نے بادشاہ کے روپر و شکوہ انکے ظلم کا جدا جدا بیان کیا گھم نے کہا کہ ہم جس گھم ہی ان آدمیوں کی قید میں ہوتے ہیں پتھوں پر ہماری ابدت پتھر لو ہا لکری اور بہت سا بوجھ لادنے ہیں ہم کس محنت اور مشقت سے جلتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں پتھر یاں اور کورے رہتے ہیں چوتروں پر ہمارے مارتے ہیں اسوقت اگر بادشاہ ہکو دیکھے تاسف اور رحم کرے ان میں شفقت و مہربانی کمان جیسا اس آدمی نے گمان کیا ہی پھر میں نے کہا جسوقت ہم انکی قید میں ہوتے ہیں ہاں میں بندھے اور بکریوں کو لٹھوں میں جکڑے ہوئے منہ میں پھیکے آکھ ہیں نہ انکے ہاتھوں میں کورے اور لکریاں منہ پر اور

جو تر و ن پر مارتے ہیں بعد اسکے دہے گئے کہا کہ ہم جس گھڑی انکی قید
میں ہوتے ہیں کیا کیا مصیبتیں اُٹھانے میں اپنے لڑکوں کو دودھ
پینے کے لئے ہمارے پتھوتے چھوتے بچوں کو انکی ماؤں سے جدا کر کے
ہاتھ پاؤں باندھ کر مصالح میں لے جاتے ہیں ہرگز ان مظلوموں
کی فریاد و زاری نہیں سنتے وہاں بن دانے پانی ذبح کر کے کھال
کھینچتے پیت پھارتے کھوپریوں کو تورتے جاگڑ کو چاک کرتے
قصائیوں کی دوکانوں میں لے جا کر پتھریوں سے کاٹتے ہیں اور سیخ
میں پر دکر تنور میں بھوتے ہیں ہم بے مصیبتیں دیکھ کر چپ رہتے
ہیں کچھ نہیں کہتے اُوندے نے کہا جس وقت ہم ان کے ہاتھوں
اسیر ہوتے ہیں ہمارا یہ حال ہوتا ہی کہ رسیاں ننھنوں میں
بہنا کر مار بان کھینچتے ہیں اور بہت سا بوجھ پتھریوں پر لا دکر
ابن دھیری راتوں میں تیلوں اور پھاروں کی راہ سے لے جاتے
ہیں عرض پتھریں ہماری کجاوُن کے ہچکولوں سے لگ لگ جاتی
ہیں پاؤں کے ناوے پتھریوں سے زخمی ہوتے ہیں اور بھوکھے
پیا سے جہان جی چاہتا ہی لئے پھر جاتے ہیں ہم بچارے لاچار
فرمان برداری انکی کرتے ہیں ہاتھی نے کہا جس وقت ہم ان کے
قیدی ہوتے ہیں گلوں میں : سیان بانوں میں پیکرے دال کر

ہاتھوں میں آنکس لوسہ کے لے کر دائیں بائیں اڑ رہے ہمارے
 ہمیں گھورے نے کہا جس گھڑی ہم اگلے مقید ہوتے ہیں ہمارے
 منہوں میں گام بیتھوں پر زین کمر میں تنگ باز ہلکے لڑائیوں اور
 معرکوں میں زور بہتر بہن کر سوار ہوتے ہیں ہم بھوکھے پیاسے
 آنکھیں گردوغبار سے آلودہ رن میں جا کر تلواریں منہ پر نیزے
 اور تبر سیدھوں پر کھاتے ہیں اور خون کے دریائیں پیر نے ہمیں
 خیمہ نے کہا جس گھڑی ہم انکی قید میں گرفتار ہوتے ہیں عجب
 طرح کی مصیبتیں آتھیں ہمارے ہاؤن میں رتسبان منہوں میں
 نگاہیں اور دہانے کا کوہا ہمارے کہتے ہیں ایک دم نہیں چھوڑتے
 کہ اپنی ماداؤن کے پاس جا کر کچھ ہمارے اپنے جی کی متادیں سائیس
 و نفر بیتھوں پر بالان لاد کر سوار ہوتے ہیں لکڑیاں اور کورے
 ہاتھوں میں لے جوتے اور منہ پر مارے ہیں اور جو منہ میں آتا ہی
 گالیاں اور فحش کہتے ہیں مرتبہ سفاہت کا بہانہ تک ہی کہیشتر
 اپنے سین اور اپنی بہن سیتی کو گالیاں مغلظہ سناتے اور کہتے
 ہیں کہ اسکے مالک اور مول اپنے والے اور بیچنے والے کی جورو کی
 قاتل میں گدھے کا قاتل بے سب گالیاں اُن پر اور اُن کے مالکوں پر
 ہوتی ہیں سچ ہی کہوے لایق بھی اسی کے ہیں اگر بادشاہ

اس جمالت و صفات اور فحش بکنے پر اکی غور کرے تو معلوم ہو کہ تمام جہان کی برائی و بد ذاتی اور جہل و نادانی ان میں بھری ہی ہے۔ بھر بھی ان بد ذاتیوں سے خبر نہیں رکھتے خدا اور رسول کی وصیت و نصیحت کو کان میں ہرگز ٹکھ نہیں دیتے حالانکہ آپ ہی ان آیتوں کو پڑھتے ہیں * وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِیُّونَ اِنَّ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَکُمْ * حاصل اسکا یہ ہی اگر مغفرت اپنی خدا سے چاہتے ہو تو اور کچھ بھی گناہوں سے درگزر و قفل للذین امنوا یغفر الذلین لایرجون ایام اللہ یعنی حکم کو ای محمد مومنوں سے کہ کافروں کے گناہوں سے درگزر دینا و مامن داتہ فی الارض و لا طایر یرحیہ بحنا حیة الا امم امثالکم یعنی جسے درند و چرند و پرند و کڑوئے زمین پر بھرتے چلتے اور ہوا پر اڑتے ہیں اُنکا بھی جتنا شمارا سا ہی لیتے تو واسطی ظہور وہ تم تذکر و نعمت ربکم اذا استویتم علیہ و تقولوا سبحان الذی سخر لنا هذا و ما کنالہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون یعنی جس گھڑی اُدنوں پر سوار ہو اپنے خدا کی نعمتوں کو یاد کرو اور کہو یا کہ ہی وہ اسد جسے ایسا جانور ہمارے تابع کیا کہ ہم ہر گز اس پر قادر نہ ہو سکتے تھے اور ہم خدا کی طرف رجوع کرے والے ہیں جس گھڑی خبر اس کلام سے فارغ ہوا

اُوند نے سو سے کہا کہ بیری کر وہ لے جو ظم آدمیوں کے ہاتھ سے اٹھایا ہو تو بھی کہہ اور ایسے بادشاہ عادل کے سامنے بیان کر شاید شفقت و مہربانی کر کے ہمارے اسیروں کو ان کے ہاتھوں سے مخلصی بخشے کیونکہ نیرا بھی گروہ چرندون سے ہی ایک حکیم نے کہا کہ سو چرندون سے نہیں ہی بلکہ درندون سے ہی نہیں جانتا ہی تو کہ اُسکے دانت باہر نکل ہوئے ہیں اور مردار بھی کھاتا ہی دوسرے نے کہا یہ چرند ہی کیونکہ کھم رکھتا ہی اور گھاس بھی کھاتا ہی تیسرے نے کہا یہ درند و چرند و بہیم سے مرکب ہی جس طرح شتر گاؤ مرکب ہی بیل اور اُوند اور جیتے سے اور شتر مرغ کہ شکل اُسکی ظاہر اور اُوند دونوں میں ملتی ہی سو نے اُوند سے کہائیں کچھ نہیں جانتا ہوں کیا کہوں اور کسکا شکوہ کروں مجھے مین بہت سا اختلاف کرنے ہیں جو کہ مسلمان ہیں ہماکو مسیح و ملعون سمجھ کر ہماری صورتوں کو مکر وہ اور گوسنت ناپاک جانتے ہیں اور ہمارے ذکر سے پرہیز کرنے ہیں اور روجی ہمارا گوسنت و رغبت سے کھاتے اور متبرک سمجھتے ہیں اور قربانی کرنا بہت ثواب جانتے ہیں اور یہودی ہم سے بغض و عداوت رکھتے ہیں

مے گناہ ہمیں گلابان دینے اور لعنت کرنے میں اصرار کر ان کو
 نصارا اور رومیوں سے عداوت ہی اور ارمنی ہکو میل
 بکرے کی مانند جاننے میں فرہی اور موتے گوشت کے سبب
 اور کثرت توالم کے باعث بہتر سمجھنے میں اور یومانی طیب
 ہماری جرنی کو اکثر دوا میں استعمال کرنے میں بلکہ اپنی دواؤں
 میں بھی رکھے چھوڑتے ہیں جو دوا اور صابن ہکوا اپنے
 جانوروں اور گھوڑوں کے پاس اصطبل اور چراگاہ میں رکھتے
 ہیں کیونکہ ہمارے وہاں کے رہنے سے گھوڑے اور جانور اُنکے بہت
 بلاؤں سے محفوظ رہتے ہیں مستری اور جادوگر ہماری کھال کو
 اپنی کتابوں اور جادوؤں کے جنٹروں میں دھرتے ہیں موی
 اور موزے ساز ہماری گردن اور موچھون کے بالوں کو بہت
 چاہ اور خواہش سے اکھار رکھتے ہیں کہ وہ اُنکے بہت کام آتے
 ہیں ہم حیران ہیں کچھ کہہ نہیں سکتے کہ شکر کوین اور کسکا
 شکوہ جس گھڑی سو رہے سب کہہ چکا گدھے نے خرگوش کی
 طرف دیکھا تو یہ اُوندت کے پاس کھڑا تھا کمال سے کہنیرے
 انباء جنس پر جو کچھ انسانوں کا ظلم ہوا بادشاہ کے سامنے
 بیان کر شاید بادشاہ مہربان ہو کر ہمارے اسیروں کو اُنکے ہاتھوں

سے مخلصی بخشے خرگوش نے کہا کہ ہم اسے دور رہے ہیں انکے
 دیس کا رہنا تھوڑا کرگڑھوں اور جنگادوں میں رہنا اختیار کیا ہی
 اس لئے ان کے ظلم سے محفوظ رہتے ہیں لیکن کتوں اور شکاری
 جانوروں سے سخت جبران ہیں کہ ہمارے بکمرے کے لئے
 آدمیوں کی مدد کو کے ہماری طرف لے آتے ہیں ہرن بیل اونت
 بکمرے اور وحشی جو ہمارے بھائی بند بہاروں میں بناہ بکمرے
 ہوئے ہیں سب کو انکے ہتھوں گرفتار کروا دیتے ہیں بھر خرگوش
 نے کہا کہ کتے شکاری اسمیں معذور ہیں انکی مدد کیا جاہیں کہ بے
 بھی ہمارے گوشت کھانسیکی رغبت رکھتے ہیں ہمارے ہم جنس
 نہیں بلکہ درندوں سے ہیں لیکن گھوڑے تو ہمارے ہیں اور
 ہمارا گوشت بھی نہیں کھاتے بے کیوں ان کی مدد کرنے ہیں مگر
 مرامر انکی نادانی اور جمالت ہی *

* یہ فصل گھوڑے کی تعریف میں *

آدمی نے جس گھڑی خرگوش سے بے سب باتیں سنیں کہا بس
 چپ رہ گھوڑے کی تو نے بہت مذمت کی اگر یہ جانتا کہ وہ
 سب حیوانوں سے بہتر اور آدمی کے تابع ہی نوا تھا یہودہ نہ
 کہنا بادشاہ نے اس آدمی سے پوچھا کہ اسمیں کیا بہتری ہی اُسے

کساء حضرت گھوڑے میں نیک خصائین اور جو بیان بہت سی
 ہیں صورت اچھی ہر ایک عضو مناسب دِل و دل خوشنا
 جو اس درست رنگ صاف شہور میں بہرہ ور ہیں چست
 سوار کے تابع دینے بائیں آگے پیچھے جدھر وہ پھیرے جلد پھرے
 دور دھوپ میں ٹنڈ نہ سوزے یا ادب ایسا کہ جب تلک
 سوار پیٹھ پر بیتھار رہتا ہی پیشاب لید نہیں کرنا اگر دم کہیں
 کیچر یا پانی میں بھگ جائے نہیں ہلاتا سوا سطلے کہ سوار پر چھبت
 نہ پڑے ہتھی کا ساز و سوار کو معہ خود بکسر و زرہ اور اپنی نگام
 وزین اور پاکھر سمیت بانسوں کا بوجھ اٹھا کر دور تا ہی
 مبارک منجھل اتنا کہ لڑائیوں میں نیزے اور تیر کے زخم سینے
 اور ہلکے پر کھا کر چپ رہتا ہی دانت دبت میں ایسا کہ ہوا
 اُسکی گرد کو نہ پہنچ کر تکر میں جیسے بھلا ساند کو دھاند جیسے کی سی
 اگر سوار نے شرط لگائی تو اسنے جلدی دور کر اپنے ہی سوار کو آگے لے
 پہنچایا ہے سب خوبیاں گھوڑے کے سوا کس میں ہیں خرگوش
 نے کہا ان خوبییوں کے ساتھ ایک عیب بھی برا ہی کہ ہے
 سب خوبیاں اُس میں چھپ جاتی ہیں بادشاہ نے پوچھا وہ کیا عیب
 ہی اُسے بیان کر اُسنے عرض کیا کہ نبت احمق اور جاہل ہی دوست

اور دشمن کو ہرگز نہیں پہچانتا اگر دشمن کی رائی نیچے گیا تو بھڑ
 اسی کا تابع ہوا جس کے یہاں پیدا ہوتا اور تمام عمر پرورش پاتا
 ہی لڑائی میں دشمن کے اشارے سے اسی پر دور تا
 اور حملہ کرنا ہی یہ فضا میں اسی کی سی ہی وہ تو یحیٰ
 ہی دوست اور دشمن میں امتیاز نہیں کر سکتی جس طرح
 اپنے دشمن اور مخالف کو کاتتی ہی ویسا ہی اگر مالک با
 بنا نیوالے کی گردن پر برے بے نابل اسکا مرتن سے جدا کرے اپنے
 اور بیگانے میں کچھ فرق نہیں جانتی یہی خصا آدیون میں
 ہی کہ مابا پ بھائی ہن اور اقربا کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں
 اور گیا کیا کہ و فریب وقوع میں لانے ہیں جو سلوک کہ دشمن سے
 گیا جانیے وہی اپنے لگانے کرتے ہیں چھت بن میں مابا پ کا
 دودھ پینے اور گود میں پرورش پانے ہیں جوانی کے عالم میں
 دشمن بن جائے ہیں جس طرح جیوانون کا دودھ پینے اور
 انکی کھال اور بالوں سے لباس بنا کر فائدہ اٹھاتے ہیں پھر آخر
 انہیں جیوانون کو ذبح کر کے کھال کھینچتے ہیں اور پیت چاک
 کر کے آگ کا مزا کھاتے ہیں بے مروتی اور بے رحمی سے احسان
 اور فائدے جو کھاتے ہیں بکسر بھول جاتے ہیں *

جس وقت خرگوش آدمی اور گھوڑے کی مذہب سے فارغ ہو جکا گدھے نے اُسے کہا بس اتنی مذہب نچا ہیئے کون ایسا شخص ہی کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے بہت سی فضیلتیں اور نعمتیں بخشیں اور ایک نعمت سے کہ اُن فضیلتوں سے زیادہ ہو محمدم نہ رکھا اور کون ایسا ہی کہ سب نعمتوں سے اسے بے نصیب رکھا اور ایک نعمت کہ کسیکو نہ دی اسے نہ عطا کی ایسا دنیا میں کوئی نہیں کہ جس میں سب بزرگیان اور نعمتیں ہوں مہربانیاں اس واسطے کہ جس کی کسی جنس میں منحصر نہیں بخششیں اسکی سب پر ہیں مگر کسی پر بہت کسی پر نہواری جسکو مرتبہ خاوندی کا بخشا اسکو داغ ظالمی کا بھی دیا آفتاب و ماہتاب کو کیسا کچھ مرتبہ بخشا نور ظہور بزرگی برتری بے سب خویان اور بزرگیان عطا کیں یہاں تک کہ بعض قوموں نے ان کو جمالت سے اپنا خدا سمجھا پھر بھی گمراہ کے عیب سے محفوظ نہ رکھا اس واسطے کہ عقل مندوں کے نزدیک یہ دلیل ہو کہ اگر بے خدا ہونے تو کبھی تاریک ہونے اور نہ گھٹنے اسبطح نام سنارون کوروشنی اور جمک بخشی مانعہ اسکے یہ بھی ہی کہ آفتاب کی روشنی میں پھنپ جاتے ہیں اور رات دن گردش میں رہتے ہیں کہ آثار

مخلوقیت کے ان سے نمایاں ہوں یہی حال جن انس و ملک کا
 ہی اگر کسی میں بہت سی بزرگیان ہیں تو ایک آدھ عیب
 بھی ہی کمال اُسی اللہ تعالیٰ کو ہی! اور کسی کو نہیں * جب کہ
 گنہگار اس کلام سے فارغ ہوا بیل نے کہا جس کسی کو اللہ نے
 بہت سی نعمتیں عطا کی ہیں اور دوسرے کو نہیں دین اسکو
 لائق ہی کہ شکر ادا کرے یعنی اُن نعمتوں میں دوسرے کو شریک
 کرے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو روشنی بخشی ہی
 یہ اپنی روشنی سے تمام خلق پر فیض پہنچاتا ہی اور کسی پر
 منت نہیں رکھتا ایسے ہی ممتاز اور تمام ستارے موافق
 اپنے اپنے مرتبہ کے خلق کو روشنی پہنچاتے ہیں اور کسی پر احسان
 نہیں دھرنے اس طرح آدمیوں کو بھی لازم ہی کہ اللہ تعالیٰ نے انکو
 بہت سی نعمتیں دی ہیں یہ حیوانوں پر بخشش کریں اور زہور
 نہ لکھیں * جس وقت کہ بیل یہ کہہ چکا سب حیوان دُعا کرتے ہوئے
 اور کہتے گئے اے بادشاہ عادل ہم پر رحم کر اور ان ظالم آدمیوں کے
 ظلم سے ہماری مخلصی کر جتنے ظالم اور عالم جنوں کے حاضر تھے
 بادشاہ نے پسند کیا انکی طرف دیکھا اور کہا کہ حیوانوں نے جو ظلم اور
 بے رحمی اور تعدی آدمیوں کی بیان کی سنی تم نے انھوں نے

عرض کی کہ اہم سے سی اور سب سچ ہی رات دن دیکھتے ہی
 ہمیں کسی حائق و ہوشیار پر انکا ظلم چھپا نہیں ہی اسی لئے جن
 بھی ان کا ملک چھوڑ کر جنگل و بیابان میں بھاگے اور تیلے بہار دن
 دریاؤں میں جا چھپے انکی بد فعلی اور بد اخلاقی کے سبب آبادی
 کا جانا بادل چھوڑ دیا جس پر بھی انکی خباثت سے مخلصی نہیں
 پاتے یہاں تک اہم سے بد گمان اور بد اعتقاد ہمیں اگر کوئی لڑکایا
 عورت یا کوئی مرد جاہل احمق بیمار ہو تو یہی کہتے ہیں کہ جن کا
 آسیب یا سایہ ہوا اہمیشہ دل میں دسواس رکھتے ہیں اور جنوں
 کے شر سے پناہ مانگتے ہیں حالانکہ کبھی کسی نے نہیں دیکھا کہ کسی
 جن نے آدمی کو مارا ہو یا زخمی کیا ہو کپڑے پھینکے ہوں یا چوری
 کی ہو گھر میں کسی کے سینہ دھ دی ہو جیب کسری آسنین
 پھاری ہو کسی کی دوکان کا قفل توڑا ہو مسافر کو مارا ہو بادشاہ
 پر خروج کیا ہو کسی کو لوٹا ہو قید کیا ہو بلکہ یہ سب خصائیں انہیں
 میں ہمیں ایک دوسرے کی فکر میں رات دن رہتا ہی اس پر
 بھی ہرگز توبہ نہیں کرتے اور نہ خبردار ہوتے ہیں جب یہ بھی
 کہہ چکا ہو بدار نے پکار کر کہا صا جواب شام ہوئی دربار برخواست
 رخصت ہوا اپنے اپنے مکاؤں میں جاؤ صبح کو پھر حاضر ہونا

* یہ فصل بادشاہ اور وزیر کے مشورے میں *

جس گھڑی بادشاہ مجلس سے اُٹھایا اور وزیر سے خلوت میں کہا کہ
 حوالہ و جواب ان آدمیوں اور حیوانوں کا سنا تو نے اب کیا صلاح
 دینا ہی اسکا انفصال کیونکر کیا جاہئے کونسی بات میرے نزدیک
 بہتر ہی وزیر نہایت مرد عاقل و ہوشیار تھا بعد ادا اب و
 نسیات کے و طابین وے کو کہنے لگا کہ میرے نزدیک یہ بہتر
 ہی کہ بادشاہ جنوں کے قاضیوں اور مفتیوں اور حکیموں کو اپنے
 پاس بلا کر اس مقدمے میں مشورہ کرے کیونکہ یہ قضیہ برآہی
 معلوم نہیں کہ حق کی طرف عاید ہی ایسے امروں میں مشورت
 ضرور ہی دو چار کی صلاح میں ایک بات منفعہ ہو جاتی ہی عاقل
 و دور اندیش کو لازم ہی کہ ایسے مشکل امروں میں بے صلاح
 و مشورت کے کچھ دخل نہ کرے بادشاہ نے بموجب اسکے کہنے کے
 حکم کیا کہ ان تمام اعیان و ارکان جنوں کے حاضر ہوں چنانچہ موافق
 اس تفصیل کے کہ قاضی آل بر جیس مفتی آل ماہید دانشمند
 اولادیدار حکماء گروہ لقمان صاحب تجربہ بنی ہمان عقلاء بنی کیوان
 اہل عزت آل بہرام کے حاضر ہوئے بادشاہ نے ان سے فرمایا
 کہ یہ انعام و حیوان ہمارے یہاں نالشی آئے ہیں اور ہمارے

ملک جین آکر بناہ لی ہی تمام حیوان آدمیوں کے ظلم و تعدی کا شکوہ کرنے بہن یہ صلاح بناؤ گا ان کے ساتھ کیا کیا چاہئے اور معاملہ ان کا کس طرح فیصل کیجئے ایک عالم آل ناہید سے حاضر تھا اُس نے عرض کی کہ میرے نزدیک یہ جواب ہی کرے سب جانور اپنا احوال اور جو ظلم کہ آدمیوں کے ساتھ سے اُٹھایا ہو لکھیں اور حاکمون سے اس کا فتوا لیویں اگر کوئی صورت مخلصی کی ان کے واسطے تھہریگی قاضی مفتی حکم کر دیں گے کہ ان کو بیچیں یا آزاد کریں بالکل بیف دینے جین تحفیف اور احسان کریں اگر آدمیوں نے حکم قاضیوں کا نہ مانا اور حیوان اُنکے ظلم سے بھاگے تو پھر اُن کا کچھ قصور اور گناہ نہیں ہی بادشاہ نے یہ سن کر سب سے پوچھا کہ تم اسنیں کیا کہتے ہو سب نے کہا نہایت خوب اور یہی مصلحت و فائدہ ہی مگر صاحب عزیمت نے اس بات کو پسند نہ کیا اور کہا کہ بے ادبی اگر حیوانوں کے بیچنے پر راضی ہوئے قیمت اُن کی کون دیوے گا اس فقیہ نے کہا بادشاہ اُس نے کہا اتنا روپیا اکتھا بادشاہ کمان سے پاویگا فقیہ نے کہا بیت المال سے دیا جائیگا پھر اس صاحب عزیمت نے کہا بیت المال میں اتنا خرانہ کمان ہی جو اُنکی قیمت کو کمایت کرے اور

سے آدمی بیچینگے بھی ہیں جو ان سے بہت سی احتیاج رکھتے ہیں اور قیمت کی کچھ پروا نہیں رکھتے چنانچہ بادشاہ و وزیر اور بہت سے بھلے آدمی کہ بے سواری چل نہیں سکتے ہرگز انکا بیچنا قبول نہ کریں گے اور اس حکم سے منکر ہو جائیں گے بادشاہ نے کہا پھر تیرے نزدیک کیا بہتر ہی اُسے کہامیرے نزدیک یہ صلاح ہی کہ بادشاہ حیوان کو حکم کو ہے کہ بے سب متفق ہو کر ایک ہی رات قید سے بھاگ کر اُنکے ملک سے دور نکل جاویں جس طرح ہرن پارہے اور بہت سے وحشی اور درندہ ان کا ملک چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں صبح کو جب کہ بے آدمی اُنھیں یاد دینگے کس پر اسباب لادیں گے اور سوار ہونگے لاچار ہو کر دور کی مسافت کے باعث انکی تلاش میں نہ جلسکیں گے چپکے ہو کر بیتھ رہیں گے اس میں ان حیوانوں کی مخلصی ہو جاوے گی بادشاہ نے اس بات کو پسند کیا اور سب سے پوچھا کہ اسنے جو کہا ٹھہارے نزدیک بہتر ہی ایک حکیم لقمان کی اولاد میں تھا اُسنے عرض کی کہ یہ بات کچھ خوب نہیں اور یہ امر نہایت خلاف عقل ہی کسی طرح ہو نہیں سکتا اس واسطے کہ اکثر حیوانات راتوں کو اُن کی قید میں بندھے اور قید خانے کے دروازے بند جو کیدار وہاں متعین

رہے ہیں یہ سب کہو بکر بھاگ سکیں گے صاحب عزیمت نے کہا
 کہ بادشاہ اس رات کو نام جنون کو حکم کرے کہ وہ ان جا کر قید خانے
 کے دروازے اور حیوانوں کے باؤن کی درسیان کھول کر کھال
 دین اور سب جو کیداروں کو گر نثار کر لیں اور نہ چھو رہیں
 جب تک کہ وہ سب ان کے ملک سے دور نہکل جائیں اس میں
 بادشاہ کو نہایت ثواب عظیم ہو گا میں نے ان کے حال پر رحم کر کے
 بطور نصیحت کے حضور میں گزارش کی ہی اگر حسن نیت
 سے بادشاہ اس احسان کا قصد کرے اسے تعالیٰ بھی بادشاہ
 کی مدد اور اعانت کو لگا خدا کی نعمتوں کا یہی شکر ہی کہ مظلوموں
 کی مدد اور خلاصی کرے لوگ کہتے ہیں کہ بعضے یہ منہروں کی کتابوں
 میں لکھا ہے کہ اسے تعالیٰ فرماتا ہے اے بادشاہ میں نے تجھے روئے
 زمین پر اس واسطے نہیں مائل کیا ہے کہ مال جمع کرے اور دنیا
 کی حرص و ہوس میں مشغول رہے بلکہ اس لئے کہ مظلوموں کی
 داد کو پہنچے کہ میں بھی ان کی داد کو پہنچا ہوں اگرچہ وہ کافر ہوں
 بادشاہ نے پھر سب سے پوچھا کہ تم اس میں کیا کہتے ہو سب نے اسکو
 پسند کیا اور کہا یہی مناسب ہے کہ ایک حکیم کیوانی اس بات
 پر راضی نہ ہوا بعد دعا و تسلیات کے کہنے لگا کہ یہ کام بہت مشکل

ہی کسی وہی سے ہوہیں سکتا اسمین مفسدے اور خطرے
 بہت سے ہیں کہ بھروسے کسی طرح اصلاح پذیر نہیں ہو سکیں گے
 بادشاہ نے کہا سمجھو اسمین کس چیز کا خوف ہی بیان کر کہ ہم بھی
 معانوم کریں اسنے عرض کی کہ حضرت جس نے بہہ مخلصی کی صورت
 حیوانوں کے واسطے بیان کی نہایت غلطی کی جس گھمڑی بے آدمی
 صبح کو اُتھ کر حیوانوں کو نہ پاؤں گے اور اُنکے بھاگنے سے خردار ہونگے
 یہی جائیگے کہ بہہ کام کسی انسان کا نہیں اور حیوانوں کی
 تدبیر سے بھی ممکن نہیں ہی بلکہ یہ مکر و فریب جنوں کا ہی
 بادشاہ نے کہا صبح ہی اس میں کچھ شک نہیں ہے ہمیں برگمان
 کریں گے حکیم نے عرض کی جہاں پناہ جس وقت بے حیوان اُنکے ہاتھوں
 سے نکل گئے اور ان کے فائدوں میں خالی آیا نہایت غم و تاسف
 کریں گے اور جنوں کے دشمن ہو جائیں گے آگے سے تو دشمن ہیں ہمیں اب
 زیادہ بغض و دشمنی رکھیں گے حکیموں نے کہا یہی کہ مرد عاقل وہی
 ہی کہ دشمنوں میں صلح کروادے اور آپ اُنکی عداوت سے
 محفوظ رہے یہ بات سنکر سب جنوں نے کہا کہ یہ سچ کہتا ہی
 بعد اسکے ایک حکیم نے کہا کہ ہم اُنکی عداوت سے کیون خوف
 کریں دشمنی اُنکی ہم سے پیش نہ جائیگی جسم ہمارے آتش

اور نہایت لطیف و سبک ہیں کہ آسمان پر اُڑ جاتے ہیں اور آدمیوں کے جسم مٹی کے ہیں نیچے ہی رہتے ہیں اور پر نہیں جاسکتے ہم ان میں بے تکلف چلے جاتے اور دیکھتے ہیں بے ہمیں نہیں دیکھ سکتے پھر کس چیز کا خوف ہی حکیم کیوانی نے اسکا جواب دیا کہ افسوس تو کچھ نہیں سمجھنا انسان اگر چہ چاکر ہیں پر انہیں بھی ارواح فلکی اور نفوس ملکی ہیں کہ ہم ہر فضیلت رکھتے ہیں اور بہت سے مکر و حیلے جانتے ہیں اگلے زمانے میں آدمیوں اور جنوں میں عدوت طبعی اور مخالفت جبئی قدیم سے چلی آتی ہے کہ بیان اسکا نہایت طول طویل ہی بادشاہ نے فرمایا کچھ تھوڑا سا جو بیان ہو سکے ابتداء سے بیان کر *

* فصل انسان اور جنوں کی مخالفت کے بیان میں *

حکیم نے بموجب حکم بادشاہ کے احوال اسکا یوں ظاہر کیا کہ اگلے زمانے میں کہ خدا نے آدم کو پیدا کیا تھا تمام روئے زمین پر جن رہتے تھے جنگل و آبادی اور دریا سب ایکے عمل میں تھا جب کہ بہت

توں گزرے سوت و تربعت دین و ملک اور بہت سی نعمتیں حاصل ہوئیں مافرمانی اور گبراہی کرنے کے نبیوں کی وصیت و نصیحت کو نہ مانا اور تمام روئے زمین پر فساد برپا کیا انکے ظلم سے زمین اور جو رہنے والے زمین کے تھے خدا کی درگاہ میں ناشی ہوئے اور فریاد و زاری کرنے لگے جب کہ ایک زمانہ اور گزرا اور انکے نفاق و ظلم نے روزبروز ترقی کی تب اللہ تعالیٰ نے ایک فوج ملائکہ کی روئے زمین پر بھیجی انھوں نے یہاں آکر جنوں کو مار کر نکال دیا اور بہتوں کو قید و اسیر کر لیا اور آپ زمین پر رہنے لگے چنانچہ عزازیل ابلیس لعین جسے حضرت آدم و حوا کو فریب دیا انھیں قیدیوں میں تھا عمر اسکی بہت تھوڑی تھی کچھ جاتنا تھا انھیں فرشتوں میں پرورش پائی اور سب رسم و رسومات انکی اختیار کی جب کہ انکا ظلم سیکھ کر جو ان ہوا اس قوم کا سردار و رئیس بنا ہمیشہ ابدی کے احکام جاری کرتا جب کہ اسپر بھی ایک زمانہ گزرا اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں سے جو روئے زمین پر رہتے تھے کہا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیۃً مِّنْ غَیْرِکُمْ وَاَرْفَعُکُمْ اِلَی السَّمَآءِ یعنی خلیفہ زمین کا میں اسکا کرونگا جو تم میں سے نہیں ہی اور تمہیں آسمان پر بلا لوں گا یہ فرشتے جو

ایک مدّتے بہان رہے تھے بہان کی جدائی کے سبب اس مانت
 کو مکروہ جان کر خدا کو یوں جواب دیا اَتَّجَلَّ فِیْہَا مِنْ یُّسُفَ فِیْہَا
 وَیُسُفُکَ الدَّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ یعنی کیا یہ اکیسویں کا
 آپ اس شخص کو جو روئے زمین پر فساد اور خونریزی
 کرے جیسا کہ جن کرتے تھے حالانکہ ہم تسبیح کرنے اور نعت
 پاک جانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی جس
 فائدے کو ہم جانتے ہیں تمہیں اسے کچھ خبر نہیں اور قسم ہی مجھ کو
 ابنی کہ آدم اور اُسکی اولاد کے بعد کسی ملک و جن اور حیوان
 کو زمین پر نہیں رکھنے کا غرض کہ جس گھمڑی آدم کو اللہ تعالیٰ
 نے پیدا کر کے روح کو انکے جسم میں بھرا اور اُن سے حوا کو
 پیدا کیا سو وقت تمام فرشتوں سے فرمایا کہ تم سب ملکر آدم کو
 سجدہ کرو انھوں نے بموجب حکم الہی کے سجدہ کیا اور آدم کے
 تابع ہوئے مگر عزرا زیل نے مسجد نہ کیا جمالت و حسد کے باعث
 خدا کے حکم سے منکر ہوا یہ سمجھا کہ آگے میں رئیس و مالک تھا
 اب اُن کا تابع بنو گا اس لئے حسد و بغض سے آدم کا دشمن
 ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو جنت میں
 داخل کرو غرض جو وقت آدم بہشت میں پہنچے جناب الہی

نہیے یوں ارشاد ہوا یا آدم اسکن انت وزوجک الجنة وکلامہا
 رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ
 حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ ای آدم تم اپنے قبیلہ سمیت اس
 بہشت میں رہو اور جو شجرہ را جنی چاہے خوشی سے کھاؤ مگر اس
 درخت کے پاس نہ جاؤ اگر اُسکے نزدیک جاؤ گے تو گنہگار ہو گے
 یہ جنت جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو رہنیکے لئے عطا کی
 ایک باغ ہی پر رب طرفت یا قوت کے بہار پر وہاں کسی
 آدمی کا مفہور نہیں کہ جاکر اُس پر چڑھ سکے زمین و ہاں کی
 اچھی ہوا معتدل ہمیشہ ایام بہار کے رہتے ہیں نہریں بہت
 سی جاری درخت ہرے ہرے میوہات بکثرت پھلے اور اقسام
 اقسام کے پھول پھل گئے حیوانات وہاں کے کیوں ستاتے نہیں
 ظاہر خوش الحان خوبصورت رنگ برنگ دالیوں پر بدستھے جھمبے
 لگا کر تے ہیں آدم و حوا وہاں پر بخوشی رہنے لگے اُن دونوں کے
 سر پر بال بہت برے برے پاؤں ملک لگتے تھے تمام بدن انکا
 بالوں سے چھپا رہتا اُسے نہایت زیب و جمال انکا تھا نہروں
 کے کنارے چمن چمن بخوبی سیر کرتے پھرتے اقسام اقسام
 کے میوے کھاتے اور نہروں سے پانی پیتے بے محنت و مشقت

یہ سب کچھ میسر تھا بل جو تاکھیتی کرنا پسہ ناپکا ناکا تنا کپڑا بنا،
 دھونا بہر ایک بھی محنت اُنہیں نہ تھی جیسا کہ اس زمانے میں
 اولاد اُنکی ان بلاؤں میں گرفتار ہی جس طرح اور حیوانات
 وہاں رہتے تھے اُسی طرح یہ دونوں بحفظ و آرام تمام اوقات
 بسر کرتے کچھ غم نہ تھا اور جتنے درخت و حیوان وہاں تھے سب
 کے نام اللہ تعالیٰ نے آدم کو بتا دیئے اور فرشتوں سے نام
 اُن کا پوچھا یہ تو جانتے نہ تھے جہاں ہو کر چکے ہو رہے آدم سے
 جس وقت پوچھا اُنھوں نے پوچھتے ہی سب کے نام بتا دیئے
 اور فائدہ و نقصان اُنکا سب بیان کیا فرشتوں نے جو یہ حال
 دیکھا سب کے سب تابع ہوئے اور آدم کو آپ سے بہتر
 جانا عزائیل نے جب کہ یہ مرتبہ آدم کا دیکھا اور بھی بغض
 و حسد نے اُسکے زرقی کی اس فکر میں ہوا کہ کسی طرح کمر و فریب
 سے اُنکو ذلیل کیا جاہئے چنانچہ ایک دن ناصح بن کرا نکے پاس گیا
 اور کہنا اللہ تعالیٰ نے جو ٹکاو بزرگی فصاحت و بیان کی عطا کی ہی
 آج تک یہ نعمت کسی کو نہیں دی اگر اس درخت سے تم کچھ کھاؤ
 تو اُسے زیادہ علم و فضل ٹھہیں حاصل ہو اور ہمیشہ بخوبی و آرام
 تمام یہاں رہو کبھی موت نہ آوے سدا چن کیا کرو جس گھری

اس مامون نے قسم کھا کر کہا اِنِّیْ لَکُمَا لَمِنَ النَّاصِحِیْنَ یعنی میں تمہیں
 نصیحت کرنا ہوں ہے اسکے فریب میں آگئے جس سے بیش
 دوستی کر کے اس درخت سے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے کھانا منع کیا
 تھا کچھ کھایا لباس بہشتی جو پہنے ہوئے تھے فی الفور سب بدن سے
 اتر برادر ختون کے پتے لیکر بدن چھپانے لگے لبے لبے بال جو سر پر
 تھے وہ بھی گر گئے تنگ ہو گئے آفتاب کی گرمی سے رنگ متغیر اور
 سیاہ ہو گیا غرض رسوا ہوئے حیوانوں نے جو یہ حال دیکھا
 صورتیں انکی انھیں مکر وہ معلوم ہوئیں نفرت سے بھاگے بے و ہن
 نہایت ذلیل ہوئے فرشتوں کو حکم ہوا کہ اب انکو بہشت سے
 نکال کر بہار سے بیچ دال دو فرشتوں نے ایسی جگہ دالاکہ
 وہاں پھل پتے کچھ نہ تھے بہر کیف زمین پر آکر ایک مدت تک اس
 غم والہم میں رویا کئے اور اپنی حرکت سے بہت شرمندہ ہوئے
 جب کہ اس غم والہم میں ایک زمانہ گزرا اللہ تعالیٰ نے رحم کر کے
 ان کی توبہ کو قبول کیا اور گناہ بخشا ایک فرشتہ کو زمین پر بھیجا
 اُس نے یہاں آکر زمین کھودنا مل جو تابو ناکا تناسل خبر کرنا
 دوتی پکانا کپڑا بنانا لباس بنانا یہ سب انکو سکھایا جب کہ
 اولاد بہت سی ہوئی جن میں آکر لے درخت کھانا مکان بنانا اور

بہت سی سسپین انکو سکھائیں آپس میں انکے انکے دوستانہ
 ہوئیں بہت مدت تک اس طرح زندگی بسر کرتے تھے کہ
 جب کبھی ابلیس لعین کے مکر و فریب کا تذکرہ آجاتا ہر ایک آدمی
 کو جنون کی طرف سے بغض و حسد کا خیال گذرتا جس گھمائی قایم
 نے ہیل کو قتل کیا ہیل کی اولاد کو یہی خیال گذر رہا کہ جنون نے اسکو
 سکھایا اسے اور بھی انکو جنون کے ساتھ دشمنی و عداوت ہوئی
 اور انکے دفع کرنے کے واسطے مکر و حیلے کرنے لگے سحر افسون و ما
 تعویذ شیطانی بند کرنا اور بہت سے عمل کہ جسے جنون کو تکلیف
 پہنچے عداوت سے کرتے تھے اور ہمیشہ اسی فکر میں رہتے جب
 کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریسؑ کو بھیجا انھوں نے آکر
 آدمیوں اور جنون میں صلح کر دادی اور سب کو دین و اسلام کی
 راہ دکھلائی جن بھی آدمیوں کے ملک میں آئے اور ان سے مل کر
 آپس میں رہنے لگے اس طرح طوفان ثانی تک اور بعد اسکے بھی
 حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ کے زمانے تک بخوبی گزری جب کہ
 حضرت ابراہیمؑ کو نمرود نے آگ میں ڈالا پھر آدمیوں کو یہی گمان
 ہوا کہ جنون نے نمرود کو گوبھن بنانا سکھایا اور یوسفؑ کے بھائیوں
 نے جب یوسفؑ کو کوئے میں ڈالا اسکو بھی انھوں نے جنون کے

غریب سے جانا یہ زیادہ سبب دشمنی کا ہو حضرت موسیٰؑ سے
 جب دنیا میں آئے انھوں نے بھی ابس میں اسے صلح کو وادی
 اور بہت سے جن حضرت موسیٰ کے دین میں آئے جب کہ
 حضرت سلیمان ابن داؤد کو اللہ تعالیٰ نے تمام ہفت اقلیم کا بادشاہ
 کیا اور روئے زمین کے سب بادشاہوں پر غلبہ دیا مگر بے جن
 و انس انکے تابع ہوئے تب جنوں نے ازراہ فخر کے آدمیوں
 سے کہا کہ سلیمان کو یہ سلطنت ہماری مد سے ہاتھ لگی ہے اگر جن
 مدد کرتے جس طرح اور بادشاہ ہیں ویسے ایک بے بھی ہونے
 اور ہمیشہ اپنی غیب دانی ظاہر کر کے آدمیوں کو وہم میں دالتے تھے
 جس گھڑی حضرت سلیمان نے وفات پائی اور جنوں کو خبر نہوئی سب
 حیران تھے کہ حضرت سلیمان کہاں ہیں تب آدمیوں کو یقین ہوا کہ اگر بے
 غیب دان ہوتے تو اتنا حیران نہوتے اور بلقیس کی خبر جو وقت
 یہ ہر کی زبانی حضرت سلیمان کو پہنچی سب سے فرمایا کہ کون
 ایسا ہے کہ بلقیس کا تخت قبل اُسکے آئیے اُتھا لاوے ایک
 جن کو نام اُسکا اصطلوس بن ایوان تھا فخر سے کہنے لگا کہ میں ایسا
 جلد اُتھا لاؤں کہ آپ اپنے مکان سے نہ اُتھیں بادین حضرت
 سلیمان نے کہا کہ میں چاہتا ہوں اسے بھی زیادہ جلدی ہو

دنیا کے رہنے والوں کے واسطے یہ براہوایا خدا انکو ہدایت کیا
چاہتا ہی اور بعضے جن دین و اسلام قبول کر کے مسلمان ہوئے
چنانچہ انکے اور مسلمانوں کے آج تک صلح چلی جاتی ہی جب کہ
حکیم یہ سب کہہ چکا پھر یہ کہہ کر اسی جنواب انکو نہ پھیرا اور
آپس میں فساد نہ کر و عداوت قدیمی کو عبث ظاہر کرتے ہو
مال اسکا اچھا نہیں ہی یہ عداوت پتھر کی آگ ہی جودقت
ظاہر ہوئی تو ایک عالم کو جلا دیوے گی خدا پناہ میں رکھے جس گھری
یے دشمنی کر کے ہم پر غالب آئے تو کیسی خرابی و رسوائی ہی
جب کہ سب نے یہ عجیب قصہ سنا ہر ایک نے مر جھکایا
اور متفکر ہوا بادشاہ نے اس حکیم سے پوچھا کہ تیرے نزدیک
کیا صلاح ہی ہے سب جو ہمارے یہاں نالشی آئے ہیں اور ہم سے
پناہ لی ہی انکے جھگڑے کو کس طرح فیصلہ کیجئے اور راضی کر کے
اپنے ملک سے رخصت کیجئے حکیم نے کہا مصلحت نیک بعد تامل
کے معلوم ہوتی ہی جلدی میں کچھ نہیں ہو سکتا میرے نزدیک
اب یہ صلاح ہی کہ بادشاہ صبح کو بارہام میں بیٹھے اور ان سبکو
بلوا کر ہر ایک کی دلیل و صحت سننے بعد اُسکے جو صلاح و مناسب
وقت جانے حکم کرے صاحب العزیمت نے کہا کہ انسان نہایت

قصع و بایغ ہیں اور بے حیوان اس میں عاجز کچھ بول نہیں سکتے
اگر انکی جرب زمانی سے ارگئے اور کچھ جواب نہ دے سکے تو انکو
انہیں کے حوالے کیجئے گا کہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب میں رکھیں
حکیم نے کہا بے انکی قید میں صبر و سکونت کریں زمانہ ہمیشہ
برابر نہیں گذرنا آخر خدا مخلصی کر دیو یگا جس طرح بنی اسرائیل کو
فرعون کے عذاب سے نجات بخشی اور آل داؤد کو بختصر کے
ظلم سے مخلصی دی آل حمیر کو آل تبع کے عذاب سے ربائی بخشی آل
مہسان اور آل عدنان کو آل یونان اور آل اردشیر کے ظلم سے
نجات دی یہ زمانہ کسی پر یکساں نہیں گذرنا مانند دایرہ چرخ کے
ہمیشہ اس عالم موجودات پر بموجب احکام الہی کے پھرنا ہی
ہزار برس میں ایک مرتبہ یا بارہ ہزار برس میں یا چھینیس
ہزار برس میں یا تین سہ ساتھ ہزار برس میں یا ایک
دن میں جو پچاس ہزار برس کے برابر ہو ایک مرتبہ پھرنا ہی
سچ ہی کہ نیرنگی اس زمانہ بوقلمون کی کسی کو ایک دہرے
پر نہیں رکھتی *

* بہر فصل انسان کے مشورے میں *

بادشاہ یہاں اپنے وزیر اور اعیان و ارکان سے خلوت میں

مشہور ت کرنا تھا انسان بھی وہاں اپنے مکان میں ستر آدمی
 جدے جدے شہر دن کے رہنے والے مجتمع ہو کر آبس میں
 ملا جین کر رہے تھے جس کے خیال میں جو گزرنا کتنا ایک نے کہا
 کہ ہمارے اور ظالموں کے درمیان جو کچھ کلہ کلام آج ہوا تم
 سب نے سنا اور قضیہ ہنوز فیصلہ نہوا کچھ شخصیں معلوم
 ہوتا ہی کہ بادشاہ نے ہمارے حق میں کیا تھہرایا ہی سب نے
 کہا اہمیں کیا معلوم مگر اتنا جانتے ہیں کہ بادشاہ اسی فکر میں گھبرا
 رہا ہی شاید کل باہر نہ نکلے دو سرے نے کہا کہ میں یہ جانتا ہوں
 کل وزیر سے خلوت میں ہمارے مقدمے کا مشورہ کرے کسی نے
 کہا کلیمون اور عالمون کو جمع کر کے کل معاضحت کر لگا کوئی بولا
 یہ نہیں معلوم کہ حکام ہمارے حق میں کیا صلاح دیوین یہ یہ جانتے
 ہیں کہ بادشاہ ہم سے موافق ہی اور ہمارے ساتھ اعتقاد تک
 رکھتا ہی ایک نے کہا وزیر کا خوف ہی ایسا نہو کہ ہم سے
 پھر جاوے اور ہمارے حق میں ظلم کرے دو سرے نے کہا
 یہ امر سہل ہی وزیر کو کچھ تحفہ تحائف دیکر اپنی طرف کو
 لیوینگے مگر ایک خطرہ ہی سب نے پوچھا وہ کیا ہی کہا کہ قاضی
 مفتی کے حکم کا برا دور ہی سب نے کہا یہ امر بھی سہل ہی

انہیں بھی کچھ رشوت دیکر راضی کر بیٹے احمد سے بھی ہماری مرضی کے موافق کچھ حیلے شرعی کر کے حکم کرینگے لیکن صاحب العزیمت مرد عاقل اور دین دار ہی کسی کی طرف داری نہ کرے گا جیسا بادشاہ نے اُسے مشورہ کیا خوف ہی کہ مبادا ہمارے غلاموں کی سعی بادشاہ سے کر کے ہمارے ہاتھوں سے نکال دیوے ایک نے کہا تو سچ کہتا ہی لیکن بادشاہ نے اگر حکیموں سے مشورہ کیا تو انکی رائیں آپس میں مختلف ہیں ایک دوسرے کے مخالف کہیگا کوئی بات مستقیم نہیں ہو نیکی ایک نے کہا اگر بادشاہ قاضیوں اور مفتیوں سے مشورہ کرے تو بے ہمارے حق میں کیا کہیں گے دوسرے نے کہا عالموں کا فتوا ان تین صورتوں سے خالی نہیں یا حکم کرینگے کہ حیوانوں کو آزاد کریں یا کہیں گے انہیں بیچ کر قیمت لیویں یا کہیں گے کہ انکو زیادہ تکلیف نہ دیوین تخفیف اور احسان کریں شرع میں یہی تین صورتیں ہیں ایک نے کہا اگر بادشاہ وزیر سے مشورہ کرے معلوم نہیں کہ وزیر کیا صلاح دیوے دوسرے نے کہا میں جانتا ہوں یہ کہیگا کہ ان حیوانوں نے ہمارے ملک میں آکر پناہ لی ہے اور مظلوم ہیں انکی مدد بادشاہ پر لازم ہے

۱۔ سو اسطے کہ سلاطین خلیفہ خدا کلا نے ہیں اسہ تعالیٰ نے
 اُنکو اس لیے روئے زمین پر مسلط کیا ہی کہ رعایا پر عدل
 و انصاف اور ضعیفوں کی مدد اور اعانت کریں ظالموں کو اپنے
 ملک سے نکال کر خلق میں احکام شریعت کے جاری کریں
 کہو نہ قیامت کے دن ہر سس اُنہیں سے ہووے گی
 ایک نے کہا اگر بادشاہ قاضی سے ہمارے انفصال کے لئے کہہ
 نو قاضی تین حکموں میں ایک حکم کرے گا تو وقت کیا کیا جائے
 سب نے کہا کہ قاضی نایب نبی اور بادشاہ نگہبان دین ہی
 انکے حکم سے کسی طرح بھر نہیں سکتے ایک نے کہا اگر قاضی حکم کرے
 کہ حیوانوں کو آزاد کرو اور چھوڑ دو تو کیا کرو گے دوسرے نے کہا
 کہ ہم جو اب دینگے کہ ہم انکے مالک موروثی ہیں اور بے
 ہمارے جد و ابا کے وقت سے غلامی میں چلے آئے ہیں ہمیں اختیار
 ہی چاہیں انہیں چھوڑیں اور آزاد کریں اور چاہیں نہ چھوڑیں
 بھر ایک نے کہا اگر قاضی کہے کہ شرعی کاغذ باگواہوں سے ثابت کرو
 کہ بے ہمارے غلام موروثی ہیں ایک نے اسکا جواب دیا کہ ہم
 اپنے دو سنوں کو جو عادل ہیں لاکھ گواہ گذرانگے اُس نے کہا اگر
 قاضی کہے کہ آدمیوں کی گواہی معتبر نہیں ہی اسواسطے کہ بے سب

جوانوں کے دشمن ہیں اور دشمنوں کی گواہی شرع میں سنی نہیں جانی یا کہہ کر بیع نامہ اور سرخط کمان ہی اگر سچ ہو تو اُسے لا کر حاضر کرو اُس وقت کیا مذہبیر کی جادوے یہ بات سنتے ہی سب جبکہ ہو رہے کسی نے کچھ جواب نہ دیا مگر ایک اعرابی نے کہا ہم اسکا جواب یہ دیتے ہیں کہ کاغذ شرعی ہمارے پاس نہیں ہے سب طوفان میں دُوب گئے اور قاضی اگر کہے کہ تم اس بات پر قسم کھاؤ کہ بے ہمارے غلام ہیں اُس وقت ہم کہیں گے کہ قسم منکر سے جائے اور ہم مدعی ہیں ایک نے کہا اگر قاضی جوانوں سے قسم لیوے اور دے قسم کھا کر کہیں کہ ہم انکے غلام نہیں ہیں اُس وقت کیا مذہبیر کی جادوگی دوسرے نے جواب دیا کہ ہم یہ کہیں گے کہ جوانوں نے جھوٹی قسم کھائی ہمارے پاس بہت سے دلائل ہیں کہ اس دعوے پر دلالت کرتی ہیں ایک نے کہا اگر قاضی حکم کرے کہ انہیں سیچیں اور قیمت لیویں اُس وقت کیا کروا بادی کے جو رہنے والے تھے اُنھوں نے کہا کہ ہم بیچ کر قیمت لے لیوینگے اور جو جٹکل و دیرانی کے باشندے تھے عرب اور ترک وغیرہ اُنھوں نے کہا یہ نہیں ہو گا اگر ہم اُس پر عمل کریں تو ہلاک ہو جاؤ گے اسکا ذکر کر دو جو کہ انکے بیچنے پر راضی ہوئے تھے اُنھوں نے کہا! سمجھیں خلیل کیا ہی اُنھوں نے اسکا

جواب دیا کہ اگر حیوانوں کو ہم پیچیں تو نہایت تکلیف اٹھاؤں
وودھ پینا گوشت کھانا کھال بال سے لباس بنانا اسکے سوا اور
مصارف میں لانا بے فائدے سب جانے رہیں گے اس زندگی سے
موت بھلی ہی یہی تکلیف آبادی کے رہنے والوں پر بھی ہو دیکھی
وے بھی ان حیوانوں سے بہت سی احتیاج رکھتے ہیں
ہرگز انکی پیچنے اور آزاد کرنے کا ارادہ نہ کیجیو بلکہ اُسکا
خیال بھی جی میں نہ لائیو اگر تخفیف اور احسان کرنے پر
راضی ہو تو مضائقہ نہیں اس واسطے کہ بے حیوان بھی جائدار ہیں
ہمارا شکار اسگوشت پرست رکھتے ہیں انکو بھی زیادہ تکلیف
سے ایذا پہنچتی ہی تمہے کوئی نیکی ایسی نہیں کی تھی کہ جسکے
سبب یہ جزا ملی کہ خدا نے ان حیوانوں کو شکار سے تابع کیا اور
نہ انہوں نے کوئی گناہ ایسا کیا تھا کہ اُسکے سبب خدا نے یہ
مزدادی کو اس عذاب میں گرفتار ہوئے وہ مالک ہی جو چاہتا ہی
سو کرتا ہی اسکے حکم کا کوئی بھرنے والا نہیں ہی *

* فصل حیوانوں کے مشورے میں *

بادشاہ جسوقت مجلس سے اٹھا اور سب رخصت ہو کر اپنے
اپنے مکانوں میں گئے بہایم بھی جمع ہو کر آپس میں صلاح و مشورے

ماں کیا جاہے سب مل کر جو نابل و فکر کریں گے تو ایک نہ ایک بات
 اچھی نکل ہی آویگی ایک نے کہا میرے نزدیک یہ صلاح ہی
 کہ قاصدوں کو سب حیوانوں کے پاس بھیج کر اپنا احوال ظاہر کریں
 اور انہیں کہلا بھیجیں کہ اپنے وکیلوں اور خطیبوں کو ہمارے
 یہاں روانہ کریں کہ وہ سب یہاں آکر ہمارے مددگار ہو وین
 کیونکہ ہر ایک جنس میں ایک بزرگی اور عقل و فصاحت ہی
 کہ وہ مرے میں نہیں ہی جگہ بہت سے بار و مددگار جمع ہو وینگے
 ایک صورت مخلصی اور قلاح کی ہو جاوے گی اور مدد اسی اسد سے
 ہی وہ جسکی مدد چاہتا ہی کرنا ہی سب حیوانوں نے کہا بس
 یہی صلاح ہی چنانچہ چھ قاصد جو نہایت معتبر تھے ہر ایک طرف
 بھیجنے کے واسطے تجویز ہوئے اُن میں سے ایک درندوں کے لئے
 دو مرا برد ویک واسطے تیسرا شکاری جانوروں کے واسطے
 چوتھا حشرات الارض یعنی کیچوے میر بھوتی وغیرہ کے واسطے
 پانچواں ہوام یعنی کیرے مکورے سانپ چھو کے واسطے
 چھٹا دریائی جانوروں کے واسطے مقرر کر کے ہر ایک طرف روانہ کیا

* فصائل پہلے قاصد کے احوال میں *

پہلے قاصد نے جس گھمڑی درندہ کے بادشاہ ابوالحارث یعنی شیر

کے پاس جا کر کہا کہ آدمیوں اور حیوانوں میں جنوں کے بادشاہ کے
 سامنے مناظرہ ہو رہا ہے حیوانوں نے قاصدوں کو سب حیوانات
 کی طرف روانہ کیا ہے کہ آکر انکی مدد کریں مجھکو بھی آپ کی
 خدمت میں بھیجا ہے ایک مردار اپنی فوج سے میرے ساتھ
 گمراہ ہو کر وہاں جا کر اپنے اپنی جنس کا شریک ہو کر
 حیوانوں کی نوبت آکر آئے انسانیوں کے مناظرہ کر کے
 بادشاہ نے قاصد سے پوچھا کہ انسان حیوانوں سے کیا دعویٰ کرتے
 ہیں اُس نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ سب حیوان ہمارے غلام
 اور ہم انکی مالک ہیں شیر نے پوچھا کہ انسان کس چیز سے
 فخر کرتے ہیں اگر زور و قوت شجاعت و لڑائی کرنا کوئی
 بھانڈا جنگل مارنا کرنا بھانڈا ان میں سے کسی پر فخر کرتے
 ہوں میں ابھی اپنی فوج کو روانہ کروں گا وہاں جا کر ایک حملہ
 میں انہیں متفرق اور ہراگندہ کر دوں قاصد نے کہا بعضے ان
 خصالتوں سے بھی فخر کرتے ہیں ساتھ اُسکے بہت سے عمل اور
 صنعتیں اور جیلہ و کمر دہال نور برتھی نیزہ پیش قبض چھری تیر
 کمان اور بہت سے ہتھیار بنا جانتے ہیں درندوں کے جنگل
 اور دانتوں کے واسطے بدن کو زور بہتر چلتے نہ خود سے

و تھپانے ہیں کہ اُنکے دانت اوڑجنگل ہرگز بد ن مین اثر کمر بن
 و رندون وحشیوں کے بکمر تیکے لبے بہت سے کمر و جیل کرتے
 ہیں جال اوڑبھندے بناتے ہیں خندقین اوڑکوڑے اوڑغار کھود کر
 مہنہ اُنکے مٹی اوڑگھاس سے الگ بند کرتے ہیں جس وقت
 حیوان نادانستہ اُنہیں جاکر گرتے ہیں پھر وہاں سے بیکنا محال ہونا
 ہی لیکن جنون کے بادشاہ کے سامنے ان خصالتوں کا کچھ ذکر نہیں
 ہی وہاں فصاحت بیان اوڑجودت زبان غالبہ عقل و تہیز ان
 سب جزون کے واسطے دلیلیں اوڑحجتیں بیان ہوتی ہیں
 جس وقت بادشاہ نے قاصد کی زبانی سنا ایک گھڑی مفکر
 ہو کر حکم کیا کہ ان سب درندہماری فوج کے آدین بموجب
 حکم کے قسم قسم کے درندے شیر بھرتے طرح طرح کے
 بند ریلوے غرض کہ انواع و اقسام کے جانور گوشت کھانے
 والے اوڑجنگل مارنے مارے خدمت میں حاضر ہوئے بادشاہ
 نے جو کچھ قاصد کی زبانی سنا تھا اُن سے بیان کیا اوڑفرمایا کہ تم
 میں کون ایسا ہی کہ وہاں جاکر حیوانوں کا شریک ہووے جس وقت
 وہاں جادے اوڑدلیل و حجت سے غالب آوے اس وقت جو
 کچھ مجھ سے طالب کریگا میں اُسے دوں گا اوڑہرگز رگی بخشو نہ گا سب

ڈور نہ یہ سنکر ایک گھڑی اس فکر میں منامل ہوئے کہ اس
 کام کے لایق کوئی ہی یا نہیں جیتا جو وزیر تھا اُس نے شیر سے عرض
 کیا کہ تو ہمارا بادشاہ و سر دار ہی اور ہم تیرے تابع و
 رعیت ہیں بادشاہ کو چاہئے کہ ہر ایک امر میں بمصالح و
 مذہب اور دانشمندان سے مشورہ کر کے حکم کرے اور
 رعیت کو چاہئے کہ بادشاہ کا حکم گوش دل سے سنے اور ہر ایک
 بات میں اُسکی اطاعت کرے اس واسطے کہ بادشاہ ہمیں لڑکر
 اور رعیت بجای اعضا کے ہی جب کہ بادشاہ و رعیت اپنے
 اپنے طور طریق پر رہیں سب امور درست اور ملک میں
 بندوبست رہتا ہی بادشاہ نے جیتے سے پوچھا دے کون سی
 خصلتیں ہیں کہ بادشاہ و رعیت پر واجب ہیں انہیں بیان کر
 جیتے نے کہا بادشاہ کو چاہئے کہ عادل و شجاع و دانشمند ہو ہر ایک
 امر میں نامل کرے رعیت ہر اس طرح مہربانی و شفقت کرے
 جس طرح اولاد پر ماباپ شفقت و مہربانی کرتے ہیں جس
 میں صلاح و فلاح رہا یا کی ہو اسی میں مصروف رہے اور رعیت
 کو لازم ہی کہ ہر صورت بادشاہ کی اطاعت و خدمت گاری و
 جانفشانی میں حاضر رہے اور جو ہنر اور صنعت کہ آپ

جاتی ہو بادشاہ کو بتا دیوے اور عیب و ہسر برائے اطلاع کرتے
خدمت گزاری کا حق جیسا چاہئے بجالا دے اور اپنی احتیاج کو
بادشاہ سے ظاہر کر کے اُسے مدد و اور اعانت چاہے شیر نے کہا
تو سچ کہتا ہی اب اس مقدمے میں کیا صلاح دینا ہی جیتنے نے
کہا ہمیشہ ستارہ اقبال کار و شن و منور اور بادشاہ سدا
منصور و مظفر رہے اگر وہ ان قوت و غلبے اور شجاعت و حسد
کا کام ہوا اُسکے واسطے میں ہوں مجھے آپ رخصت کیجئے کہ وہ ان
جا کر بخوبی اسکا سر انجام کروں بادشاہ نے کہا ان کاموں میں وہ ان
ایک بھی نہیں ہی بوز نے کہا اگر وہ ان کو دے نہ بھانڈے نہ رکھنے
بکمرے کا کام ہوا اُسکا کنیل میں ہو رہے بھرتے نے کہا اگر وہ ان حملہ
کرنے کو تینے غارت کرنے کا کام ہوا اُسکا سر انجام میں کروں تو مری
نے کہا اگر وہ ان حیلہ و مکر کا کام ہوا اُسکے واسطے میں ہوں نہو لے
نے کہا اگر وہ ان دھونڈتھنے اور چوری کرنے اور چھپ رہنے کا
کام ہوا اُسکا کنیل میں ہوں بندر نے کہا اگر وہ ان ناچنے کو دے نقان
کمرے کا کام ہوا اُسکے واسطے میں ہوں بلی نے کہا اگر وہ ان خوشامد
و محبت و گدائی کا کام ہوا اُسکا سر انجام میں کروں کتنے نے کہا اگر
وہ ان نگہبانی اور بھونکنے اور دم ہلانے کا کام ہوا اُسکے واسطے

میں ہوں جو ۴ نے کہا اگر وہاں جلا نے بھوکنے اور نقصان کرے گا کام ہو اسکے واسطے میں ہوں بادشاہ نے کہا ان کاموں میں وہاں کوئی بھی نہیں ہی بعد اسکے جیتنے کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ بے سب خصائین جو ۱۰۰ حیوانوں نے بیان کیں آدمیوں کے بادشاہوں اور امیروں کی فوج کے واسطے چاہئے ان مردوں کے لائق وہی ہیں اس واسطے کہ اگرچہ ظاہر میں صورت و شکل انکی مانند فرشتوں کے ہی مگر سیرتیں انکی مثل سباع و بہائم کے ہیں لیکن جو کہ علماء و فقہاء اور صاحب تہذیب ہیں اخلاق و اوصاف انکے مانند فرشتوں کے ہیں وہاں بھیجنے کے واسطے کون ایسا ہی کہ جا کر حیوانوں کی طرف سے مناظرہ کرے جیتنے نے کہا سچ ہی لیکن اب آدمیوں کے علماء و فقہاء نے یہ طریق جسے اخلاق ملکی کہتے ہیں پتھور کر خصائین شیطانی اختیار کی ہیں شب و روز مکا برے و محاد لے میں اور ایک دوسرے کی غیبت و بدی میں رہتا ہی اسبطرح حال کون اور بادشاہوں نے بھی طریق عدالت و انصاف سے منحرف ہو ظلم و بدعت کی راہ اختیار کی ہی بادشاہ نے کہا تو سچ کہتا ہی مگر چاہئے کہ بادشاہ کا قصد قاضی و بزرگ ہو حق سے نہ بھرمے پس کون ایسا ہی کہ وہاں بھیجا جائے کہ قاصد کی سب خصائین اُس میں

ہو دین اس جماعت میں کوئی ایسا نہیں کہ وہ ان جانکے لائق ہو *

* فصل قاصد کے بیان میں *

جیتے نے شہر سے پوچھا کہ وہ کون سی خصلتیں ہیں کہ قاصد
میں چاہیں انھیں بیان کیجئے بادشاہ نے کہا قاصد چاہئے کہ مرد عاقل و
خوش بیان ہو جس بات کو سننے فراموش نہ کرے بخوبی یاد رکھے راز
دل کسی سے نہ کہے امانت و اقرار کا حق جیسا چاہئے بجالا دے زیادہ
گو نہ ہو کسی بات میں اپنی طرف سے فضولی نہ کرے جتنا اُسے کہہ
دیا ہی اُتنا ہی کہے جس بات میں بھیجنے والے کی بہتری ہو اسمین
کوشش و جان فشانی کرے اگر طرف ثانی کچھ طمع و بے ایسا
نہو کہ اُسکی طرف داری کے واسطے مسالک آمانت و ہدایت
سے متر لزل ہو کہ چاہ خیانت و ضالت میں سر کے بھل کرے
دوسرے شہر میں کسی نوع سے اگر فراغت حاصل ہو
اسکے واسطے رہ نجاوے جلد پھرے اور اپنے مالک
کو جو کچھ سنا اور دیکھا ہو اُسے آکر اطلاع کرے جیسا کہ حق
مصیبت و امانت کا مالک سے چاہئے بجالا دے کسی خوف کے
سبب احکام قاصدی میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کرے کیونکہ
قاصد پر سب پیغام پہنچانا واجب ہی ہے بعد اسکے جیتے سے کہا

کہ تیرے نزدیک اس گروہ میں کون ایسا ہی کہ اس امر کی لیاقت رکھتا ہو جیتے نے کہا اس کام کے واسطے سوائے کلیاہ و مناکے بھائی کے کوئی بہتر نہیں ہی مشیر نے گید ر سے کہا جیتے نے جو تیرے واسطے تجویز کیا ہی تو اسمیں کیا کہنا ہی گید ر نے کہا جیتا سچ کہنا ہی خدا اُسکو جزاے نیک دے اور مراد کو پہنچا دے بادشاہ نے کہا کہ تو اگر وہاں جا کر اپنے اپنا حصے جنس کی طرف سے مناظرہ کرے جسوقت وہاں سے مراجعت کریگا سرفراز ہوگا اور افعام باویگا گید ر نے کہا میں بادشاہ کے تابع ہوں لیکن وہاں اپنا حصے جنس میرے بہت دشمن ہیں اسکی کیا تدبیر کروں بادشاہ نے پوچھا وہ کون ہیں و منہ نے کہا کہ میرے ساتھ نہایت دشمنی رکھتے ہیں بادشاہ کو کیا معلوم نہیں ہی کہ وہ آدمیوں سے نہایت مانوس و مالوت ہو رہے ہیں درندوں کے پکڑنے کے لئے اُنکی مدد کرتے ہیں بادشاہ نے کہا اسکا کیا سبب ہی وہ انسانوں سے اتنا مربوط ہو کہ درندوں پر حملہ کرنے میں اپنے ہمجنسوں کو چھوڑ کر غیر جنس کے شریک ہو دے اسباب سے یہ سمجھ کے ہوا کوئی واقعہ نہ تھا اُسنے کہا اسکا سبب میں جانتا ہوں بادشاہ نے کہا بیان کر یہ سمجھنے کے کہ کتوں نے طبایع

کی موافقت اور اخلاق کی مجاہدست کے سبب آدمیوں سے
ارتباط ہم بہنچا یا ہی اسکے سوا بہت سی لذتیں کھانے پینے کی
وہ حاصل ہوتی ہیں اور طبیعتوں میں انکی حرص و نخل اور اخلاق
بد مثال آدمیوں کے ہی یہ زیادہ موجب موافقت کا ہی اور
درندان بدیون سے کنارہ کرتے ہیں سبب اسکا یہ ہی کہ کتے
گوشت کھاتے ہیں کچا بکا حلال حرام تر و خشک ٹمکین بے شک
ایچھا برا جیسا پاتے ہیں اسکے سوا پھل بھاری ساگ پات روتی
وال دودھ دہی کھتا میٹھا گھی تیل شکر جلاوا ستوا اور جو اقسام
آدمیوں کے کھانے ہیں سب کھاتے ہیں کچھ نہیں چھوڑتے
درندان جزون کو کھاتے نہیں بلکہ پہچانتے بھی نہیں ہیں اور حرص
و نخل ان میں اس مرتبہ میں ہی ممکن نہیں کہ کسی جانور کو بستی
میں آنے دیوین اسواسطے کہ وہ آکر کچھ کھانہ لیوے اگر کبھی ناگہانی
کوئی کو مری یا گیدر کسی گانوں میں رات کو گیا کہ مرغی یا چوہا یا بلی یا
مردار یا کوئی نگرار روتی کا چرالے کر آوے کتے کس شدت سے
بھونکتے ہیں اور حملہ کر کے آخر وہ ان سے نکال دیتے ہیں اس طمع
و حرص کے باعث کتے ذلیل و خراب ہیں اگر کسی مرد یا عورت
یا لڑکے کے ہاتھ میں روتی یا کچھ اور کھانکی جزو دیکھتے ہیں طمع سے

دُم اور مرہلا لے ہیں اگر اسے جیساے ایک آدھہ ٹکرا اکی آگے دال
 دیا کس طرح جلدہ دؤر کر اُسکو اُتھا لینے ہیں کہ دو سرالینے نہ باوے
 بے سب بدیان انسانوں میں بھی ہیں اس موافقت کے باعث کتے
 اپنے اپناے جنس کو چھو ر اُسے جالے ہیں اور درندہ وکی گرفتاری
 کے واسطے اکی مدد اور اعانت کرتے ہیں بادشاہ نے کہا کتے کے
 صوا اور بھی کوئی درندہ ایسا ہی کہ آدمیوں سے موافقت
 اور دوستی رکھتا ہو ریچھہ نے کہا ہاں بھی اسے نہایت
 مالوت ہی بادشاہ نے پوچھا اسکی موافقت کا کیا سبب ہی
 ریچھہ نے کہا اسکا بھی یہی ایک سبب ہی کہ طبیعت
 اسکی اور انسانوں کی موافق ہی بلی کو بھی حرص و رغبت اقسام
 اقسام کے کھانے کی مثل آدمیوں کے ہی بادشاہ نے کہا اُنکے نزدیک
 اسکا کیا حال ہی ریچھہ نے کہا یہ کتے سے کچھ بہتر رہتی ہی
 اسواسطے کہ اُنکے گھروں میں جاکو فرش پر سوتی اور کھانیکے وقت
 دسترخوان پر جاتی ہی جو کچھ دے آپ کھاتے ہیں اُسکا بھی
 دیتے ہیں اور جو کبھی یہ فرصت پاتی ہی تو کھانے پینے میں اُنکے
 جوری بھی کرتی ہی مگر کتے اسکو نہیں چھو رتے کہ مکانوں میں
 جانے باوے اسواسطے کتے اور بلی میں حسد و بغض رہتا ہی

کتے جس وقت اسکو دیکھتے ہیں اپنی جگہ سے جست کر کے اس طرح حملہ کرتے ہیں کہ اگر باوین تو چھپچھرا چھپچھرا کرین اور کھا جاوین اور بلی بھی جس وقت کتوں کو دیکھتی ہی مہمہ نو چتی اور دم اور بال اپنے کھسکتی ہی نہایت غصے اور غضب سے پھرتی اور برہمجاتی ہی اسکا سبب یہی ہی کہ یہ بھی اُنکی دشمن ہی شیر نے پوچھا ان دو کے سوا کوئی اور بھی اسے مانوس ہی ریچھہ نے کہا جو یہ بھی اُنکے گھروں اور دوکانوں میں جاتے ہیں مگر انکو آدمیوں سے اُنسبت نہیں ہی بلکہ وحشت کرتے اور بھاگتے ہیں بادشاہ نے کہا اُنکے جانے کا کیا سبب ہی اُسنے کہا یہ بھی اقسام اقسام کے کھانے پینے کی رغبت سے جاتے ہیں بادشاہ نے پوچھا کوئی جانور اور بھی اُنکے یہاں جاتا ہی ریچھہ نے کہا نیو لے بھی کبھی چوری پھپھے کچھ چرانے اور لے بھاگنے کے واسطے جاتے ہیں پھر بادشاہ نے پوچھا کہ اُنکے سوا کوئی اور بھی اُنکے گھروں میں جاتا ہی ریچھہ نے کہا اور کوئی نہیں جاتا مگر آدمی زبردستی چیتوں اور بندروں کو بکر لیجاتے ہیں پر یہ وہاں جانے سے راضی نہیں ہیں بادشاہ نے پوچھا کہ بلی اور کتے کس وقت سے انسانوں سے مانوس ہوئے ہیں ریچھہ نے کہا جس وقت سے قوم بنی قابیل

نبی ہیل بر غالب آئے بادشاہ نے کہا یہ احوال کیونکر ہی اسے بیان کر
 ریچھہ نے کہا جس گھڑی قایل نے اپنے بھائی کو جس کا نام ہیل
 تھا قتل کیا نبی ہیل نے نبی قایل سے قصاص چاہا اور اسے لڑائی کی
 آخر نبی قایل غالب آئے شکست دیکر تمام مال اُنکا لوٹ لیا اور
 مویشی بیل اونٹ گدھے خچر سب لوٹ کر بہت مالدار ہو گئے
 آپس میں دعوتیں کیں طرح طرح کے کھانے پکوائے حیوانوں کو ذبح
 کر کے کئے پائے انکے جایجا اپنے ہر ایک شہر اور گائوں کے گرد بگرو
 بھکوائے بلی اور کتوں نے جو ہر گوشت کی کثرت اور کھانے پینے
 کی وسعت دیکھی اپنے اپنا بے جنس کو چھوڑ کر رغبت سے انکی
 بیٹوں میں آئے اور معین و مددگار ہوئے آج تک اسے لے جلتے
 رہتے ہیں شیر نے جب ہر قصہ سنا نہایت متاسف ہو کر کہا *
 لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ * اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ
 اور کئی بار اس کلمہ کو بتکرار کر ریچھہ نے بادشاہ سے پوچھا کہ
 بلی اور کتوں نے جو اپنے اپنا بے جنس سے مفارقت کی آپ کو
 اسکا افسوس کیا ہی شیر نے کہا مجھے ان کے جانے کا کچھ
 افسوس نہیں مگر تاسف اس بات کا ہی کہ حکیموں نے انہما
 ہی بادشاہوں کے واسطے انتظام و بند و بست میں

اسے زیادہ کوئی فساد و نقصان نہیں ہی کہ انکی فوج کے مددگار جدا ہو کر دشمن سے جا ملین اس واسطے کہ بے جا کر اسکو اوقات غفلت اور تمام نیک و بد اور سارے بھید سے اطلاع کر دیں گے اور ہر ایک امر سے اسے آگاہ کر کے راہین پوشیدہ اور بہت سے مکر تلا دیں گے یہ سب بادشاہوں کے واسطے اور فوج کے لئے نہایت فساد عظیم ہی خدا ان بلی اور کتوں میں کبھی برکت نکرے ریچھہ نے کہا جو کچھ بادشاہ نے چاہا خدا نے وہی کون کے ساتھ کیا اور بادشاہ کی دعا قبول کی انکی نسل سے ضرور برکت اٹھا کر بکریوں کو دی بادشاہ نے کہا یہ کیونکر ہی اسے بیان کر ریچھہ نے کہا اس واسطے کہ ایک کتاب پر بہت سے کتب جمع ہو کر پیت رکھانے میں جنے کے وقت نہایت شہت و محنت سے آٹھ دس بچے اور کبھی اس سے بھی زیادہ جتنی ہی مگر کبھی کسی نے بستی یا جنگل میں کتوں کا بہت سا غول نہیکھا حالانکہ انھیں کوئی ذبح بھی نہیں کرنا اور بکریاں ماوجود اس کے کہ تمام سال میں ایک یا دو بچے جتنی میں اور ہر شہ ذبح ہوتی ہیں بھر بھی گلے کے گلے جنگلوں اور بستیوں میں نظر آتے ہیں کہ شمار نہیں ہو سکتا اس سب پر ہی کہ

کہتے اور بلی کے بچوں کو کھانے کے باعث بہت سی آذینیں پہنچتی ہیں اور کھانیکے اختلاط کے سبب وے امراض مختلف کہ کسی درند کو نہیں ہونے انہیں ہونے ہیں اور انی بدی اور آدمیوں کی ایدا کے باعث زندگی بھی انکی اور انکی اولاد کی کم ہوتی ہی! سیواسطے ذلیل و خراب ہیں بعد اسکے شیر نے کلیاہ سے کہا کہ تو اب رخصت ہو و مان جنون کے بادشاہ کے روبرو جا کر جس بات کے واسطے مقرر ہوا ہی اُسکا سر انجام کر *

* فصل دوسرے قاصد کے بیان میں *

دوسرے قاصد نے جس گھمڑی طاہر و ن کے بادشاہ شاہ مرغ کے پاس جا کر یہ احوال ظاہر کیا اسنے ماجرا حیات ان کا سن کر حکم کیا کہ سب طاہر آنکر حاضر ہوں چنانچہ انواع و اقسام کے طاہر جنگلی بہاری دریائی نہایت کثرت سے کہ جنکا شمار خدا کے سوا کوئی بجانے ہو جب حکم کے آکر جمع ہوئے شاہ مرغ نے اُن سے کہا کہ آدمی دعویٰ کرتے ہیں کہ سب حیوانات ہمارے غلام اور ہم اُنکے مالک ہیں! سو اسطے بہت حیوان جنون کے بادشاہ کے انسانوں سے مناظرہ کرتے ہیں بعد اسکے طاہر و ن وزیر کہا کہ طاہر و ن میں کون گویا فصیح زیادہ ہی کہ و مان بھیجئے

لائق ہو اور انسانوں سے جا کر مناظرہ کرے طاؤس نے کہا
یہاں ظایر و نکلی جماعت حاضر ہی جسکو فرمائے وہ وہاں جاوے
شاہ مرغ نے کہا مجھے سب کا نام بتلا دے کہ میں انھیں پہچانوں
طاؤس نے کہا ہمد * مرغ * کبوتر * تیتھر * بابل * کبک *
سرخاب * ابابیل * کوآ * کلنگ * سنگ خوارہ *
کنجشک * فاختہ * قمری * ممولا * بط * بگلا * مرغابی *
ہزارستان * شتر مرغ * وغیرہ بے سبب حاضر ہیں شاہ مرغ نے
طاؤس سے کہا کہ ایک ایک کو مجھے دکھا دے کہ میں دیکھوں
اور ہر ایک کی خصالت و صفت معلوم کروں کہ اس کام کے
واسطے کون لائق ہی * طاؤس نے کہا ہمد جاسوس مصاحب
خلیمان ابن داؤد کا یہی کہ لباس رنگ برنگ کے پہنے ہوئے
میتھا ہی وقت بولنے کے اس طرح تھکتا ہی کہ گویا رکوع اور
سجدہ کرتا ہی نیکی کے واسطے حکم کرتا اور بدی کو منع کرتا ہی
اسی نے سلیمان ابن داؤد کو شہر سبا کی خبر پہنچائی اور یہ کہا
نے جو عجایب و غرایب جہان کے دیکھے ہیں وہ آپ نے
ہیں دیکھے چنانچہ شہر سبا سے ایک خبر لا یا ہوں آپ کے
ہاں کہ ہرگز جھوٹا ہوا اس میں دخل نہیں وہاں ایک رندی ہی

کہ جسکے جاہ و چشم کے بیان میں زبان قاصر ہی سلطنت اُس ملک کی اُسکے اختیار میں ہی اور ایک تخت نہایت برآہی کہ اُسپر بیٹھی ہی غرض تمام جہان کی نعمتیں اُسکے بہان موجود ہیں کسی چیز کی کمی نہیں مگر وہ اور اُسکی قوم کے لوگ سخت گمراہ ہیں خدا کو نہیں مانتے آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں شیطان نے از بس کہ ان لوگوں کو گمراہ کیا ہی ضلالت کو عین عبادت جانتے ہیں خالق کریم کو جس نے پیدا کیا زمین و آسمان و عرش اور تمام ظاہر و پوشیدہ سے واقف ہی چھوڑ کر آفتاب کو کہ یہ بھی اُسکے نور کا ایک ذرہ ہی خدا جانتے ہیں حالانکہ قابل پرستش کے اس واحد حقیقی کے سوا کوئی نہیں ہی * مرغ اذان کہنے والا یہ ہی کہ تاج سر پر رکھے ہوئے دیوار پر کھڑا ہی آنکھیں سرخ باز و پھیلائے ہوئے دم اٹھی ہوئی نہایت غیور اور سخی ہمیشہ تکبیر و تہلیل میں رہتا ہی نماز کے وقت پہنچتا اور اہم سایہ کو یاد دلاتا اور تسبیح کرنا ہی صبح کے وقت اپنی اذان میں ہمہ کستا ہی ای اہم سائے کے رہنے والو یاد کرو اللہ تعالیٰ کو بہت دیر سے سوتے ہو موت اور خرابی کو نہیں یاد کرنے دوزخ کی آگ سے خوف نہیں کرتے بہشت کے شائق نہیں ہونے اللہ کی نعمتوں کا شکر نہیں کرتے یاد کرو

میں شخص کو کہ سب لذتوں کو نیست و نابود کر دینا عاقبت کی راہ کا
 نوشتہ تیار کرو اگر چاہتے ہو کہ آتش و دوزخ سے محفوظ رہو تو
 عبادت و پرہیزگاری کرو * اور تیسرا کہ بنو الایہ تیلے پر کھڑا
 ہوا ہی رخصارے سفید باز و ابلق رکوع اور مسجد و ن کی کثرت
 سے خمیدہ قامت ہو رہی نہ ا کے وقت غافلون کو یاد دلانا اور
 بشارت دینا ہی بعد اُسکے یہ کہتا ہی شکر کرو اللہ کی نعمتوں کا کہ
 نعمت زیادہ ہوا اور خدا پر بدگمانی نکر و اور اکثر مناجات میں خدا
 سے یہ دعا مانگتا ہی یا اللہ پناہ میں رکھ مجھے شکاری جانور و ن
 اور گہر و ن اور آدمیوں کی بدی سے اور طبیب جو میرے
 گوشت کھانکے : اسطے مرضوں سے فائدہ بیان کرتے ہیں اسے بھی
 مجھ محفوظ رکھ کہ اس میں میری زندگی نہیں ہی یاد کرتا ہوں میں
 ہمیشہ خدا تعالیٰ کو سب کے وقت مذاے حق کرتا ہوں کہ سب آدمی
 سنیں اور نیک نصیحت پر عمل کریں * کبوتر ہدایت کو نوا لا
 یہ ہی کہ نامہ لیکر دور دور شہروں کی سیر کرتا ہی اور کبھی
 آرتے وقت نہایت افسوس سے یہ کہتا ہی وحشت ہی
 بھائیوں کی جدائی سے اور اشتیاق ہی دوستوں کی ملاقات کا
 یا اللہ ہدایت کر مجھے وطن کی طرف کہ دوستوں کی ملاقات سے

خوشی حاصل ہو اور کبک یہ ہی کہ بھولوں اور در خون میں
 ہمیشہ باغ کے اندر خوشخرامی کرتا اور نہایت خوش آوازی سے
 نغمہ مرائی میں مشغول رہتا ہی ہمیشہ وعظ و نصیحت سے
 یہ کہتا ہی اسی عمر و بنیاد کے فنا کو نیوالے باغ میں درخون کے نگانے
 والے شہر میں گھر و یکے بنائے والے باندی کے پیٹھنے والے زمانہ کی
 سختی سے کیوں غافل ہی رہتا ہے کہ کسی دم خالق کو نہ بھول یاد کر
 اُس دن کو کہ یہ عیش اور مکان چھوڑ کر گور کے اندر
 صاب اور چھوڑ دوں میں جا کر پرے گا اگر اس وطن کے چھوڑنے
 کے آگے ابھی سے خبردار ہو رہے تو بہتر ہی کہ وہاں اچھے مکان
 میں پہنچے نہیں تو خرابی میں بریگا * اور سرخاب یہ ہی جسطرح
 کہ خطیب منبر پر چڑھتا ہی اسی طرح یہ بھی دو پہر کے وقت
 ہوا میں باند ہو کر زراعت کے انباروں پر جا کر انواع و اقسام کے نغمے
 نہایت خوش آوازی سے کرتا ہی اور اپنے خطبے میں یہ کہتا ہی
 کہاں ہیں دے ارباب تجارت اور اہل زراعت کہ ایک
 دانہ بونے میں خدا کی رحمت سے بہت سی منفعت اُٹھاتے تھے
 اسی صاحبو خدا کے خوف سے عبرت کو و موت کو یاد کر کے پرہیز
 قبل اُسکی عبادت کا حق بجالاؤ اور اُسکے بندوں کے ساتھ

نیکی اور احسان کرو بھلی کے باعث ہم خیال جی میں - لاؤ کہ آج
 ہمارے یہاں کوئی فقیر محتاج نہ آوے اس واسطے کہ جو آج کے دن نیکی
 کا درخت بٹھلا دیکھ لیں اس کا پھل اڑ مزہ اُٹھاوے گا یہ دنیا آخرت
 کی کھیتی ہے جو کہ اس میں نیک عمل کی زراعت کرے گا فائدہ
 اُس کا قیامت میں باوے گا اگر کوئی عمل بد کرے گا گھاس بھوس کی
 مانند آتش و وزخ میں جلے گا یاد کرو اُس دن کو کہ خدا کا فر و نکو مومنوں
 سے جدا کر کے جہنم کی آگ میں ڈالے گا اور مومنوں کو بہشت میں
 پہنچاویگا * بابل حکایت کرنے والی یہ شاخ درخت پر بیٹھتی
 ہوئی ہے پھوٹتا سا جسم اُڑنے میں جلد رخسارے سفید داہنے
 بائیں ہر وقت متوجہ رہتی ہے نہایت فصاحت و خوش الحانی
 بے نغمہ پروازی کوئی اور باغون میں انسانوں کے ساتھ گرم
 صحبت رہتی ہے بلکہ اُنکے گھروں میں جا کر ہم کلام ہوتی ہے جس وقت
 کہ وہ برباد الہی سے غافل ہو کر لہو و لعب میں مشغول ہوتے ہیں
 وعظ و نصیحت سے کستی ہے سبحان اللہ کتنے غافل ہو کہ اس
 چند روز کی زندگی پر غریبہ ہو کر حق کی یاد سے غفلت کرتے ہو
 اسیکے ذکر میں کیوں نہیں مشغول ہوتے یہ نہیں جانتے ہو کہ تم سب
 مرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو بوسیدہ ہو نیکی لئے پرویش ہوئے فنا ہو نیکی

واسطے جمع ہوئے ہو یہ گھر خراب ہو نیکی واسطے بنائے ہو کب تک
 اس دنیا کی نعمت پر فریفتہ ہو کر لہو و لعب میں مصروف نہ ہو گے
 آخر کل مر جاؤ گے مٹی میں دفن ہو گے اب بھی ہو شبیار ہو نہیں جانتے
 ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا ابرہہ جو سردار اس
 گروہ کا تھا چاہتا تھا کہ مکہ و غدر سے خانہ خدا کو منہدم کرے بہت
 سے لوگوں کو ہاتھیوں پر بٹھاما کر متوجہ بیت اللہ کا ہوا آخر خدا نے
 انکے مکہ و غدر کو باطل کیا اگر وہ کے گروہ طاہرون کے اُن پر مسلط
 کئے طاہرون نے سنگریزے لیکر اس طرح سے سنگ افشانی کی
 کہ سب کو ہاتھیوں سمیت کرم خوردہ پتے کی مانند کر دیا بعد اسکے کہ مٹی
 ہی الہی محفوظ رکھ مجھ کو لرکون کی حرص اور تمام حیوانوں کے شر سے *
 کو آکاہن یعنی اخبار غیب کی ظاہر کو نیوالا یہ ہی سیدہ فام پر ہیزگار
 ہر ایک جز کی خبر کہ ہنوز ظاہر نہیں ہوئی ہی بیان کرتا ہی
 ہر وقت یاد الہی میں مصروف رہتا اور ہمیشہ سیر و سفر میں
 اوقات بسر کرتا ہی ہر ایک دیار میں جا کر آثار قدیم کی خبر
 لینا ہی غفلت کی آفتوں سے غفلوں کو دراتا اور وعظ و نصیحت
 سے یہ کہتا ہی ہر ہیزگاری کو اور خوف کرد اس روز سے کہ
 گورین بوسیدہ ہو جاؤ گے اعمال کی شامتوں سے پوست کھینچے

جادو نگے اب اگر اہی سے اس دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے
 ہو نام الہی سے بھاگ کر کمین تھکانا اور مخلصی نہیں ہی اگر رہائی
 چاہتے ہو تو صاۃ و دعا میں مشغول ہو شاید اللہ تعالیٰ رحم کرے
 بلا سے محفوظ رکھے * ابابیل ہوا جن سبر کر نیوالی یہ ہی کہ ارانے
 میں سبک بانوں چھوٹے بازو برے بیشتر آدمیوں کے
 گھر دن میں رہتی اور وہ ان اپنے بچوں کو پرورش کرتی ہی
 ہمیشہ صبح و شام دعا و استغفار پر ہستی ہی سفر میں بہت دور
 نکل جاتی ہی گرمی کے دنوں میں سرد مکانوں میں اور جارون میں
 گرم مکانوں میں سکوشت اختیار کرتی ہی ہمیشہ تسبیح و دعائیں ہی
 ورد رکھتی ہی پاک ہی وہ جسے پیدا کیا دریا اور زمین کو بہار و نکا
 قائم کرنے والا نہرو نکا جاری کر نیوالا موافق قدر کے رزق و
 موت کا مقدر کو نیوالا کہ اسے ہرگز تجا و ز نہیں ہوتا وہی سفر میں
 مسافروں کا مددگار ہی مالک ہی تمام روئے زمین اور ساری
 مخلوقات کا بعد اس تسبیح و دعا کے کتنی ہی کہ ہر ایک دیار میں ہم
 گئے مسب بندوں کو دیکھا اور اپنے وطن میں پھر آئے پاک ہی وہ
 جس نے نہ اور مادہ کو جمع کر کے اڈ لاد کی کثرت عطا کی اور زاویہ
 بنستی سے نکال کر لباس ہستی کا پہنا یا حمد ہی واسطے اُسکے کہ

پیدا کر نیوالا عام بدو ن کا اور عطا کرنے والا نعمتوں کا ہی *
 کلنگ نگہبانی کرنے والا یہ مبدان میں لکھ رہی گردن لسی ہاتھوں
 چھوٹے اُرنے کے وقت آدھے آسمان تک پہنچنا ہی رات کو
 دو مرتبہ نگہبانی کرنا اور حمد الہی میں تسبیح کرنا اور کہنا ہی پاک
 ہی وہ اسد جس نے اپنی قدرت سے ہر ایک حیوان کا جو را بنا یا کہ
 ابس کے ملنے سے توالد و تناسل ہو اور اپنے خالق کی یاد کریں *
 سنگھوار خشکی کا رہنے والا یہ ہی ہمیشہ جنگل یا بان میں
 رہتا ہی صبح و شام ہر دور رکھتا ہی پاک ہی وہ جس نے پیدا کیا
 آسمان اور زمین کو وہی پیدا کر نیوالا افلاک اور بروج اور
 ستاروں کا کہ بے سب اسبیکہ حکم سے پھرتے ہیں بانی کا برہمان
 ہوا کا جلانا رعد و برق کا ظاہر کرنا اُسی کا کام ہی وہی اُتھانیو والا
 زمین سے بخارات کا جس کے سبب جہان کا انتظام ہی عجیب
 خالق ہی کہ بعد موت کے استخوان کہنہ و بوسیدہ کو زندہ کرنا ہی
 سبحان اسد کیسا خالق ہی کہ زبان انسان کی اسکی حمد اور وصف
 میں قاصر ہی کیا امکان کہ اسکی کہ میں عقل کو رسائی ہو * ہزار
 داستان خوش الحان ہر شاخ و رخت پر بدلتا ہوا ہی چھوٹا سا
 جسم حرکت میں سبک خوش آواز حمد الہی میں اسطرح الحان

سے نغمہ سرائی کرتا ہی حمد ہی واسطے اللہ کے کہ صاحب قدرت
 واعمال ہی یکتا ہی کہ کوئی اُسکا ہمتا نہیں بخشش کرنے والا
 پوشیدہ اور ظاہر نعمتوں کا دینے والا مثل دریا کے پیر ریغ ہر ایک
 انسان کو فیضانِ نعمت سے سہرازا کرتا ہی اور کبھی نہایت
 افسوس سے اس طور پر کہتا ہی کیا خوش تھا وہ زمانہ کہ باغ میں
 پھولوں کی سیر تھی تمام درخت انواع و اقسام کے میوؤں سے
 لہے تھے اس میں شاہ مرغ نے طاؤس سے کہا کہ ان میں
 سے تیرے نزدیک کون صاحبِ لیاقت زیادہ ہی کہ وہ ان اسکو
 بھیجے کہ ان انوں سے جا کر مناظرہ کرے اور اپنے بھجنسوں کا
 شریک ہووے طاؤس نے کہا کہ یہ سب اس بات کی لیاقت
 رکھتے ہیں اس واسطے کہ سب شاعر اور فصیح ہیں مگر ہزار
 داستان ان میں زیادہ فصیح و خوش الحان ہی شاہ مرغ
 نے اسکو حکم کیا کہ تو اب رخصت ہو کر وہاں جا اور توکل خدا پر
 کر کہ وہی ہر حال میں معین اور مددگار ہی *

* تیسرے قاصد کے احوال میں *

تیسرے قاصد نے جس گہماری کھینچے سردارِ بے سوب کے
 پاس جا کر تمام احوال حیوانوں کا بیان کیا یہ تمام حشرات

الارض کا بادشاہ تھا ستنے ہی اُس نے حکم کیا کہ اُن سب حشرات الارض حاضر ہوں ہو جب حکم کے کھدیان چھہر دَانس پہنچے۔ سو زبور پر والے غرض جتنے حیوان چھوٹے جسم کے کہ بازو سے اُرتے ہیں اور ایک سال سے زیادہ نہیں جیتے آکر حاضر ہوئے بادشاہ نے جو خبر قاصد کی زبانی سنی تھی اُسے بیان کی اور کہا کہ تم میں سے کون ایسا ہی کہ وہاں جاوے اور حیوانوں کی طرف ہو کر انسانوں سے مناظرہ کرے سب نے عرض کیا کہ انسان کس چیز سے ہم پر فخر کرتے ہیں قاصد نے کہا وہ اس بات کا فخر کرتے ہیں کہ قد و قامت ہمارے برے قوت زیادہ رکھتے ہیں ہر ایک چیز میں حیوانوں سے غالب ہیں * زبورون کے سردار نے کہا کہ ہم وہاں جا کر انسانوں سے مناظرہ کریں گے مکیوں کے رئیس نے کہا کہ ہم وہاں جا کر اپنی قوم کی نیابت کریں گے چھہرون کے سردار نے کہا کہ ہم وہاں جا دیں گے مانج کے سردار نے کہا کہ ہم وہاں جا کر اپنے اپناے جنس کے شریک ہو کر انسانوں سے گفتگو کریں گے اسی طرح ہر ایک اس بات پر مستعد ہوا بادشاہ نے کہا یہ کہا ہی کہ سب بے تامل و فکر وہاں جا بیٹھا قاصد کرتے ہیں پشے کی جماعت نے عرض کی کہ اسی بادشاہ بھر دسا

خدا کی مدد کا ہی اڈر یقین ہی کہ اُسکی مدد سے ہم اُن پر فتح
 بادشاہ کے اس واسطے کہ اگلے زمانے میں برے برے بادشاہ ظالم ہوئے
 ہمیں خدا کی مدد سے ہم اُن پر ہمیشہ غالب رہے ہیں بار ۱۱ سکا
 تجربہ ہوا ہی بادشاہ نے کہا اُس احوال کو بیان کرو مجھ کو دن
 کے سردار نے عرض کی کہ انسانوں میں نرود بادشاہ عظیم
 الشان تھا نہایت متکبر و گمراہ کہ اپنے دہ بے اڈر جاہ و حشم
 کے آگے کسی بشر کو خیال میں نہ لانا ہمارے گردہ سے ایک
 بٹہ کنہایت تھوٹا اڈر ضعیف البجہ تھا اُسنے ایسے بادشاہ کو
 ہلاک کیا باوجود جاہ و مکت کے کچھ اُسکا زور نہ چل سکا بادشاہ نے
 کہا تو سچ کہتا ہی زبور نے کہا جسوقت کوئی آدمی اپنے صلاحوں
 سے درست ہو کر ہاتھ میں نیزہ تھوڑا چھری تیر لیکر تیار
 ہوتا ہی ہم میں سے اگر کوئی پھر جا کر اُسے کا قتل ہی اڈر سوئی کی
 نوک کے برابر دناک چھوٹی ہی اُسوقت کیا حال اُسکا بنا ہوتا
 ہی بدن بھول جاتا ہی ہاتھ پاؤں سُست ہو جاتے ہیں حرکت
 نہیں کر سکتا بلکہ اُسے اپنی دھال تھوڑی بھی خبر نہیں رہتی
 بادشاہ نے کہا سچ ہی کہی نے کہا جسوقت انسانوں کا بادشاہ
 نہایت حشمت و عظمت سے سخت پر بیتھتا ہی اڈر دربان

جو کہ ان نہایت جان فشانی اور جرح و اہی سے گرد و بگرداؤں کے کھڑے ہوتے ہیں کہ کسی طرح کا رنج اور اذیت اُسکو نہ پہنچے اسوقت اگر ایک مکھی اُسکے باورِ جی خانے باخاطر و ر سے نکل کر نجاست سے تمام جسم آلودہ اُسکے بدن اور کپڑے پر جا کر بیٹھتی اور لہذا دینی ہی ہرگز انسانی قدرت نہیں پاتے کہ اسے بجا سکیں بادشاہ نے کہا یہ سچ ہی مجھ نے کہا اگر کوئی آدمی اپنی مجلس میں یا ہر دیکھ اندر یا مسہری لگا کر بیٹھے اور ہماری گردہ سے کوئی جا کر اُسکے کپڑوں میں گھس کر کاتے کیا بیقرار ہو جاتا اور غصے میں آتا ہی مگر ہم ہر کچھ زور نہیں چل سکتا اپنا ہی سر بیٹھتا ہی اور منہ پر طمانچہ مارتا ہی بادشاہ نے کہا یہ تم سچ کہتے ہو مگر جنوں کے بادشاہ کے سامنے ان چیزوں کا کچھ مذکور نہیں ہی وہ ان عدل و انصاف و ادب و اخلاق و تمیز و فصاحت و بلاغت میں مناظرہ ہوتا ہی تم میں سے کوئی ایسا ہی کہ ان باتوں میں ملوث نہ رکھتا ہو بادشاہ کی بہر بات سنتے ہی سب نے چپکے ہو کر سر جھکا لیا اور کچھ نہ کہا بعد اُسکے ایک حکیم مکھیوں کی جماعت سے نکل کر بادشاہ کے سامنے آیا اور کہا خدا کی مدد میں اس کام کے واسطے جانا ہوں وہ ان حیوانوں کا شریک ہو کر انسانوں سے مناظرہ کر دے گا بادشاہ

مے اور سب جماعت نے کہا جس پر کا تو نے ارادہ کیا ہی
خدا اُس میں مدد کرے اور دشمنوں پر تجھ کو غالب رکھے غرض کہ
سب سامان سفر کا اُس کو دیکر رخصت کیا یہ حکیم یہاں سے جا کر
جنوں کے بادشاہ کے سامنے جہان اور سب حیوانات انواع
واقسام کے حاضر تھے موجود ہوا *

* چوتھے قاصد کے احوال میں *

چوتھا قاصد جو وقت شکاری جانوروں کے بادشاہ عفا کے پاس
گیا اور اس احوال کو بیان کیا اُس نے بھی حکم کیا کہ تمام جانور
ہماری گردہ کے حاضر ہوں ہو جب حکم کے گدھ عفا باز شاہین
چیل اُٹو طوطے غرض سب جانور گوشت کھانے والے کہ بچے اور
منفار رکھتے ہیں فی الفور آکر حاضر ہوئے عفا نے اسے حیوانوں
کے مناظرے کا احوال بیان کیا بعد اُس کے شفقار وزیر سے کہا کہ ان
حیوانوں میں کون اس امر کے لائق ہی کہ وہ اُن اُسکو بھیجئے کہ
انسانوں سے جا کر مقابلہ کرے اور اپنے اپناے جنس کا مناظرے
میں شریک ہووے وزیر نے کہا ان میں اُٹو کے سوا کوئی اس
بات کی لیاقت نہیں رکھتا بادشاہ نے پوچھا اسکا کیا سبب کہ اس کے
سوا اُٹو کوئی اس کام کے لائق نہیں ہی وزیر نے کہا اس واسطے

کہ سب شکاری جانور آدمیوں سے ڈرنے اور بھاگتے ہیں اور انکا
 کلام بھی نہیں سمجھتے اور انکو انکی بستیوں کے قریب بلکہ اکثر
 پرانے مکانوں میں کہ وہ رہا ہو گئے ہیں رہنا ہی زہد و قناعت
 اُس میں اتنی ہی کہ کسی جانور میں نہیں دن کو روزہ رکھتا اور
 خدا کے خوف سے روزنامہ ہی رات کو بھی عبادت میں مشغول
 رہتا اور غافلون کو ہوشیار کرتا ہی اگلے بادشاہوں کو جو کہ مر گئے
 ہیں یاد کر کے تاسف کرتا اور انکے حسب حال یہ آیت پڑھتا ہی
 کَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنَّاتٍ وَعَيْونَ زُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ وَنِعْمَةً كَانُوا فِيهَا
 فَانكِهَسُوا كَذَلِكَ وَاورثنا فوماً آخِرین حاصل اُس کا یہ ہی کہ باغ
 و چشمے مکان و زراعت اور سب نعمتیں کہ جنکے سبب خوش
 رہتے تھے چھوڑ گئے اب مالک و ان کے اور لوگ ہوئے عتقائے
 اُتو سے کہا کہ شفقار نے جو نیرے واسطے تجویز کی ہی تو اُس میں
 کیا کہنا ہی اُسنے کہا شفقار سچ کہنا ہی لیکن میں وہاں جا نہیں سکتا
 اس واسطے کہ سب آدمی مجھ سے دشمنی رکھتے اور دیکھنا میرا
 منہ سب جانتے ہیں اور مجھے بیگناہ کو کہ انکا قصور میں نے کچھ
 نہیں کیا گالیان دیتے ہیں اگر وہاں مجھکو مناظرے کے وقت
 دیکھیں گے تو اور مخالف ہو جائیگے مخالفت سے پھر لڑائی کی نوبت

بہنچ گئی اسے بہر بہر ہی کہ محکوم وہاں نہ بھیجئے عتقا نے بہر اتو
 سے بڑھاکہ ان حیوانوں میں اس کام کے واسطے کون بہتر ہی
 اُس نے کہا آدمیوں کے بادشاہ و امیر باز و شاہین جو ع کو
 بہت پیار کرنے ہیں اور بخواہش تمام ہاتھوں پر اپنے
 بیٹھانے ہیں بادشاہ اگر انہیں سے کسی کو وہاں بھیجے تو
 بہتر ہی بادشاہ نے انکی جماعت کی طرف دیکھ کر فرمایا اٹھارے
 نزدیک کیا صلاح ہی باز نے کہا الو سچ کہتا ہی مگر انسان ہماری
 بزرگی اس جست سے نہیں کرتے کہ ہم کو اسے کچھ قرابت ہی
 یا عالم و ادب ہم میں زیادہ ہی جسکے سبب وہ عزیز جانتے
 ہیں صرف اپنے فائدے کے واسطے ہم سے الفت کرتے ہیں
 شکار ہمارا پھین کر اپنے قصر میں لاتے ہیں روز و شب
 سو و لعب میں مشغول رہتے ہیں جس چیز کو خدا نے ان پر واجب
 کیا ہی کہ عبادت کریں اور روز قیامت کے حساب و کتاب
 سے درجہ اسکی طرف کبھی التفات نہیں کرتے عتقا نے باز سے
 کہا کہ بہر تیرے نزدیک کسا بھیجنا صلاح ہی اسنے کہا میرے
 نزدیک بہر ہی کہ طوطے کو وہاں بھیجئے اس واسطے کہ انسانوں کے
 بادشاہ و امیر اور سب پتھو نے برے عورت و مرد جاہل و عالم

اسکو عزیز رکھتے اور اُسے باتیں کرنے میں جو کچھ بہرہ کتنا ہی سبب
 مترجم ہو کر سنتے ہیں بادشاہ نے غلطی سے کہا کہ تیرے نزدیک کیا
 صلاح ہی اُسے کہتا ہیں حاضر ہوں وہاں جا کر جیو انہوں کی طرف
 سے انسانوں سے مناظرہ کرو۔ لگالیکیں میں چاہتا ہوں کہ بادشاہ اور
 سب جماعت ملکر میری مدد کریں عقاب نے کہا تو کیا چاہتا ہی اسنے
 کہا مجھے بہرہ منظور ہی کہ بادشاہ خدا سے بہرہ دعا مانگی کہ میں دشمنوں پر
 غالب رہوں بادشاہ نے بموجب اسکے کہنے کے خدا سے مدد کی
 واسطے دعا مانگی اور سب جماعت نے آمین کہی اتوں نے کہا ای
 بادشاہ اگر دعا قبول نہو تو مے قابہ رنج و محنت ہی اسواسطے کہ دعا
 اگر سب شرطوں کے ساتھ نہو وے تو اُسکا نتیجہ کچھ ظاہر نہیں ہوتا ہی
 بادشاہ نے کہا دعا کے قبول ہونے کی شرطیں کیا ہیں انہیں بیان کر ا تو
 نے کہا دعا کے واسطے نیت صادق اور خلوص دل چاہئے جس طرح
 اضطراب کی حالت میں کوئی شخص خدا سے دعا مانگتا ہی اسی طرح
 دعا کے وقت خدا کی طرف دھیان رکھے اور چاہئے کہ دعا کے قبل نماز
 پڑھے روزہ رکھے غریب و محتاج سے کچھ نیکی کرے جو حالت غم و
 الم کی اسپر ہے جناب الہی میں اسکو عرض کرے سب نے کہا بہرہ
 سچ کہتا ہی دعا میں بے جزمین ضرور ہیں بادشاہ نے تمام جماعت

سے کہا کہ تم جانتے ہو آدمیوں نے جو رو ظلم حیوانوں پر کیا ہے کہ ۔
 غریب اُنکے ہاتھوں سے نہایت عاجز ہوئے یہاں تک کہ اہم سے
 باوجود دور ہو نیکے پناہ دھونڈھیں ہی اور ہم باوصف اسکے کہ
 انسانوں سے قوت و زور زیادہ رکھتے اور آسمان تک اُرتے
 ہیں براہِ ظلم سے بھاگ کر پہاڑوں اور دریاؤں میں آکر چھپے اور
 بھائی ہمارا شکار ان سے بھاگ کر جنگل میں جا رہا اُنکے ملک کا رہنا
 چھوڑ دیا تبہر بھی اُنکے ظلم سے مخلصی نہیں پاتے لاچار ہو کر مناظرے
 کی نوبت پہنچی اگرچہ ہم اتنے قوی ہیں کہ ہم میں سے ایک جانور
 اگر چاہے تو کتبہ انسانوں کو اٹھا لیجاوے اور غارت کرے لیکن
 نہ کمزور کو نہ چاہیے کہ ایسی بدی کریں اور انکی بدافعالی پر لحاظ رکھیں
 دیدہ و دانستہ ہم طرح دیتے اور خدا کو سونپتے ہیں اس واسطے کہ
 دنیا میں لڑنے بھرتنے سے کچھ فائدہ نہیں اسکا ثمرہ و نتیجہ آخرت میں
 پائینگے بعد اسکے کہا کتنے جہاز ایسے ہیں کہ باد مخالف کے سبب تباہی
 میں آگئے بس ہم انہیں رو بہ راہ لائے اور کتنے بندے ایسے ہیں
 کہ باد تند نے کشتیاں انکی توڑ دیں ، غوطہ کھا کر دو بن لگے اہم نے انہیں
 کٹارے پر پہنچایا اس واسطے کہ حق تعالیٰ اہم سے راضی و خوشنود ہو
 اور اس طرح ہم اسکی نعمتوں کا شکر بجالا دیں کہ اسنے اہمیں قوی

جہ کیا ہی اور زور و قوت عتی ہی وہی بہر صورت ہمارا معین
وہ دگار ہی *

* بانجواں قاصد کے احوال میں *

بانجواں قاصد نے جس گھڑی دریائی جانوروں کے بادشاہ کے
رو برد جا کر مناظرے کی خبر پہنچائی اس نے بھی اپنے تمام تواج
لو احق کو جمع کیا جانچ پھولی پسند کہ نہنگ و لہین کچھو او غمرہ
سب دریائی جانور رنگ برنگ کی شکلوں اور صورتوں سے
بہ محمّد حکم کے حاضر ہوئے بادشاہ نے جو کچھ قاصد کی زبانی سنا تھا
ان سے بیان کیا بعد اسکے قاصد سے کہا اگر انہاں اپنے تئیں قوت
و شجاعت میں اہم سے زیادہ جانتے ہوں میں ابھی جا کر ایک دم میں
سب کو جلا پھونک دوں اور دم کے زور سے کھینچ کر نکل جاؤں
قاصد نے کہا وے ان میں کسی چیر کا فخر نہیں کرنے مگر اپنے تئیں
اس بات میں غالب جانتے ہیں کہ ہم عقل و دانائی زیادہ رکھتے
ہیں ہر ایک عالم و فن سے واقف اور بہت سی صنعتیں اور
تدبیریں جانتے ہیں عقل و تدبیر ہماری سی کسی میں نہیں ہی
بادشاہ نے کہا اچھے عالم اور صنعتوں کا احوال مفصل بیان کر کہ ہم
بھی معلوم کریں قاصد نے کہا کیا بادشاہ کو معلوم نہیں کہ وے اپنے علم

اور دانائی سے دریائے قلم کے اندر جا کر اسکی تہ سے جواہر نکالتے ہیں جیلے اور مکہ سے بہار پر جرّہ کر گہ ہوں اور عقابوں کو پکڑ کر بیچے انار لاتے ہیں۔ سب طرح اپنے علم اور دانائی سے لکڑیوں کا بل بنا کر یلوں کے کاغذ ہوں پر رکھتے اور بھاری اسباب اٹکی پیشہ بر لاد کر مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق تک لیجانے ہیں تمام جنگل اور بیابان طہی کرتے ہیں فکر و دانائی سے کشتیاں بنا کر اسباب جرّہاتے ہیں اور دریا دریائے پھر نے ہیں بہار وں اور تیلوں پر جا کر اقسام انعام کے جواہر اور سونا چاندی لوہا بنا اور بہت سی چیزیں زمین سے کھود کر نکالتے ہیں اگر ایک آدمی کسی نہریادریا یا وادی کے کنارے پر جا کر ایک طاسم علم کے زور سے بنا دیوے پھر ہزار نہنگ اور ارڈے اگر اُس جگہ جاوین مقدر نہیں کو دان گذر کر سبکین مگر جنوں کے بادشاہ کے زور و عدل و انصاف و حجت و دلیاں کا چرچا ہی قوت و زور جیاد و مکہ کا کچھ مذکور نہیں بادشاہ نے جسوقت قاصد کی زبانی یہ سب سنا جتنے اُسکے گرد و پیش بیٹھے تھے سب کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اب شہارے نزدیک کاغذ پیر ہی کون شخص دان جا کر انسانوں سے مناظرہ کریگا

کبینے کچھ جواب نہ دیا مگر دلفین کو دریاے شور میں رہنا ہی اوروں
 آدمیوں کے ساتھ نہایت الفت رکھتا ہے جو شخص دو بتا ہی
 اسکو پانی سے نکال کر کنارے پر ڈال دیتا ہی اسنے عرض کی
 کہ دریائی جانوروں میں اس کام کے واسطے جھلی مناسب ہی
 ۱ سو اسطے کہ وہ جسم میں بری صورت میں اچھی منہمہ باکیزہ
 رنگ سفید بدن درست حرکت میں جلد پیرنے میں حد سے باہر
 شمار میں سب دریائی جانوروں سے زیادہ اولاد کی کثرت
 کو تمام ندی نالے دریائے مالاب بھر جاتے ہیں آدمیوں کے نزدیک
 اسکا مرتبہ بھی برا ہی اسواسطے کہ اسنے ایک بار انکی نبی کو اپنے
 بدت میں پناہ دی اور بھر بحفاظت انکو مکان پر پہنچا دیا سب
 آدمیوں کو اعتقاد ہی کہ تمام زمین اسکی پیٹھ پر قائم ہی بادشاہ نے
 جھلی سے پوچھا تو اس میں کیا کہتی ہی اسنے کہا میں وہاں کسی طرح
 نہیں جاسکتی ہوں اور انسانوں سے مناظرہ بھی نہیں کر سکتی
 اسواسطے کہ میرے پاؤں نہیں ہیں کہ وہاں تک پہنچوں اور نہ
 زبان ہی کہ اسے ہم کلام ہوں پیاس کی جھک کو اب نہیں پانی سے
 اگر ایک دم جدا رہوں حالت تباہ ہو جاوے میرے نزدیک
 اس کام کے لئے کچھ ہوا بہتر ہی کیونکہ وہ پانی سے جدا ہو کر خشکی

میں بھی رہا ہی اس کے نزدیک دریا اور خشکی کا رہنا برابر ہی
 اس کے سوا بدن بھی اس کا مضبوط اور بدستھ سخت ہی نہایت بردبار
 اذیت و رنج کا تحمل ہوتا ہی بادشاہ نے کچھوے سے پوچھا کہ
 تیرے نزدیک کیا صلاح ہی اس نے کہا یہ کام مجھ سے بھی نہیں ہو سکتا
 گچا چلنے کے وقت میرے پاؤں بھاری ہو جاتے ہیں اور رستہ دور
 ہی میں کم گو بھی ہوں کہ زیادہ کلام مجھ سے نہیں ہو سکتا اس کے واسطے
 دلفین بہتر ہی کیونکہ وہ چلنے میں نہایت قوی گویائی کی قدرت
 زیادہ رکھتا ہی بادشاہ نے پھر دلفین سے پوچھا کہ تیرے نزدیک
 کیا صلاح ہی اس نے کہا اس امر کے لئے کینکر آنا مناسب ہی اس واسطے
 کہ پاؤں اس کے بہت سے ہیں چلنے اور دوڑنے میں جلد جنگل
 تیز ناخن سخت بدستھ مضبوط گویا زرہ پوش ہی بادشاہ نے
 کینکر سے کہا اس نے جواب دیا کہ میں وہی کس طرح جاؤں
 وکیل و دل میرا بھاری لایا بدستھ کمری صورت نہایت زبون ایسا
 نہ کہ وہی میری ہنسی ہو بادشاہ نے کہا کہ تیری ہنسی کیون ہو گی تجھے
 میں عیب کیا ہی کینکر سے نے کہا کہ وہ سب مجھے دیکھ کر کہیں گے
 کہ یہ حیوان بے مہر کا ہی آنکھ میں گردن پر منہ سینے میں مچلے دونوں
 طرف سے پھٹے ہوئے پاؤں آتھ وے بھی تیرے منہ کے بھلے

چلتا تو یا مرب کا بنا ہی سب دیکھ کر مجھے سنخا بنا دینگے بادشاہ
 نے کہا کہ بھروان جائیکے لئے کون بہتر ہی کینکر آئے نے کہا میرے
 نزدیک نہنگ اس کام کے واسطے بہت مناسب ہی کیونکہ
 پاؤں اسکے مضبوط اور چلتا بہت ہی سوور میں جلد غنہ برآ زبان
 لہی دانت بہت سے بدن سخت نہایت بردبار مطالب کے
 واسطے انتظار بہت کرتا ہی کسی چیز میں جلدی نہیں کرتا بادشاہ نے
 مگر سے پوچھا سنئے کہا میں اس کام کے واسطے ہرگز مناسب نہیں
 ہوں اس واسطے کہ مجھ میں غصہ بہت ہی کو دنا پھاندنا جس چیز کو
 پانا لے بھاگنا یہ سب عیب ہیں غرض کہ مرا سر غدار و مکار ہوں
 قاعد نے یہ سنکر کہا وہان جائیکے واسطے کچھ زور و قوت و مکار کا
 کام بچاہئے بلکہ عقل و وقار عدل و انصاف فصاحت و بلاغت
 بے سب چیزیں چاہئیں مگر نے کہا مجھ میں یہ کوئی خاصات اور
 وصف نہیں ہی مگر میرے نزدیک اس کام کے واسطے مرید ک
 بہتر ہی اس واسطے کہ وہ کلیم اور صابر و زاہد ہی رات دن خدا
 کی یاد میں تسبیح پڑھتا اور صبح و شام نماز روزے میں مشغول
 رہتا ہی آدمیوں کے گھروں میں بھی جاتا ہی نبی امرا نیل کے
 نزدیک اسکی قدر منزلت زیادہ ہی اس واسطے کہ ایکبار اسنے اُنکے

مہاتمم بہرہ سلوک کیا کہ جس وقت نمرود نے ابراہیم خلیل اللہ کو آگ
 میں دالا یہ اپنے منہ میں پانی لیکر آگ پر ہتھڑا کتا تھا کہ آگ مجھ
 جاوے اور اُنکے بدن میں اثر نہ کرے اور دوسری بار جبکہ موسیٰ اور
 فرعون سے لڑائی ہوئی اسنے موسیٰ کی مدد کی اور یہ فصیح بھی ہی باتیں
 بہت کرتا ہی ہمیشہ تسبیح و تکبیر و تہلیل میں مشغول رہتا
 ہی اور خشکی و تری و نون میں بھرنا ہی زمین پر چلنا و ریاضیں
 پیرنا یہ سب جانتا ہی اعضا بھی مناسب ہین سرگول منہ اچھا
 آنکھیں روشن ہنہ پاؤں برے چلنے میں جلد آدمیوں کے
 گھروں میں جانا اور خوف نہیں کرتا ہی بادشاہ نے سینہ ک سے
 کہا کہ تیرے نزدیک اب کیا صلاح ہی اسنے کہا میں بس و چشم
 حاضر ہوں اور بادشاہ کا تابع جو حکم کیجے مجھکو قبول ہی اگر
 وہاں جائیکے واسطے تجویز کیا ہی مجھکو منظور ہی میں وہاں
 اپنے اپنے جنس کی طرف ہو کر انسانوں سے مناظرہ کروں گا
 لیکن امیدوار ہوں کہ بادشاہ میری مدد اور اعانت کے
 واسطے خدا سے دعا مانگے اسواسطے کہ بادشاہ کی دعا رعیت
 کے حق میں قبول ہوتی ہی بموجب اُسکے کہنیک بادشاہ نے خدا
 سے دعا مانگی اور سب جماعت نے آمین کی پھر سینہ ک

بادشاہ سے رخصت ہوا اور یہاں سے جا کر جنوبی بادشاہ
کے سامنے حاضر ہوا *

* چتھے قاصد کے بیان میں *

چھٹھا قاصد جسگہری ہوام کے بادشاہ یعنی کیرے مکورون
کے سردار نعبان کے پاس گیا اور تمام احوال حیوانوں کا
بیان کیا اُس نے سنتے ہی حکم کیا کہ سب کیرے آکر حاضر ہوں
و وہیں تمام حناپ بچھوگر کت چھپکلی سومس مارکری جون
چوتی کیچوے غرض جتنے کیرے کہ نجاست میں پیدا ہوتے اور
درخت کے پتوں پر چلتے ہیں سب آکر بادشاہ کے رو برو حاضر
ہوئے اس کثرت سے ان کا مجمع ہوا کہ سوا خدا کے کسی کا مقدر
نہیں کہ شمار کر سکے بادشاہ نے حواکی صورتیں شکلیں عجیب و
غریب دیکھیں متعجب ہو کر ایک ساعت جبکہ اور باپھر
انکی طرف تامل کر کے دیکھا کہ بہت سے حیوان ہیں جسم
تھوٹا اور ضعیف حواس و شعور بھی کم نہایت مفکر ہوا کہ
ان سے کیا ہو سکے گا افعی و زریں پہ چھا کہ تیرے نزدیک
ان میں کوئی اس قابل ہی کہ مناظرے کے واسطے ہم وہاں
سیجین کہ انسانوں سے مقابلہ کرے اس واسطے کہ یہ حیوانات

اکبر کو نگے بہرے اندھے ہیں ہاتھ بانوں کچھ بھی ہیں بدن پر
 بال و پر نظر نہیں آتے منقار و جنگل بھی نہیں اور بیشتر
 ضعیف و کم زور ہیں غرض بادشاہ کو اُنکے حال پر نہایت
 قلق و غم ہوا ہے اختیار دل میں افسوس کر کے غم سے رونے
 لگا اور آسمان کی طرف دیکھ کر خدا سے یہ دعا مانگی کہ اسی
 خالق و رازق تو ہی ضعیفوں کے حال پر رحم کر تا ہی اپنے
 فضل و احسان سے اُنکے حال پر نظر کر کہ تو ارحم الراحمین ہی
 بارے بادشاہ کی دعا سے جتنے حیوان کو وہاں جمع تھے نہایت
 فصاحت و بلاغت سے باتیں کرنے لگے *

* مانع کے خطبہ کے بیان میں *

مانع نے جو دیکھا کہ بادشاہ اپنی رعیت اور فوج پر بہت سہمی
 شفقت و مہربانی کرتا ہی دیوار کی طرف باندھ کر اپنے
 ماز کو درست کر کے خدا کی حمد میں نہایت خوش الحانی سے
 نغمہ سرائی کرنے لگا اور یہ خطبہ بہت فصاحت و بلاغت سے
 پر تھا حمد و شکر اُس منعم حقیقی کو لایق ہی جس نے روئے زمین پر
 انواع و اقسام کی نعمتیں پیدا کیں اور اپنی قدرت کا نام سے
 حیوانات کو زادِ یہ عدم سے عرصہ وجود میں لا کر صورتیں مختلف

بخشیں موجود تھا قبل زمان و مکان اور زمین و آسمان کے جلوہ گر تھا۔
 نور و حدت سے بے آلائش امکان کے عقل فعال کو
 بے ترکیب ہیولا اور صورت کے توربیط پیدا کیا بلکہ ایک
 کن کے کہنے میں بردہ نیستی سے نکال کر ماحلت ہستی میں موجود
 کو دیا بعد اسکے کما ای بادشاہ اس گروہ کے ضعف و ناتوانی پر
 کچھ غم نہ کر کیونکہ خالق انکا جس نے پیدا کیا اور رزق دیا ہمیشہ خبر
 گیران رہتا ہی۔ بطرح کہ ما باپ اپنی اولاد پر شفقت اور
 مہربانی کرنے میں اس طرح وہ بھی انکے حال پر رحم کرنا ہی
 اس واسطے کہ خدا نے جسوقت حیوانات کو پیدا کیا اور صورتیں
 شکلیں ہر ایک کی مختلف بنائیں کیونکہ قوت عطا کی اور کسی کو
 کم زور رکھا بعض کو دایں دال برآبخشا اور بعض کو چھوٹا
 جسم دیا مگر اپنی بخشش اور جو دین مسکوبرا بر رکھا ہی ہر ایک
 کے موافق اسباب حصول منفعت اور آلات دفع مضرت کے
 عطا کئے اس نعمت میں سب برابر ہیں ایک کو دو سرے پر
 کچھ فوقیت نہیں تھی کہ جب کہ دایں دال برآدیا اور قوت
 زیادہ بخشی دو دانست بھی لپے بنائے کہ جنک سبب درندوں ر
 شر سے محفوظ رہتا اور سوند سے فائدہ اٹھاتا ہی پسے کو اگر جسم

چھوٹا دیا تو اس کے بدلے دو بازو نہایت لطیف و سبک عطا کئے
 جن کے باعث ارکود شمسو سے بچ رہتا ہی اس نعمت میں کہ جس کے
 سبب منفعت اتھاوین اور شر سے محفوظ رہیں چھوٹے برے
 سب برابر ہیں اس طرح اس گروہ کو بھی کہ ظاہر میں بے بال
 و پر نظر آتے ہیں اس نعمت سے محروم نہیں رکھا ہی جبکہ
 خدا نے ان کو اس حال پر پیدا کیا سب سامان کے جس کے سبب
 منفعت حاصل کریں اور شر سے محفوظ رہیں بنایا اگر بادشاہ
 تامل کر کے ان کے احوال کو دیکھے تو معلوم ہو کہ ان میں جو کہ جسم میں
 چھوٹا اور ضعیف ہی وہ اُن نے میں سبک اور بے خوف ہی
 کہ ہر ایک گزند سے محفوظ رہتا اور منفعت حاصل کرنے میں
 اضطراب نہیں کرتا اور تمام حیوانوں میں جو کہ جسم میں برے
 اور قوت زیادہ رکھتے ہیں وہ قوت و دلیری کے سبب آپ
 سے گزند و فزع کرتے ہیں مانند بٹھی اور شیر کے ان کے سوا اور بھی وہ
 حیوان کہ جسم برے اور قوتیں زیادہ رکھتے ہیں اور بعض جلد و ورانے
 اور بھاگنے کے سبب ہر ایک شر سے محفوظ رہتے ہیں مثل ہرن
 اور خرگوش و حماد و حشی وغیرہ کے اور بعض ارنے کے باعث
 کمزور ہوتے ہیں رہتے ہیں مانند طایرون کے اور کتنے دریا میں

غوطے مارنے سے اپنے تئیں خطرے سے بچانے ہیں جس طرح
 دریائی جانور ہیں اور کتے ایسے ہیں کہ گرہوں میں چھپ رہے
 ہیں مثل جو ہے اور جوتی کے چنانچہ انہ تعالیٰ جوتی کے قصے میں فرمانا
 ہٰی فَا لَتَنَمَلٰۤہٗ یَا اٰیہَا النَّصْلُ اِذْ خَلُوْا مِمَّا کُنْتُمْ لَا یُعْطِیْکُمْ سُلَیْمٰن
 وَجَنُوْدَہٗ وَہُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ یعنی جوتیوں کے سردار نے سب جوتیوں
 سے کہا کہ اپنے اپنے مکانون میں چھپ رہو کہ سلیمان اور اُسکی
 فوج تم کو باؤں تلے مل نہ دالیں کہ وہ واقف نہیں ہیں اور
 بعضے وہ ہیں کہ خدا نے انکے چمڑے اور کھال کو سخت بنایا ہی
 جس کے باعث ہر ایک بلا سے محفوظ رہتے ہیں جس طرح
 کچھوے چھالی اور جو دریائی جانور ہیں اور کتے وہ ہیں
 کہ اپنے سر کو دم کے نیچے چھپا کر ہر ایک گزند سے بچ رہتے
 ہیں مانند خارِ پشت کے اور اُن حیوانوں کے معاش پیدا کرنے
 کی بھی بہت سی صورتیں ہیں بعضے جو دتِ نظر سے دیکھ کر
 برون کے زور سے اُڑتے ہیں اور جہان کھانے کی چیز دیکھتے
 ہیں جا پہنچتے ہیں مثل گدھ اور عقاب کے اور بعضے سو نگہ
 کر رزق اپنا دھونڈ لیتے ہیں جس طرح جو نیناں ہیں جبکہ
 خدا نے ان حیوانوں کو کہ نہت چھوٹے اور ضعیف ہیں جو اس

اور اسباب روزی پیدا کرنے کا نہ دیا اپنی مہربانی سے محنت اور رنج کی تحفیف کر دی۔ طرح اور حیوان بھاگتے اور پتھریں کی محنت و مشقت اٹھاتے ہیں بے اُس محنت سے محفوظ ہیں۔ سو اسلئے کہ انکو ایسے مکانون اور پوشیدہ جگہوں میں پیدا کیا ہی کہ کوئی واقف نہیں بعضوں کو گھاس میں پیدا کیا اور بعضوں کو دانے میں پتھرایا ہی بعضوں کو حیوان کے پیٹ میں اور کتنوں کو مٹی اور نجاست میں رکھا ہی اور ہر ایک کی غذا اُسی جگہ بغیر حس و حرکت اور رنج و مشقت کے پہنچاتا ہی قوت جاذبہ انکو عطا کی ہی جسکے سبب رطوبات کو کھینچ کر بدن کی غذا کرتے ہیں اور اسی رطوبات کے باعث جسم میں قوت رہتی ہی۔ طرح اور حیوانات رزق کے واسطے جاتے پھرتے اور گزند سے بھاگتے ہیں بے اُس محنت و رنج سے محفوظ ہیں۔ سو اسلئے خدا نے انکے ہاتھ پاؤں نہیں بنائے کہ چل کر روزی پیدا کریں نہ منہ اور دانت دیئے کہ کچھ کھاویں نہ حلق ہی جسکے سبب نگل جادیں نہ معدہ ہی کہ جسے ہضم کریں نہ اتریاں اور رودے ہیں کہ جس میں ثفل جمع ہو نہ پیبر آہی کہ خون کو جانت کرے نہ طحال ہی کہ خلط سوداے

غلیظ کو جذب کرے نہ گردہ اور منانہ ہی کہ بیشاب کو کھینچ
 و رگین ہمیں کہ خون اُن میں جاری ہو نہ ہٹھے ہمیں دماغ میں جنکے
 سبب درستی جو اس کی ہو اعراض مزہ سے کوئی مرض اُنکو
 نہیں ہوتا کسی دوا کے محتاج نہیں غرض سب آفتوں سے کہ
 جن میں مرے مرے قوی حیوان گرفتار ہمیں یہ محفوظ ہمیں
 پاک ہی وہ اسد جس نے اپنی قدرت کاملہ سے اُنکے مطلب کو
 جاری کیا اور ہر ایک رنج و عذاب سے محفوظ رکھا واسطے
 اُسکے حمد و شکر ہی کہ ایسی نعمتیں عطا کیں جس گمراہی
 مانع اس خطبے سے فارغ ہوا ثعبان نے کہا خدا تیری فصاحت
 و بلاغت میں برکت دیوے تو نہایت فصیح و بلیغ اور نہایت
 عالم و عاقل ہی بعد اُسکے کہا تو دُعاں جاسکتا ہی کہ انسانوں سے
 جا کر مناظرہ کرے اُس نے کہا میں بسر و چشم حاضر ہوں بادشاہ کے
 فرمانے سے وہاں جا کر اپنے بھائیوں کا شریک ہو نگا سانپ
 نے اُسے کہا وہاں نکمہو کہ میں اُردھ اور سانپ کا بھائی ہوا
 آیا ہوں مانع نے کہا اسکا سبب کیا اس نے کہا اس واسطے کہ سانپ
 اور آدمی میں عداوت و مخالفت بے اندازہ قدیم سے ہی
 یہاں تک کہ بعض آدمی خدا پر بھی اعتراض کرتے ہیں کہ اُنکو کیوں

تبدار کیا ہی اسے کچھ فائدہ نہیں بلکہ مراسر مضرت اور نقصان ہی ملے گا کیونکہ ہمیں اس سے کما اس واسطے کہ ان کے منہ میں زہر ہوتا ہی اسے سوائے حیوانوں کی ہلاکی اور موت کے کچھ فائدہ نہیں ہے سب جملہ نادانی کے باعث یہودہ کہتے ہیں کسی شی کی حقیقت و منفعت سے کچھ خبر نہیں اسی واسطے خدا نے انکو عذاب میں مبتلا کیا ہی حالانکہ وہ سب اسے احتیاج رکھتے ہیں یہاں تک کہ بادشاہ اور امیران حیوانوں کے زہر کو انکو تھوون میں رکھتے ہیں کہ وقت پر کام آتا ہی اگر خوب تامل کر کے ان حیوانات کے احوال اور فائدے کو معلوم کریں اور یہ زہر جو ان کے منہ میں ہوتا ہی اسکی منفعت کو جانیں تو یہ نہ کہیں کہ خدا نے انکو کیونکہ پیدا کیا اسے کچھ فائدہ نہیں اور خدا پر یہودہ اعتراض کریں اگر خدا نے ان کے زہر کو حیوانوں کے ہلاک ہونیکا باعث کیا ہی لیکن ان کے گوشت کو اس زہر کے دفع کرنے کا سبب بنایا ہی ملے گا کہ کما ہی حکیم کوئی فائدہ اور بھی بیان کر سانسپ نے کما جسوقت خدا نے ان حیوانات کو جنکا ذکر تو نے اپنے خطبہ میں کیا پیدا کیا اور ہر ایک حیوان کی جنس کو اسباب اور آلات عطا کیے جسے سبب منفعت کو پہنچنے اور شر سے محفوظ رہنے

ہمیں بعضوں کو معدہ گرم دیا ہی کہ جاننے کے بعد غذا ہضم ہو کر جزو بدن ہوتی ہی سانپ کے واسطے نہ معدہ ہی کہ جس میں ہضم ہو نہ دانت ہیں کہ جس کے زور سے چاہیں بلکہ اسکے بدلے اُنکے منہ میں گرم زہر پیدا کیا ہی جسکے سبب کھانے اور ہضم کرتے ہیں اس واسطے کہ جسوقت سانپ کسی حیوان کے گوشت کو منہ میں لیکر زہر گرم اُسپر دالتا ہی فی الفور وہ گوشت گل جاتا ہی کہ یہ اسکو نگل جاتا ہی پس اللہ تعالیٰ یہ زہر اُنکے منہ میں نہ پیدا کرتا تو بے کاسہ کو کچھ کھا سکتے غذا کسی طرح میسر نہ ہوتی بھوکھار کے مارے ہلاک ہو جاتے کوئی سانپ جہان میں نظر نہ آتا بلخ نے کہا یہ بیان کر کہ انہی حیوانوں کو کیا منفعت پہنچتی ہی اور زمین پر اُنکے پیدا ہونیکا کیا فائدہ ہی اسنے کہا جس طرح اور جانور دنگے پیدا کرنے سے منفعت ہی اُس طرح انہی بھی فائدہ حاصل ہی بلخ نے کہا اس بات کو مفصل بیان کر اسنے کہا جسوقت اللہ تعالیٰ نے تمام عالم کو پیدا کر کے ہر ایک امر کو اپنی مرضی کے موافق درست کیا تمام خالق سے بعض مخلوقات کو بعضوں کے واسطے پیدا کیا اور انکے اسباب بنائے موافق اپنی حکمت کے جس میں صلاحیت عالم کی جانی و وہی کیا مگر کبھی کسی علت کے سبب بعضوں کے واسطے فساد و نقصان

ہو جاتا ہے یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس فساد میں مبتلا کرتا ہی ہر چند کہ اسکے علم میں فساد و شر ہر ایک امر کا ظاہر و باہر ہی مگر اس خالق کی یہ شان و عادت نہیں ہے جس چیز میں صلاح و فلاح اکثر عالم کی ہو تھوڑے سے نقصان کے لئے اس کو پیدا نہ کرے بیان اس کا یہ ہی کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے تمام ستاروں کو پیدا کیا ان میں سے آفتاب کو عالم کے واسطے چراغ بنایا اور اس کی حرارت کو مخلوقات کی حیات کا سبب کیا تمام عالم میں یہ آفتاب اس طرح ہی جیسے جسم میں دل ہوتا ہے جس طرح کہ دل سے حرارت غریزی پیدا ہو کر جسم میں پھیلتی اور وہی سبب زندگی کا ہے اس طرح آفتاب کی حرارت سے بھی خلائیق کو فائدہ ہوتا ہے بعضوں کو جو کبھی اسکے باعث کسی جست سے فساد و نقصان لاحق ہوتا ہے خالق کو مناسب نہیں ہے کہ انکے واسطے اس کو موقوف کر کے اکثر عالم کو فیض عام اور فائدہ تمام سے محروم رکھے یہی حال زحل و مریخ اور تمام ستاروں کا ہے کہ انکے باعث صلاح و فلاح عالم کی ہے اگرچہ بعضے منحوس ماحوتوں میں گرمی یا سردی کی زیادتی سے بعضوں کو نقصان پہنچتا ہے اسی طرح بادلوں کو اللہ تعالیٰ خلائیق کی منفعت کے واسطے ہر ایک طرف بھیجتا ہے اگرچہ بعضے وقت انکے سبب حیوانات کو رنج

ہوتا ہی باکثرت سیلابی سے غریبوں کے گھر خراب ہو جاتے
 ہیں یہی حال تمام درندہ چرند سانپ بچھو بچھلی نہنگ حشرات
 الارض کا ہی طمانین سے بغض و نفرت کو نجاست اور عفونت میں
 پیدا کیا ہی کہ ہوا تنفس سے صحت رہے ایسا نہ ہو کہ بخارات
 فاسدہ کے اتھنے سے ہوا متعفن ہو جاوے اور عالم میں وبا آوے
 کہ سب حیوان ایک بار ہلاک ہو جاوے اس واسطے بے سب
 کیرے حشرات الارض اکثر قصایوں یا مچھلی بیچنے و لون کی
 دوکانوں میں پیدا ہونے اور نجاست میں رہنے ہیں جب کہ
 نجاست سے بے سب پیدا ہوئے جو کچھ نجاست کا اثر تھا اسکو
 انھوں نے اپنی غذا کی ہوا صاف ہو گئی و با سے لوگ سلامت
 رہے اور بے چھوٹے کیرے برے کیروں کے واسطے غذا بھی
 ہیں کہ وہ انکو کھاتے ہیں غرض خالق نے کسی شے کو مفایدہ
 نہیں پیدا کیا جو کوئی اس مفایدے کو نہیں جانتا ہی خدا براعتراض کرتا
 اور کہتا ہی انکو کیون پیدا کیا ان میں کچھ مفایدہ نہیں حالانکہ یہ
 سب جہل و نادانی ہی کہ خدا کے فضل براعتراض بیجا کرتے ہیں
 ان کی صنعت و قدرت سے کچھ واقف نہیں ہیں نے سنا ہی کہ
 بعض جاہل آدمی یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی فلک

قمر سے نجا ورنہ نہیں کرتی اگر دے نام موجودات کے احوال میں فکیر و تامل کریں تو معلوم ہو کہ عنایت و مہربانی اُسکی ہر ایک صغیر و کبیر کے شامل ہی اس واسطے کہ مبدیٰ فیاض سے تمام مخلوقات پر فیضانِ نعمت ہی ہر ایک اپنی استعداد کے موافق فیض اسکا قبول کرتا ہی *

* یہ فصل حیوانوں کے کیلونیکے جمع ہونے کے بیان میں *

صبح کے وقت کہ تمام حیوانوں کے وکیل ہر ایک ملک سے آکر جمع ہوئے اور جنوں کا بادشاہ قضیے کے انفصال کے واسطے دیوانِ عام میں آکر بیٹھا چوبدار و نئے بموجب حکم کے بکار کرکھا کہ سب ناش کرنیوالے اور داد کے چاہنے والے جن پر ظلم ہوا ہی سامنے آکر حاضر ہوں بادشاہ قضیے کے انفصال کرنیکو بیٹھا ہی اور قاضی مفتی حاضر ہیں اس بات کے سستے ہی جتنے حیوان و انسان کہ ہر ایک طرف سے آکر جمع ہوئے تھے صفِ باندھہ کر بادشاہ کے آگے کھڑے ہوئے اور آداب و تسلیمات بجالا کر دعائیں دینے لگے بادشاہ نے ہر طرف خیال کیا دیکھا تو انواع و اقسام کی خلقت نہایت کثرت سے حاضر ہی ایک ساعت متعجب ہو کر ساکت رہ گیا بعد اس کے ایک حکیم جنی کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تو اس

محبوب و غریب خلقت کو دیکھنا ہی اسے عرض لی اہی بادشاہ
 میں انکو دیدہ دل سے دیکھنا اور مشاہدہ کرنا ہوں بادشاہ انکو
 دیکھکر متعجب ہوتا ہی میں اُس مبالغہ عظیم کی کسرت و قدرت
 سے متعجب ہوں کہ جس نے انکو یہ ایک اور انواع و اقسام کی
 شکلیں بنائیں ہمیشہ برسر کرنا اور رزق دیتا ہر ایک بلا سے
 محفوظ رکھنا ہی بلکہ بے اُسکے علم حضوری میں حاضر ہیں اس واسطے
 کہ جب اللہ تعالیٰ اہل بصارت کی نظر سے نور کے پردے میں
 پوشیدہ ہوا دین و ہم فکر کا بھی تصور نہیں پہنچتا ان صنعتوں کو
 اس نے ظاہر کیا کہ ہر ایک صاحب بصارت مشاہدہ کرے اور
 جو کچھ اُسکے پردہ غیب میں تھا اُسکو عرصہ عکاشہ ظہور میں لایا
 کہ اہل نظر اُسکو دیکھ کر اُسکی صنعت بے ہمتائی اور قدرت
 و یکسانی کا اقرار کریں دلیل و حجت کے محتاج نہ ہوں اور بے
 صورتیں کہ عالم اجسام میں نظر آتی ہیں امثال و اشکال ان
 صورتوں کی ہیں جو عالم ارواح میں موجود ہیں و صورتیں کہ
 اُس عالم میں ہیں نورانی و لطیف ہیں اور بے تاریک کثیف
 ہیں جس طرح تصور پر دن کو ہر ایک عضو میں مناسبت ہوتی
 ہی اُن حیوانوں کے ساتھ کہ جنکی دے تصور میں ہیں اس طرح

ہاں صورتوں کو بھی مناسبیت ہی ان صورتوں سے کہ عالم
 ارواح میں موجود ہیں مگر وہ صورتیں تحریک کرنے والی
 ہیں اور بے متحرک اور جامد سے بھی کم رتبہ ہیں نے حسن و
 حرکت اور بے زبان ہیں اور بے محسوس ہیں وہ صورتیں
 کہ عالم نباتات میں باقی رہتی ہیں اور بے فانی و زایل ہو جاتی
 ہیں بعد اسیکے کھڑے ہو کر یہر خطبہ پر آھا حمد ہی واسطے اُس
 معبود کے جس نے اپنی قدرت کا مادہ سے تمام مخلوقات کو ظاہر کر کے
 حرمہ کائنات میں انواع و اقسام کی خلقت پیدا کی اور تمام
 مصنوعیات کو جسمیں کسی مخلوق کی عقل کو رسائی نہیں ہی
 موجود کر کے ہر ایک اہل بصیرت کی نظر میں تجلی اپنی صنعت
 کے نور کی دکھائی عرصہ گاہ دنیا کو چھ طرفوں سے محمد و دکر کے خلق
 کی اسایش کے واسطے زمان و مکان بنایا اقلاک کے کتنے درجے
 بنا کر فرشتوں کو ہر ایک جانتے ہیں کیا حیوانات کو رنگ برنگ
 کی شکلیں اور صورتیں بخشین نعمت خانہ احسان سے انواع
 و اقسام کی نعمتیں عطا کیں دعا و زاری کرنے والوں کو عنایت
 سے نہایت سے مرتبہ قرب کا بخشا جو کہ اسکی کنہ میں عتیل ماقص کو
 داخل و ملتہ ہیں انکو وادی و مالت میں جہان و مہر گردان رکھا

جنات کو قبل آدم کے انشعوزان سے پہلے کر کے پہلے ہیں
 عجیب اور اجسام لطیف بنجئے اور تمام مخلوقات کو نہایت
 عدم سے ظاہر کر کے خصلتیں عائدہ علیہ اور مرتبہ جدیدے
 عطا کئے بغض و نکو اعلیٰ دلیلیں پر مکان مسکونت کا بخشا اور بعضوں کو
 نہ خانہ اسفل اسافلین میں ڈالا اور اور کتنوں کو ان دو
 درجن کے درمیان رکھا اور ہر ایک کو شہستان جہان میں
 شمع رسالت سے شامراہ ہدایت پر پہنچا یا حمد و شکر ہی
 واسطے اسکے جسے ہکو ایمان و احلام کی بزرگی سے سرفراز
 کر کے روئے زمین کا خلیفہ کیا اور ہمارے بادشاہ کو نعمت عام
 و حام سے نصیب بخشا جس وقت یہ حکیم خطبہ برآہم چکا بادشاہ نے
 انسانوں کی جماعت کی طرف دیکھا لے سنہرے اور نین
 سبکی مختلف لباس طرح طرح کے پہنے ہوئے کھڑے تھے ان میں
 سے ایک شخص خوب صورت راست قامت تمام بدن
 خوش اسلوب نظر آبا و زیر سے پوچھا یہ شخص کہاں
 رہتا ہے اس نے کہا یہ ایران گورہنے والا ہی سرزمین
 عراق میں رہتا ہے بادشاہ نے کہا اسے کہو کچھ باتیں کہہ دوں پر
 اس کی طرف اشارہ کیا اس نے آداب بجا لا کر خطبہ کو خلاصہ جسکا

یہی ہر ہا شکر ہی واسطے اس کے جسے ہمارے رہیں کے لئے
وے شہر و قریے بخشے جنکی آب دہوا نام روے زمین سے
بہتر ہی اور اکثر بندوں پر ہکو فضیلت بخشی حمد و شایہ واسطے
اسکے جس نے ہکو عقل و شعور فکر و دانائی نیز بے سب بزرگیان
ہلاکین کرا سکی ہدایت سے ہمیں صنعتیں نادر اور علوم عجیب
ایجاد کئے اسی نے سلطنت و نبوت ہکو بخشی ہمارے گروہ سے
نوح اور یس ابراہیم موسیٰ عیسیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم اتنے پیغمبر پیدا کئے ہماری قوم سے بہت سے بادشاہ
عظیم الشان فریدون دارا اور دیشیر ہرام نوشیروان
اور کتے سلاطین آل سامان سے پیدا کئے جنہوں نے سلطنت
دریاست اور فوج و رعیت کا بند و بست کیا ہم سب انسانوں کے
خلاصہ ہمیں اور انسان حیوانوں کے خلاصہ ہمیں غرض ہم تمام
جہان میں لب لباب ہمیں واسطے اسکے شکر ہی جسے نعمات
کاملہ ہکو بخشی ہیں اور تمام موجودات پر بزرگیان دین جبکہ آدمی بہر
قطبہ برآہم بجا بادشاہ نے تمام جنوں کے حکیموں سے کہا کہ اس آدمی
نے جو اپنی فضیلتیں بیان کیں اور اُن سے اپنا فخر کیا تم اس کا جواب
کیا دینے ہو سب نے کہا یہ سچ کہنا ہی مگر صاحب العزیمت کو

کسی کو اپنے کلام کے آگے برہم نہیں دیتا تھا اس آدمی کی طرف
 منوجہ ہو گرانے جا؛ کسب باتوں کا جواب دیوے اور انسانوں
 کی ذلت و گمراہی بیان کرے حکیموں سے مخاطب ہو کر کہا امی
 حکیمو اس آدمی نے اپنے خطبے میں بہت سی باتیں چھوڑ دیں اور
 کتنے عمدہ بادشاہوں کا ذکر کیا بادشاہ نے کہا ابکو تو بیان کر اسنے
 عرض کی کہ اس عراقی نے اپنے خطبے میں یہ لکھا کہ ہمارے سبب
 جہان میں طوفان آیا جسے حیوان کروے زمین پر تھے سب غرق
 ہو گئے ہماری قوم میں انسانوں نے بہت ماحلات کیا عقلیں
 پریشان ہو گئیں سب عقلا جبران ہوئے ہم میں سے نرود بادشاہ
 ظالم پیدا ہوا جس نے ابراہیم خلیل اللہ کو آگ میں ڈالا ہماری
 قوم سے سخت نصرت ظاہر ہوا اسنے بیت المقدس کو خراب کیا
 توریت کو جلا دیا سلیمان ابن داؤد اور تمام نبی اسرائیل کو قتل
 کیا آل عدنان کو فرات کے کنارے سے جنگل اور بہار کی
 طرف نکال دیا نہایت ظالم و سفاک تھا کہ ہمیشہ خود بڑی میں
 مشغول رہتا بادشاہ نے کہا اس احوال کو بہر آدمی کیونکر بیان
 کرنا اس کہنے سے اسکو قایدہ نہ تھا بلکہ یہ سب اسکی مذمت ہی
 صاحب التزیست نے کہا کہ عدل و انصاف سے بہر بات

معدہ ہی کہ مناظرے کے وقت سب فضیلتیں اپنی بیان کرے
 اور حیوان کو چھپا دے تو یہ اور عذر مکرے بعد اسکے بادشاہ نے
 پھر انسانوں کی جماعت کی طرف دیکھا ان میں سے ایک شخص
 گندم رنگ دہلا پلا وارہی برہی مکر میں زنا و سرخ و ہوتی
 باندھے ہوئے نظر آیا وزیر سے پوچھا یہ کون شخص ہی
 اسنے کہا برہمنی حزیرہ مراندیپ میں رہتا ہی بادشاہ نے
 کہا اے کوہم بھی کچھ اپنا احوال بیان کرے چنانچہ اسنے بھی
 بادشاہ کے بموجب حکم کے کہا شکریہ واسطے اسکے حسنہ
 ہمارے لئے ملک وسیع اور بہتر عطا کیا کہ رات اور دن
 وہاں ہمیشہ برابر ہی سردی گرمی کی زیادتی کبھی نہیں ہوتی
 آب و ہوا معدل درخت اچھے مے لکھاس وہاں کی سب دو!
 کھانین جو اہرات کی بے انتہا سیرت وہاں کاساک لکری بشکر
 سنگریزے وہاں کے یا قوت و زبرد حیوان موتے تازے
 چنانچہ انھی کہ سب حیوانوں سے موتا اور جسم میں برہا ہی
 آدم کی بھی ابتدا وہیں سے ہی اس طرح نام جو امانت کہ
 سب کی ابتدا اسنوا کے نیچے سے ہی ہمارے شہر سے ابتدا
 اور حکیم ہست ظاہر ہوئے اللہ تعالیٰ نے صنعتیں عجیب و غریب

لکھو عطا کیں نجوم و سحر اور کمالت بے سب علوم بحشہ ہمارے
 ملک کے انسانوں کو ہر ایک صنعت و فنی میں سب سے بہتر
 کیا صاحب العزیز نے کہا اگر نواپنے خطبے میں یہ بھی داخل
 کرنا کہ بعد اہل بیتؑ جسم کو جلابانوں کی پرستش کی زما کی کثرت سے
 اولاد پیدا ہوئی ہم سب تباہ و ر و سیاہ ہوئے تو لاحق
 انصاف کے ہونا بعد اسکے پادشاہ نے ایک آدمی کو دیکھا
 قد لبازر و چادر اور تھے ہوئے ہاتھ میں ایک کاغذ لکھا ہوا اُس کو
 دیکھتا اور آ کے پیچھے ہانا اور حرکت کرتا ہی وزیر سے پوچھا
 یہ کون شخص ہی اس نے کہا یہ شخص عمرانی بنی اسرائیل کی
 قوم سے شام کا رہنے والا ہی فرمایا اسے کہو کچھ بانیں کرے
 وزیر نے اُس کی طرف اشارہ کیا اس نے بموجب حکم کے خطبہ
 طویل کو حاصل اولاد خلاصہ اُس کا یہ ہی برہا شکر ہی واسطے
 اس خالق کے جس نے تمام اولاد آدم میں بنی اسرائیل کو مرتبہ
 فضیلت کا دیا اور اُن کی نسل سے موسیٰ کلیم اللہ کو مرتبہ نبوت
 کا بخشا حمد و شکر ہی واسطے اُس نے کہا اسے نبی کے تابع کیا
 اور ہمارے واسطے انواع و اقسام کی نعمتیں عطا کیں صاحب
 العزیز نے کہا یہ کیوں نہیں کہتا ہی کہ بخود اے اپنے غضب

سے مسخ کر کے ریچھہ اور بندر بنایا اور بت پرستی کے سبب
 ذلت و خرابی میں ڈالا بعد اسکے پھر بادشاہ نے انسانوں کی
 جماعت کی طرف دیکھا ایک شخص لباس بشبہ پہنے ہوئے
 نظر آیا کہ میں کس بندہ ہوں؟ تھیں انگریزی اُس میں لوہان
 جا کر دھواں کر رہی اور النان سے کچھ با آواز بلند پڑھتا
 ہی وزیر سے پوچھا کہ کون شخص ہی اُس نے کہا یہ شخص
 مہربانی حضرت عیسیٰ کی امت سے ہی فرمایا اُسے کہو کچھ باتیں
 کہے مہربانی نے بموجب حکم کے خطبہ کو خلاصہ اُس کا یہ ہی پڑھا
 شکر ہی واسطے اُس خالق کے جس نے حضرت عیسیٰ کو بطن
 مریم سے بغیر باپ کے پیدا کر کے معجزہ نبوت کا بخشا اور
 اُس کے سبب بنی اسرائیل کو گناہوں سے پاک کیا اور بھوکا اُس کے
 توابع و لواحق سے بنایا ہمارے گرد وہ سے بہت سے عالم و عابد
 پیدا کئے دلون میں ہمارے رحمت و مہربانی اور رغبت عبادت
 عطا کی شکر ہی واسطے اُس کے جس نے ہم کو ایسی نعمتیں بخشیں
 اُس کے سوا اور بھی بہت سی فضیلتیں ہم میں ہیں کہ اُن کا ذکر ابھینے
 نہیں کیا صاحب العزیمت نے کہا سچ ہی یہ بھول گیا کہ ہم نے
 اُس کی عبادت کا حق ادا کیا کافر ہو گئے طالبیب کی پرستش کی

اڈر سور کو قربانی کر اُسکا گوشت کھانے لگے خدا پر مکر و بہتان کیا
 بعد اسکی بادشاہ نے ایک آدمی کو دیکھا دہلا دہلا گندم رنگ نہینہ
 باندھے جادو اور آھے ہوئے کھڑا ہی ہو بھابھہ کو ن شخص ہی
 وزیر نے کہا یہ شخص قریبی کے کار ہنے والا ہی کیا اسے کہو یہ
 بھی کچھ اپنا خال بیان کرے جو جب حکم کے اُس نے کہا شکہ ہی
 واسطے اللہ کے جس نے ہمارے لئے نبی مرسل محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو بھیجا اور اُسکی امت میں داخل کیا قرآن کی
 تلاوت اور نماز پنجگانہ و روزہ رمضان و حج و زکوٰۃ کے واسطے
 فرمایا بہت سی فضیلتیں اور نعمتیں مثل لیلۃ القدر اور نماز
 جماعت اور علوم دین کے ہم کو بخشین اور بہشت میں داخل
 ہو نیکا اہمیت و عہدہ کیا شکہ ہی واسطے اس کے جس نے ہم کو
 ایسی نعمتیں عطا کیں ان کے سوا اور بھی بہت سی فضیلتیں
 ہم میں ہیں جنکا بیان نہایت طول طویل ہی صاحب العزیمت
 نے کیا یہ بھی کہہ کر اہمیتیں پیغمبر کے بعد دین کو چھوڑ دیا
 منافق ہو گئے جب دنیا کے واسطے اماموں کو قتل کیا
 بادشاہ نے پھر انسانوں کی جماعت کی طرف دیکھا ایک
 شخص سفید رنگ اصطرلاب اور رصد کے اسباب

انہہ میں لئے ہوئے نظر آیا پوچھا یہ کون ہی وزیر نے کہا
یہ شخص روحی سرزمین یونان کا رہنے والا ہی بادشاہ
نے کہا اسے کہو یہ بھی اپنا احوال بیان کرے چنانچہ اسنے
بھی ہو جب حکم کیا کہ وہی واسطے اسکے جسمنے ہمارے اکثر
مخلوقات پر فضیلت بخشیں ہمارے ملک میں انواع و اقسام
کے میوے اور معتمنین پیدا کیں اپنے فضل و احسان سے
ہم کو علوم عجیب و صناع غریب بخشے ہر یک شے کی منفعت
پہنچاتا رہتا تھا کہ آسمان کا احوال جانتا ہیست ہندو نجوم
رمل طالع منطق حکمت اسکے سوا اور بہت سے علوم ہمکو
بتائے صاحب العزیمت نے کہا ان علموں پر تم عبث
فخر کرتے ہو اس واسطے کہ بے علوم تمہاری دانا ئی سے نہیں
ایجاد کئے بلکہ بطلمیوس کے زمانے میں علماء ہنسی اسرائیل سے
سبیکہ لئے اور بعض علوم نامہ بطلمیوس کے وقت میں مصر کے
حاکموں سے اخذ کئے ہیں بعد اُسکے اپنے ملک میں رواج دیگر
اب اپنی طرف نسبت کرتے ہو بادشاہ نے حکیم یونانی سے
پوچھا کہ یہ کیا کہتا ہے اُسنے کہا سچ ہی کہنے اگر علوم اگلے
حکیموں سے حاصل کئے ہیں جس طرح اب ہم سے اور لوگ

صیبا سے ہمیں بھی کارخانہ دینا کا یہی کہ ایک سے دو صرے کو قابض
 پہنچنا ہی چنانچہ کائنات میں نے نجوم و رصد کا علم ہند کے کائناتوں
 سے اخذ کیا اس طرح بنی اسرائیل کو سحر و طلسم کا علم سلیمان
 ابن داؤد سے پہنچا بعد اسکے آخر صفین ایک آدمی نے نظر
 آیا بدن قوی بری سی و آرتھی آفتاب کی طرف نہایت
 اعتقاد سے دیکھتا تھا باوجود شاہ نے پوچھا یہ کون ہی وزیر نے
 کہا بہر شخص فراموشی ہی کہا اسے کہو کچھ بہر بھی اپنا حوالہ
 کہے چنانچہ اسنے بھی بموجب حکم کے کہا شکریہ ہی واسطے اللہ کے
 جسنے ہمکو طرح طرح کی نعمتیں اور بزرگیان بخشیں ہمارے
 ملک کو کثرت آبادی میں سب ملکوں سے بہتر کیا اور اپنے
 پیغمبروں کی زبانیں ہماری تعریف کلام ربانی میں داخل کی
 چنانچہ کتنی آئین قرآن کی ہماری بزرگی و فضیلت پر دلالت
 کرتی ہیں عرض شکریہ ہی اُسکا جسنے ہمکو قوت ایمان کی سبب
 انسانوں سے زیادہ بخشی اسواسطے کہ ہم میں سے بعض تو رات
 و انجیل کو پڑھتے ہیں گو کہ اسکے دلباب کو نہیں سمجھتے مگر حضرت
 موسیٰ اور عیسیٰ کی نبوت کو برحق جانتے ہیں اور بعض قرآن
 کو پڑھتے ہیں اگرچہ اُسکے معنی نہیں جانتے لیکن پیغمبرِ آخر الزمان

کے دین کو دل سے قبول کرے ہیں انھیں امام حسین کے غم میں لباس ماتمی پہنا اور مردانوں سے خون کا بدلہ لیا اور اُسکے فضل سے امیدوار ہیں کہ امام آخر الزمان کا ظہور ہمارے ہی ملک میں ہو گا بادشاہ نے حکموں کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ اس آدمی نے جو اپنا فخر و مرتبہ بیان کیا تم اس کا کیا جواب دیتے ہو ایک حکیم نے کہا اگر یہ فاسق و قہر و سنگدل نہوتے اور آفتاب و ماہتاب کی برسنش نہ کرتے تو واقعی بے سبب باتیں موجب فخر کی ہوتیں جب کہ سب افسان اپنا اپنا مرتبہ اور بزرگیان بیان کر چکے جو ہمارے بکار کر کہا صاحبِ اب شام ہوئی رخصت ہو مسیح کو بھر حاضر ہونا *

* بہر فصل شیر کے احوال میں *

پندرہ دن جس وقت تمام حیوان و انسان بادشاہ کے در و دروغت باز ہوا کہ کھڑے ہوئے بادشاہ نے سبکی طرف ہتھوڑہ ہو کر دیکھا کہ درِ سامنے نظر آیا پوچھا تو کون ہی اُس نے عرض کی کہ میں حیوان کا وکیل ہوں بادشاہ نے کہا تمہارا کس نے بھیجا ہی اُس نے کہا مجھ کو درندوں کے بادشاہ شیر ابو الجارٹ نے بھیجا ہی فرمایا وہ کس ملک میں رہتا اور رخصت اُسکی

کون ہی کہا جنگل و بیابان میں رہنا ہی اور نام و خوش و بہالیم
 اسکی رعیت ہمیں بوجھا سکے مددگار کون ہمیں کہا جسے باز ہے
 ہر نگر و شش کو قری بھرتا ہے سب اسکے بار و مددگار ہمیں
 فرمایا اسکی صورت اور سبیرت بیان کر گیدرنے کہا وہ دایاں
 و دایاں میں سب حیوانوں سے برآفت میں زیادہ ہیبت و جلال
 میں سب سے برتر سب سے چرآکر پتلی سر پر اکا کلا بیان مضبوط
 و انت اور جنگل سخت آواز بھاری صورت مہیب کوئی
 انسان و حیوان خوف سے سامنے نہیں آسکتا ہر ایک بات میں
 درست کسی کام میں بار و مددگار کا محتاج نہیں سخی ایسا کہ
 شکار کر کے سب حیوانات کو تقسیم کر دینا ہی اور آپ موافق
 احتیاج کے کھتا ہی جب کہ دور سے روشنی دیکھتا ہی
 نزدیک جا کر کھڑا ہوتا ہی اسوقت فعدہ اسکا فرو ہو جاتا ہی
 کسی عورت اور لڑکے کو نہیں چھوڑتا اگر سے بہت خواہش
 و رغبت رکھتا ہی کسی سے درنا نہیں مگر جوتی سے کہ بہر اسیر
 اور اسکی اولاد پر غالب ہی جس طرح بٹہ ہاتھی اور بیل پر
 اور کھئی آدمیوں پر غالب ہی بادشاہ نے کہا وہ اپنی رعیت
 سے کیا ملو کہ کرنا ہی عرض کی کہ وہ رعیت سے بہت ملو کہ و

براعت کرنا ہی بعد اسکے میں احوال اسکا مفصل بیان کروں گا *

* فصل ثعبان و تین کے بیان *

بعد اسکے بادشاہ نے داہنے بائیں جو خیال کیا اچانک ایک آواز
 کان میں پہنچی دیکھا تو ماخ اپنے دونوں بازوؤں کو حرکت دیتا اور
 نیت آواز بار یک سے نغمہ مرائی کرنا ہی پوچھا تو کون ہی
 اُس نے کہا میں نام کبرے مکروں کا ذکیل ہوں مجھ کو اُنکے بادشاہ
 نے بھیجا ہی پوچھا وہ کون ہی اور کہاں رہتا ہی عرض کی کہ نام
 اسکا ثعبان ہی بلند تیلوں اور پھاروں پر کرہ زہریر کے مقابل
 رہتا ہی جہاں ابرو باران اور رویدگی کچھ نہیں حیران وہ
 شدت مرما سے ہلاک ہو جاتے ہیں بادشاہ نے پوچھا اسکی
 فوج و رعیت کون ہی اس نے کہا کہ تمام سانپ سمجھو وغیرہ
 اسکی فوج و رعیت ہیں اور روئے زمین پر ہر ایک مکان
 میں رہتے ہیں پوچھا وہ اپنی فوج سے جدا ہو کر اتنی بلندی پر کیوں
 جا کر رہا ہی کہا اسوا سطلے کہ اسکے صہنہ میں زہر ہوتا ہی اسکی
 گرجی سے نام بدن جلتا ہی وہاں کرہ زہریر کی مردی سے
 خوش رہتا ہی بادشاہ نے کہا اسکی صورت و سیرت بیان کرو
 کما صورت و سیرت اسکی بعینہ مثل تین کے ہی فرمایا تین کے

و مع کسکو معام ہین جو بیان کر جے بلخ نے کما در بانی جانورون کا
 وکیل میند کہ مہا مہنے حضور ہین حاضر ہی اتسے بو چھئے بادشاہ نے
 اسکی طرف دیکھا یہ دریا کے کنارے ایک تیلے پر کھڑا ہوا نسیم
 و نہیل مین مشغول تھا بو چھانو کون ہی اسنے کما مین دریائی
 جانورون کے بادشاہ کا وکیل ہون فرمایا اسکا نام و نشان بیان
 کر کما نام اسکا مین ہی دریا سے شور مین رہنا ہی نام دریائی
 جانور کچھوے مچھلی میند کہ نسلگ اسکی رعیت ہین بادشاہ
 نے کما اسکی شکل و صورت بیان کر اسنے کما وہ دبل و دل
 مین سب دریائی جانورون سے بر ا صورت عجیب شکیل مہیب
 قد لبنا نام دریا کے جانور اتسے خوف کرتے ہین مربر آ آکھ مین
 روشن ٹنہ جو رادانت بہت جتنے دریائی جانور پانا ہی
 ہمیشہ مار ٹگل جاتا ہی جب کہ بہت کھانے سے بد ہضمی ہوتی ہی
 اُسوقت کمان کی طرح خم ہو کر سراسر اوردم کے زور پر کھڑا ہونا
 اوردیم کے دھڑ کو بانی سے نکال کر ہوا مین بلند کرتا ہی آفتاب
 کی حرارت سے اسکے پیت کا کھانا ہضم ہو جاتا ہی اوردیم شتر
 اس حالت مین یہو مس بھی ہو جاتا ہی اُسوقت بادل جو دریا
 سے اُتھتے ہین اسکو لیکر خشکی مین ڈال دینے ہین پھر وہ مر جاتا

اور درودن کی غذا ہونا ہی اور بسھی بادلوں کے سانچہ ہند
 ہو کر باجوج و ما جوج کی حد میں جا کر تاہی اور چند روز کی کھانے
 میں آتاہی غرض جتنے دریائی جانور ہیں اسی سے ڈرنے اور بھاگنے
 ہیں ہر کسی سے نہیں ڈرتا مگر ایک جانور چھوٹا بے کے
 برابر ہی اسے نہایت خوف کر تاہی اس واسطے کہ وہ صورت
 اسکو کاٹتاہی زہر اُسکا نام بدن میں اُسکے اندر کر جاتا آخر
 یہ مر جاتاہی اور تمام دریائی جانور جمع ہو کر ایک مدت تک
 اسکا گوشت کھاتے ہیں بطرح اور پھوٹے جانور و بکو
 یہ کھاتاہی اُس بطرح وے سب ملکر اسکو کھانے میں بھی
 حال شکاری جانور دن اور طایرون کاہی کنجشک وغیرہ
 بشون اور چونٹیوں کو کھاتے ہیں اور اُنکو باٹھے و شاہیں
 شکار کرتے ہیں پھر باز و عقاب اور گدھہ باشہ و شاہیں
 کو شکار کر کے کھا جاتے ہیں آخر کو جب وے مرنے میں تمام
 کبرے مکورے پھوٹے جانور اُنکو کھاتے ہیں ہی حال انسانوں کا
 ہی کہ وے سب ہرن بارہے بکری بھیر اور طایرون کے
 گوشت کو کھاتے ہیں جب کہ مر جاتے ہیں قبر میں پھوٹے
 پھوٹے کبرے انکے جسم کو کھاتے ہیں تمام جہان کا ہی حال ہی

کبھی برے حیوان پھوٹے حیوان کو کھانے میں اور کبھی چھوٹے
 حیوان برے حیوانوں پر دانت مارنے میں اس پر اس لیے
 مکہیوں نے کہا ہی کہ ایک کے مرنے سے دوسرے کی ہنری
 ہو جاتی ہی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمانا ہی وَتِلْكَ الْآيَاتُ نُدَّاءِ لَهَا
 بَيْنَ النَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالَمُونَ یعنی نوبت نوبت پھرنے
 میں ہم زماں کو آدھوں میں اور سوائے عالموں کے کوئی اس بات
 کو نہیں جانتا ہی بعد اسکے کہ انہیں نے سنا ہی کہ سب آدمی گمان
 کرتے ہیں کہ ہم مالک اور تمام حیوان ہمارے غلام ہیں مگر
 جو حیوانوں کا احوال بیان کیا اسے کیوں نہیں دریافت کرتے
 کہ سب حیوانات مساوی ہیں کچھ فرق نہیں کبھی تو کھانے
 میں اور کبھی آپ دوسروں کی غذا ہو جاتے ہیں معلوم
 نہیں کہ حیوانوں پر کس چیز سے فخر کرنے میں حالانکہ جو حال
 ہمارا ہی وہی حال اُنکا ہی کیونکہ بنکی اور بدی بعد مرینکے
 ظاہر ہوتی ہی سستی میں سب مل جادینگے آخر خدا کی طرف رجوع
 کرینگے بعد اسکے بادشاہ سے کہا کہ انسان جو یہ دعویٰ کرتے
 ہیں کہ ہم مالک اور سب حیوان غلام ہیں اس کو دہشتانہ
 سے اٹکے سخت تعجب ہی نہایت جاہل ہیں کہ اسی بات

خلاف قیاس کہتے ہیں میں جہاں ہوں کہ وہ کہو مگر بہرہ بخوبی
 کوئے ہیں کہ سب درندہ جو نہ شکاری جانور ارڈہ ہننگ
 صانپ بچھو انکے غلام ہیں بہرہ نہیں جانتے کہ اگر درندہ جنگل سے
 اور شکاری جانور بہار و نئے اور ہننگ دریائے
 نکل کر ان پر حملہ کریں کوئی انسان باقی نہ رہے اور انکے ملک
 میں آکر سبکو تباہ کر دیں ایک آدمی جیتا۔ بیچے غنیمت
 نہیں جانتے اور اسکا شکر نہیں کرتے ہیں کہ خدا نے انکے ملک
 سے ان سب حیوانوں کو دور رکھا ہی مگر یہ بیچارے
 حیوان جو انکے یہاں گرفتار ہیں رات دن انکو عذاب میں
 رکھتے ہیں اسی سبب غدریں آگئے ہیں کہ بغیر دلیل و حجت
 کے افساد عوی بے معنی کرتے ہیں بعد اسکے بادشاہ نے سامنے
 دیکھا طوا ایک درخت کی شاخ پر بیٹھا ہوا ابراہیم کی
 باتیں سننا تھا پوچھا تو کون ہی اُس نے کہا میں شکاری
 جانور و ن کا دیکھوں ہوں مجھکو انکے بادشاہ عنقا نے بھیجا ہی
 بادشاہ نے کہا وہ کہاں رہتا ہی اُس نے عرض کی دریائے شور کے
 جزیر و ن میں بلند بہار و ن پر رہتا ہی وہاں کسی بشر کا
 گندہ نہیں ہوتا اور کوئی جہاز بھی وہاں تک نہیں جاسکتا

فرمایا اُس جزیرے کا احوال بیان کر اُس نے کہا زمین و آسمان کی
 بہت اچھی ہی آہ و ہوا معتدل چشمے خوشگوار انواع
 و اقسام کے درخت میویدار حیوانات طرح طرح کے
 بیشمار بادشاہ نے کہا عقبا کی مشکل و صورت بیان کر کہا
 وہ دلیل و دل میں سب ظاہر و نہر سے براہی اُرنے میں قوی
 پنجے اور منقار سخت بازو نہایت چوڑے چکلے چوہے اُنکو
 ہوا میں حرکت دینا ہی جہاز کے سے بادبان معلوم ہونے میں
 دم لہنی اُرنے کے وقت حرکت کے زور سے بہا رہا جاتا ہی
 ہاتھی گندے و غیرہ برے برے جانور و نکور زمین سے
 اٹھا لیجا تا ہی بادشاہ نے کہا خصالت اُسکی بیان کر کہا خصالت
 اُسکی بہت اچھی ہی اور کسی وقت میں بیان کر دنگا بعد
 اُسکے بادشاہ نے انسانوں کی جماعت کی طرف دیکھا ہے
 ستر آدمی انواع و اقسام کی شکلین طرح طرح کے لباس پہنے
 ہوئے کھڑے تھے اُسے کہا حیوانوں نے جو کچھ بیان کیا اُسکے
 جواب میں تامل و فکر کر و پھر پوچھا کہ شہنشاہ آباد شاد کون
 ہی اُنھوں نے جواب دیا ہمارے بادشاہ بہت سے ہیں اور
 ہر ایک اپنے ملک میں فوج و رعیت لئے ہوئے رہتا ہی

بادشاہ نے پوچھا اسکا کیا سبب کہ حیوانوں میں باد جو د کثرت کے ایک بادشاہ ہوتا ہی اور تم میں باد صفت قلت کے بہت سے بادشاہ ہیں انسانوں کی جماعت سے عراقی نے جواب دیا کہ آدمی بہت سی احتیاج رکھتے ہیں حالات آنکی مختلف ہیں اس واسطے بہت بادشاہ انکے لئے چاہئے حیوانوں کا یہ طور اسلوب نہیں ہی اور ان میں بادشاہ وہی ہوتا ہی کہ دلیل و دل میں برآ ہوا انسانوں میں بیشتر بالکس اسکے ہی کیونکہ اکثر انسان میں بادشاہ دہلے بنے منجھی ہونے ہیں اس واسطے کہ بادشاہوں سے غرض یہی ہی کہ عادل و منصف اور رعیت پر درہو دین ہر ایک کے حال پر شفقت و مہربانی کریں اور انسانوں میں بادشاہی نوکروں کے فرقے بھی بہت ہونے ہیں بعضے تو سب ہی ہتھیار بند ہیں کہ جو دشمن بادشاہ کا ہوتا ہی اسکو دفع کرنے میں چور و قابز اچکے جیب کترے انکے سبب شہروں میں فتنہ و فساد نہیں کرنے پانے اور بعضے وزیر دیوان و منشی ہونے میں جنکے سبب ملک میں بندوبست رہتا اور فوج کے واسطے خزانہ جمع ہوتا ہی بعضے دے ہیں کہ زراعت و کشکاری سے غلہ پیدا کرتے ہیں بعضے قاضی اور

مفتی ہیں کہ خالق میں شریعت کے احکام جاری کرے ہیں۔
 اس واسطے کہ بادشاہ کو دین و شریعت بھی ضرور ہی کر عبت
 گمراہ نہو دے اور کتنے سوداگر اور اہل حرفہ ہیں کہ ہر ایک دہار
 میں خرید و فروخت کا معاملہ کرتے ہیں اور بعض فقط خدمت کے
 لئے مخصوص ہیں جس طرح غلام و خدمت نگار ہوتے ہیں اس طرح
 اور بھی بہت سے فرقے ہیں کہ دے بادشاہوں کے واسطے نہایت
 ضرور ہیں کہ بغیر ان کے کاروبار موقوف ہو جانا ہی اس واسطے
 انسانوں کو بہت سے مردار چاہیں کہ ہر ایک شہر میں اپنے
 اپنے گروہ کے انتظام و بندوبست میں مصروف رہیں کسی طرح کا
 خلل نہو نے پادے اور یہ نہیں ہو سکتا ہی کہ ایک بادشاہ
 تمام انسانوں کا بندوبست کرے اس واسطے کہ تمام ہفت اقلیم
 میں بہت سے ملک واقع ہیں ہر ایک ملک میں ہزاروں شہر
 آباد ہیں جن میں لاکھوں خلقت رہتی ہی ہر ایک کی زبان
 مختلف مذہب جدا شک نہیں کہ ہر ایک آدمی سب ملکوں کا
 بندوبست کر سکے اس واسطے اور تعالیٰ نے ان کے لئے بہت سے
 بادشاہ مقرر کئے ہیں اور بے سب ملاطین روئے زمین پر خدا
 کے نایب کہلانے ہیں کہ خدا نے ان کو ملک کا مالک اور اپنے

بدون کا نردار کیا ہی کہ ملک کی آبادی میں مشغول رہیں
 اور اسکے بدون کی قرار واقعی محافظت کریں۔ ہر ایک کے حال
 پر شفقت و مہربانی رکھیں۔ خلق میں احکام عدالت کے جاری
 کریں جس چیز کو خدا نے منع کیا ہی اُسے خالق کو باز رکھیں
 اور حقیقت میں سب کا نگہبان وہی ہی کہ ہر ایک کو پیدا کرتا
 اور رزق دیتا ہی *

* فصل مکھیوں کے مردار کے احوال میں *

انسان جس وقت اپنے کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے
 حیوانوں کی طرف خیال کیا ناگاہ ایک مہین آواز کان میں پہنچی
 دکھا تو مکھیوں کا مردار۔ عجب سامنے آتا ہی اور خدا کی
 تسبیح و تہلیل میں نغمہ مرائی کرتا ہی پوچھا تو کون ہی اُس نے کہا
 میں حشرات الارض کا بادشاہ ہوں فرمایا تو آپ کیوں آیا
 جس طرح اور حیوانوں نے اپنے قاصد اور وکیل بھیجے تو نے
 اپنے رعیت اور فوج سے کسی کو کیوں نہ بھیجا اس نے کہا میں
 نے اُنکے حال پر شفقت اور مہربانی کی تاکہ یہ کچھ تکلیف نہ پہنچے
 بادشاہ نے کہا یہ وصف اور کسی حیوان میں نہیں ہی تجھے میں
 کیونکر ہوا کہما مجھ کو اسے تعالیٰ نے اپنی عنایت و مرحمت سے

بہرہ و معطیٰ عطا کیا اسکے سوا اور بھی بہت سی بزرگیاں اور
 خوبیاں بخشی ہیں بادشاہ نے کہا کچھ بزرگیاں اپنی بیان کر کہ ہم بھی
 معلوم کریں اسنے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اور میرے جد و آبا
 کو بہت سی نعمتیں بخشی ہیں۔ کسی حیوان کو اُس میں شریک
 نہیں کیا چنانچہ ملک و نبوت کا مرتبہ ہکو بخشا اور ہمارے جد و آبا
 کو نسل در نسل اسکا ورثہ پہنچایا ہے دو نعمتیں اور کسی
 حیوان کو نہیں دیں اسکے سوا اللہ تعالیٰ نے ہکو علم ہند سم
 اور بہت سی صنعتیں سکھائیں کہ اپنے مکانون کو نہایت
 خوبی سے بناتے ہیں تمام جہان کے بھل اور پھول ہم پر حلال کئے
 کہ بے خاش کھاتے ہیں ہمارے لعاب سے شہد پیدا کیا کہ
 جیسے تمام انسانوں کو شفا حاصل ہوتی ہی اس مرتبہ پر ہمارے
 آیات قرآنی ناظرین ہیں اور ہماری صورت و سیرت اللہ تعالیٰ
 کی صنعت و قدرت پر خاقون کے واسطے دلیل ہی کیونکہ
 خلقت ہماری نہایت لطیف اور صورت نہایت عجیب ہی
 اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم میں تین خور رکھے
 ہیں بیج کے جوہ کو مربع کیا نیچے کے دھڑ کو لہبا سر کو مدور بنایا
 چار ہتھ پاؤں مانند اضلاع شکل سدس کے نہایت خوبی

سے مناسب مقدار کے بنائے جنکے سبب نشست و برخاست کرنے میں اور لگھڑاپنے اس خوش اسلوبی سے بنائے ہیں کہ ہوا ان میں ہرگز نہیں جا سکتی کہ جسکے باعث ہکوبہا ہمارے بچوں کو تکلیف پہنچے ؛ تاہم قانون کی قوت سے درخت کے پھل پتے پھول جو کچھ پائے ہیں اپنے مکانون میں جمع کر رکھتے ہیں و دونوں شانوں پر بازو بنائے جنکے باعث اُرتے ہیں اور ہمارے دنگ میں کچھ نہ رہ بھی پیدا کیا ہی کہ اسکے سبب دشمنوں کے شر سے محفوظ رہتے ہیں اور گردن پتلی بنائی کہ دائیں بائیں مڑ کر بخوبی بھرتے ہیں اور اسکے دونوں طرف دو آنکھیں روشن عطا کی کہ اُنکی روشنی سے ہر ایک چیز کو دیکھتے ہیں اور منہ بھی بنایا ہی کہ جسے کھانسی لذت جانتے ہیں دو ہونٹ بھی دیئے جنکے سبب کھانسی چیزیں جمع کرتے ہیں اور ہمارے پیدت میں قوت ؛ ضرر ایسی بخشی ہی کہ وہ رطوبات کو شہد کر دیتی ہی اور یہی شہد واسطے ہمارے اور اولاد کے غذا ہی جس طرح چار پاؤں کی ہستان میں قوت دی ہی کہ اسکے سبب خون مستحیل ہو کر دودھ ہو جانا ہی غرض کہ یہ نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے عطا کی ہیں اسکا شکر کمان تک

گر بن اعبوا اسطے میں نے رعیت کے حال پر شفقت و
 مہربانی کر کے اپنے اوپر تکلیف روا رکھی ان میں سے کسی کو
 نہ بھیجا * جس وقت یعسوب اپنے کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے
 کہا آفرین صد آفرین تو نہایت فصیح و بلیغ ہی سچ ہی کہ
 تیرے سوا یہ نعمتیں اللہ تعالیٰ نے کسی حیوان کو نہیں
 بخشیں بعد اسکے پوچھا تیری رعیت اور سپاہ کمان ہی
 اُس نے کہا تیلے بہار و رخت پر جہان سبھینسا پاتے رہتے
 ہیں اور بعض آدمیوں کے ملک میں جا کر اُنکے گھروں میں
 سکونت اختیار کرتے ہیں بادشاہ نے پوچھا اُنکے ہاتھ سے
 کیونکر سلامت رہتے ہیں کہا بیشتر اُسے چھپ کر اپنے تئیں
 بچاتے ہیں مگر کبھی جو وے قابو پاتے ہیں تکلیف دینے ہیں
 بلکہ اکثر چھتوں کو توڑ کر بجون کو مار دالتے ہیں اور شہد
 نکال کر آپس میں کھا لیتے ہیں بادشاہ نے پوچھا پھر تم اس
 ظلم پر اُنکے کیونکر صبر کرتے ہو اُس نے کہا ہم یہ ظلم سب اپنے
 اوپر گوارا کرتے ہیں اور کبھی عاجز ہو کر اُنکے ملک سے نکل
 جاتے ہیں اُس وقت وے صلح کے واسطے بہت جلد پیش
 کرتے ہیں طرح طرح کی سوغات عطر و خوشبو وغیرہ بھیجتے

ہمیں طبل اور دف بجانے ہمیں غرض کہ انواع و اقسام کے
تحتے تحائف دیکر ہمارے مزارع میں شہر و
فساد نہیں ہی ہم بھی اُسے صلح کر لیتے ہیں اگلے بہان بھر چلے
آتے ہیں نس پر بھی ہمسے راضی نہیں ہیں بغیر دلیل و
صحیح کے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مالک ہے غلام ہمیں *

* یہ فصل جنوکی اپنے بادشاہوں *

* اور مردار و نکلی اطاعت کے بیان میں *

بعد اسکے یعسوب نے بادشاہ سے پوچھا کہ جن اپنے بادشاہ
ورئیس کی اطاعت کس طرح کرتے ہیں اس احوال کو
بیان کیجئے بادشاہ نے کہا بے سب اپنے مردار کی اطاعت
و فرمان برداری بخوبی کرتے ہیں اور بادشاہ جو حکم کرتا ہے
اُسکو بجالاتے ہیں یعسوب نے کہا اُسکو مفصل بیان کیجئے
بادشاہ نے کہا جنوں کی قوم میں نیک و بد اور مسلمان و کافر
ہوئے ہیں جس طرح انسانوں میں ہیں جو کہ نیک ہیں و
اپنے رئیس کی اطاعت و فرمان برداری اس قدر کرتے
ہیں کہ آدمیوں سے بھی نہیں ہو سکتی اس واسطے کہ اطاعت و
فرمان برداری جنات کی مثل سیاروں کے ہی کیونکہ آفتاب

اُن میں بمنزل بادشاہ کے ہی اور سب ستارے بجا رہے۔
 فوج و رعیت کے ہمیں چنانچہ مریخ سپہ سالار شتری قاضی
 زحل خزانچی عطار و وزیر زہرہ حرم ماہتاب ولی عہد ہی
 اور ستارے گویا فوج و رعیت ہمیں اس واسطے کہ سب
 آفتاب کے تابع ہمیں اُسی کی حرکت سے حرکت کرنے ہیں
 وہ جو تھہر رہتا ہی سب متوقف ہو جاتے ہیں اپنے معمول
 و حد سے تجاوز نہیں کرتے۔ یعسوب نے پوچھا کہ ستاروں نے
 یہ خوبی اطاعت و انتظام کی کمان سے حاصل کی بادشاہ نے
 کہا یہ فیض اُنکو فرشتوں سے حاصل ہی کہ وہ سب اللہ تعالیٰ
 کی فوج ہیں اور اُسی کی اطاعت کرتے ہیں۔ یعسوب نے کہا
 فرشتوں کی اطاعت کس طور پر ہی کہا جس طرح جو اس خمسہ
 نفس ناطقہ کی اطاعت کرتے ہیں تہذیب و تادیب کے
 محتاج نہیں۔ یعسوب نے کہا اسکو مفصل فرمائے بادشاہ نے کہا
 کہ جو اس خمسہ نفس ناطقہ کے واسطے محسوسات کی دریافت
 معلوم کرنے میں محتاج امر و نہی کے نہیں ہیں جس شی کے
 دریافت کر نیکی لئے وہ متوجہ ہونا ہی و بے تامل و بلا تاخیر
 اسکو دو مہری شی سے ممتاز کر کے نفس ناطقہ کو پہنچا دینے

ہمیں اس طرح فرسے حد کی اطاعت اور فرمان برداری
 میں مصروف رہتے ہیں جو حکم ہوتا ہی اسکو فی الفور
 بجالاتے ہیں اور جنوں میں جو کہ بذات اور کافر ہیں ہر چند کہ
 قرار واقعی بادشاہ کی اطاعت نہیں کرتے مگر وہ بھی بذات
 انسانوں سے بہتر ہیں اس واسطے کہ بعض جنوں نے باوجود کفر
 اور گمراہی کے سایمان کی اطاعت میں قصور نہ کیا ہر چند کہ
 انہوں نے عمل کے زور سے بہت رنج و مصیبتیں پہنچائیں پر
 بے انکی فرمان برداری میں ثابت قدم رہے اور جو کبھی کوئی
 آدمی کسی دیرانے یا جنگل میں جن کے خوف سے کچھ دعا اور
 کلام پڑھتا ہی جب تک اس مکان میں رہتا ہی کی طرح حکا
 ر رنج اسکو نہیں دیتے اگر بحسب اتفاق کوئی جن کسی عورت یا
 مرد پر مسلط ہوا اور کسی عامل نے وہاں پر اُسکی رہائی کے
 واسطے جنوں کے رئیس کی حضرات اور دعوت کی
 فی الفور بھاگ جاتے ہیں اسکیے سوا انکی حسن اطاعت پر یہ
 دلیل ہی کہ ایک بار یہ ستمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم
 کسی مکان میں قرآن پڑھتے تھے وہاں جنوں کا گزر ہوا سستے ہی
 سب کے سب مسلمان ہوئے اور اپنی قوم میں جا کر کتوں کو

اسلام کی دعوت کمر کے نعمت ایمان سے بہرہ اندوز کیا جانچا
چند آیات قرآنی اس مقدمے پر ناظرین ہمیں انسان اگلے بالکے
ہمیں طبیعتوں میں انکی شرک و نفاق بھرا ہی مرا سر متکبر و
مغرور ہوتے ہیں بیشتر اخذ منفعت کے واسطے طریق
ہدایت سے منحرف ہو کر مشرک و مرتد ہو جاتے ہیں
ہمیشہ روے زمین پر قتال و جدال میں مصروف رہتے ہیں
بلکہ اپنے پیغمبروں کی بھی اطاعت نہیں کرتے باوجود معجزے
اور کرامت کے صاف منکر ہو جاتے ہیں اگر کبھی ظاہر میں
اطاعت کرتے ہیں پر دل ان کا شرک و نفاق سے خالی نہیں ہی
از بسکہ جاہل اور گمراہ ہیں کسی بات کو نہیں سمجھتے جس پر
بہر دعویٰ ہی کہ ہم مالک اور سب ہمارے غلام ہیں انسانوں
نے جو دیکھا کہ بادشاہ کھبیون کے رئیس سے ہم کلام ہو رہا
ہی کہنے لگے نہایت تعجب ہی کہ بادشاہ کے نزدیک حشرات
الارض کے رئیس کا بہرہ ہی کہ کسی حیوان کا نہیں جنوں کی
قوم سے ایک حکیم نے کہا اس بات کا تم تعجب نہ کرو
اس واسطے کہ بعض بکھبیون کا سردار اگرچہ جسم چھوٹا
اور مسخنی ہی لیکن نہایت عاقل و دانہ اور تمام حشرات

۱۔ الارض کا ریش و خبط ہی جتنے حیوان ہیں سب کو ریاست و مملکت کے احکام تعلیم کرنا ہی اور بادشاہوں کا بھی معمول ہی کہ اپنے ہم جنسوں سے جو کہ مملکت و ریاست میں شریک ہیں ہم کلام ہوتے ہیں اگرچہ وہ بے شکل و صورت میں مخالف ہو دین یہ خیال اپنے دل میں نہ لاؤ کہ بادشاہ کسی غرض و مطلب کے واسطے انکی طرف داری و رعایت کرتا ہی القصہ بادشاہ نے انسانوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ حیوانوں نے تمھارے ظلم کا جو کچھ شکوہ بیان کیا سب تم نے سنا اور تم نے جو دعویٰ کیا اسکا بھی جواب انھوں نے دیا اب جو کچھ تم کو کہنا باقی ہو اسکو بیان کرو آدمیوں کے دکیل نے کہا کہ ہم میں بہت خویان اور بزرگیان ہیں کہ وہ ہمارے صدق دعوے پر دلالت کرتی ہیں بادشاہ نے کہا انھیں بیان کرو ورنہ تم نے کہا کہ ہم بہت سے عاوم اور صنعتیں جانتے ہیں دانائی اور تدبیر میں سب حیوانوں سے غالب ہیں دنیا اور آخرت کے امور بخوبی سمجھنا جانتے ہیں اسے یہ معلوم ہوا کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہیں بادشاہ نے حیوانوں سے کہا اسنے جوابی فضیلتیں بیان کیں تم اسکا جواب کیا دیتے ہو حیوانوں کا جماعت نے یہ بات سنکر ہر جھکا لیا

کسی نے کچھ جواب نہ دیا مگر بعد ایک گھنٹہ ہی کے مکھیوں کے دیکھنے
نے کما کر بہر آدمی گمان کرنا ہی کہ ہم بہت علوم اور تدبیر بن جانتے
ہیں جس کے سبب ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہیں اگر آدمی
فکر و نام کرے تو معلوم ہو کہ ہم اپنے امور میں کس طور پر انتظام
دہندہ و بست کرتے ہیں دانائی و فکر میں اسے غالب ہیں عالم
ہند میں بہر مہارت رکھتے ہیں کہ بغیر مسطر اور برکار کے
انواع واقسام کے دایرے اور شکلین مثلث اور مربع کھینچتے
ہیں اپنے گھر و زمین طرح طرح کے زاویے بناتے ہیں ماسطنت
و ریاست کے قاعدے آدمیوں نے بھی اہم سے سیکھے اس واسطے
کہ ہم اپنے یہاں دربان اور جو کیدار متعین کرتے ہیں کہ ہمارے
بادشاہ کے سامنے بغیر حکم کے کوئی آنے نہیں باتاد رختوں کے
پتوں سے شہد نکال کر جمع کرتے ہیں اور فراغت سے اپنے
مردن میں بیتھ کر بال بچوں کے ساتھ کھاتے ہیں جو کچھ ہمارا
چھوٹا تھا چ رہتا ہی ہے سب آدمی اسکو نکال کر اپنے نصرت
میں لاتے ہیں یہ ہنر ہکو کسی نے تعلیم نہیں کئے مگر اللہ تعالیٰ کی
طرف سے السلام ہوتا ہی کہ بغیر مدد اور اعانت اور سنا دے
ہم اتنے ہنر جانتے ہیں اگر انسان کو یہ گھمنہ ہی کہ ہم مالک

اور حیوان ہمارے غلام ہیں تو ہمارا جھوٹھا کبوتر کھاتے ہیں
 بادشاہوں کا یہ طریق نہیں ہی کہ غلاموں کا جھوٹھا کھاؤں اور بے
 اکثر امور میں ہمارے محتاج رہتے ہیں ہم کسی امر میں اسے احتیاج
 نہیں رکھتے پس یہ دعویٰ بے دلیل انکو نہیں پہنچنا ہی اگر
 حیوانی کے احوال پر یہ آدمی نگاہ کرے کہ باجوہ چھوٹے جسم کے
 کیونکر زمین کے نیچے طرح طرح کے مکان پیدا بناتی ہی کیسی ہی
 سیلابی ہونانی اُن میں ہرگز نہیں جانا اور کھانے کے لئے غلہ جمع
 کر رکھتی ہی اگر کبھی اُس میں سے کچھ بھیگ جاتا ہی نکال کر
 دھوپ میں سکھاتی ہی جن دانوں میں احتمال جمع کا ہوتا ہی
 انکے پتھلے دور کر کے دو ٹکڑے کر دالتی ہی گرمیوں میں
 بہت چوتیان قافلے کے قافلے جمع ہو کر قوت کے واسطے ہر ایک
 طرف جاتی ہیں اگر کسی حیوان کو کہیں کچھ نظر آیا اور
 گرانی کے سبب اُتھ نہ سکا تھوڑا اس میں
 سے لیکر اپنے مجمع میں آکر خبر کرتی ہی ان میں جو آگے بڑھتی ہی
 وہ اُس چیز سے کچھ تھوڑا پہچان کے واسطے لیکر واپس جا
 پہنچتی ہی پھر سب جمع ہو کر کس محنت و مشقت سے
 اُسکو اُتھلاتی ہیں اگر کسی حیوان نے محنت میں سستی کی

اسکو مار کر نکال دی ہیں بس اگرچہ آدمی تامل کرے تو معلوم ہو کہ چوہنٹیاں کیسا ظلم و شہور رکھتی ہیں اسبطرح تہی جبکہ فصل ربیع میں کھاپی کر مورتی ہوتی ہی کسی نرم زمین میں جا کر گرہا کھو دکر اندہی ہی اڑا اسکو مٹی سے چھپا کر آپ اڑ جاتی ہی جب اسکی موت کا وقت آتا ہی ٹایر کھا جانے میں یا گرمی سردی کی کڑے آپ ہلاک ہو جاتی ہی دوسرے برس پھر فصل ربیع میں جن دنوں ہوا معتدل ہوتی ہی اس اندے سے ایک چھوٹا بچہ کیرے کی مانند پیدا ہو کر زمین پر چلنا اڑرکھا جس جرتا ہی جو وقت براسکے نکلتے ہیں اڑرکھا پی کر موتا ہوتا ہی بہر بھی بدستور مطابق اندہی کر زمین میں چھپا دیتا ہی غرض اسبطور سال بسال جمع پیدا ہوئے ہیں اسبطرح ریشم کے کیرے کی شستر بہاروں کے درختوں پر خصوصاً موت کے درخت پر رہتے ہیں ایام بہار میں جبکہ خوب مورتے ہوتے ہیں اپنے لعاب کو درخت پر تن کر بارام نام اُس میں سونے ہیں جو وقت جاگتے ہیں اسی جال میں اندے دیکر آپ نکل جاتے ہیں انکو تو ٹایر کھا لیتے ہیں یا آپ خود بخود گرمی یا سردی سے مر جاتے ہیں اڑ اندے سال بہر بحفاظت اس میں رہتے ہیں

دو مہرے سال ان مین سے بچے پیدا ہو کر درخت پر چلنے بھرے
 ہیں جب بہہ نائڑے تو انا ہونے ہیں اسبطور پر اندے دیگر
 بچے پیدا کرنے ہیں اور بھرین بھی دیواروں اور درختوں پر
 چھنے بنا کر ان مین اندے بچے دیتی ہیں مگر بے کھانیکے واسطے
 کچھ جمع نہیں کرتی ہیں روز روز اپنا قوت دھونڈتے ہیں اور
 جاتے کے دنوں مین غاروں یا گرہوں میں چھپ کر مرنے جاتی
 ہیں پوست اُن کا تمام جاتے بھر دیاں پر آ رہتا ہی ہرگز
 مرنے لگتا نہیں بھر فصل ربیع مین خدا کی قدرت سے اُن مین
 روح آ جاتی ہی بدستور اپنے اپنے گھر بنا کر اندے بچے پیدا
 کرتی ہیں غرض اسبطرح تمام حشرات الارض اپنے بچوں کو
 پیدا کر کے پرورش کرتے ہیں فقط شہقت و مہربانی سے یہ
 نہیں کہ اُن سے کچھ خدمت کی توقع رکھتے ہیں بخلاف آدمیوں کے
 کو دے اپنی اولاد سے نیکی اور احسان کے امیدوار رہتے ہیں
 سخاوت اور جو کہ شبوہ بزرگوں کا ہی ہرگز ان مین نہیں
 بھر کس چیز سے ابھر فخر کرتے ہیں اور کبھی مجھ و دانش
 وغیرہ کا اندے دینے اور اپنے بچوں کی پرورش کرنے اور گھبرا
 بناتے ہیں صرف اپنے قابدے کے واسطے نہیں بلکہ اس لئے

کہ بعد اُنکے مرینکے اوڑھ کرے آکر آرام بنا دین کہو نکران میں سے
 ہر ایک کو اپنی موت کا یقین کامل حاصل ہی جبکہ موت کے
 دن پورے ہونے میں رضامندی اور خوشی سے خود فنا ہو جاتے
 ہیں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے بھر دہمے حال پیدا کرتا
 ہی غرض کہ بے کسی حال میں اُسکا انکار نہیں کرتے جس طرح
 بعض آدمی بعث و قیامت سے منکر ہیں اگر آدمی ان حیوانوں کا
 احوال معلوم کریں کہ بے اپنی معاش اور معاد میں ان سے زیادہ
 تدبیر میں جانتے ہیں بہر فخر نکران کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے

* فصل *

غلام ہیں *

جسگہرئی مکھیوں کا دکیل اس کلام سے فارغ ہوا جنوں کے بادشاہ
 نے نہایت خوش ہو کر اسکی تعریف کی اور انعاموں کی جماعت کی
 طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اسنے جو کما سب سنا تنے اب شہارے
 نزدیک کوئی جواب باقی ہی انہیں سے ایک شخص اعرابی نے
 کہا کہ ہم میں بہت سی فضیلتیں اور نیک فضیلتیں ہیں جن سے
 دعویٰ ہمارا ثابت ہو تا ہی بادشاہ نے کہا اُنہیں بیان کرو
 کہنا کہ زندگی ہماری بہت عیش سے گذرتی ہی انواع و اقسام
 کی نعمتیں کھانے پینے کی بہت بہت ہیں حیوانوں کو دے نظر بھی

ہیں آئیں میوون کاغز! اور گودا ہمارے کھانے میں آنا ہی
 بہت اؤر گتھلی بے کھانے ہیں اسکے سوا طرح طرح کے
 کھانے شیر مال باقر خانی گاؤ دیدہ گاؤ زبان کلیچے مستنجن زیر بریانی
 مزعفر شیر برنج کباب قورما بورانی فرنی دودھ دہی گھی قسم
 قسم کی مٹھائی حلو اسوہن جلیبی لہو پیرے برقی امرتی لوزیات
 وغیرہ کھاتے ہیں تفریح طبع کے واسطے ناچ رنگت ہنسی جمل
 قصے کہانی میسر ہیں لباس فاخرہ اؤر زیورات طرح طرح کے
 بہتے ہیں نہ قالین چاندنی جاجم اؤر بہت سے فرش فروش
 پچھاتے ہیں حیوانوں کو بے سامان کمان میسر ہیں ہمیشہ
 جنگل کی گھاس کھاتے ہیں اؤر رات دن تنگ دھرتنگ
 غلاموں کی طرح محنت اؤر مشقت میں رہتے ہیں بے سب
 چیزیں دلیں ہیں! سپر کہ ہم مالک اؤر بے غلام ہیں طاہر و نکا
 وکیل ہزار داستان سامنے شاخ درخت پر بیٹھا تھا اُس نے
 بادشاہ سے کہا کہ یہ آدمی جو اپنے انواع و اقسام کے کھانے پینے
 پر افتخار کرتا ہی یہ نہیں جانتا کہ حقیقت میں انکے واسطے بہر
 سب رنج و عذاب ہی بادشاہ نے کہا یہ کیونکر ہی اسے بیان
 کر کہا اس واسطے کہ اس آرام کے لئے بہت محنتیں اؤر رنج اُٹھانے

ہمیں زمین کھودنا مل جو قابل کھینچنا پانی بھرنا اناج بونا کاتنا
 تولنا پسنا تور میں آگ جلانا پکانا گوشت کے واسطے قصابوں
 سے جھگڑنا بلیوں سے حساب کتاب کرنا مال جمع کر کے لئے
 محنتیں اٹھانا علم و ہنر سیکھنا بدن کورنج و بنا دور دور ملکوں کو جانا
 دوپیسوں کے واسطے امیروں کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے
 ہونا غرض اس جد و کد سے مال و اسباب جمع کرتے ہیں بعد مرنے کے
 وہ غیروں کے حصے میں آنا ہی اگر وجہ حلال سے پیدا کیا ہی تو
 اس کا حساب و کتاب ہی نہیں تو عذاب و عقاب اور ہم
 اس رنج و عذاب سے محفوظ رہتے ہیں کیونکہ غذا ہماری فقط
 گھاس بات ہی جو چیز زمین سے پیدا ہوتی ہی بے محنت
 و مشقت اُسکو اپنے تصرف میں لاتے ہیں انواع و اقسام
 کے پھل اور میوے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ہمارے
 واسطے پیدا کئے ہیں کھاتے ہیں اور ہمیشہ اُسکا شکر کرتے
 ہیں فکر و تلاش کھانے پینے کی ہمارے دل میں کبھی نہیں آتی
 جہاں جاتے ہیں فضل الہی سے سب کچھ میسر ہو جاتا ہی اور
 نیے ہمیشہ قوت کی فکر میں غلطان پہچان رہتے ہیں اور طرح
 طرح کے کھانے جو بے کھانے ہیں ویسے ہی رنج و عذاب بھی

اُتھاتے ہیں امراض مزمنہ میں مبتلا رہتے ہیں بخار در دمر ہیضہ
 عرسام فالج لقوہ جوڑی کھانسی یرقان تپ دق پھور آبھمی
 کھجلی داد خنازیر پیچش اسہال آتشک سوزاک فیل باکو اسما
 عرض اقسام اقسام کی بیماریاں انکو عارض ہوتی ہیں دوا
 دارو کے لئے طبیوں کے یہاں دورے بھرتے ہیں نسبر
 بے حیائی سے کہتے ہیں کہ ہم مالک اڈر حیوان ہمارے غلام
 ہیں انسان نے جواب دیا کہ بیماری کی خصوصیت کچھ ہمارے
 واسطے نہیں ہی حیوان بھی بیشتر امراض میں مبتلا ہوتے ہیں
 اُسے کما حیوان جو بیمار ہوتے ہیں صرٹ ٹھھاری آمیزش اڈرا خلائط
 سے کتے بلی کبوتر مرغ وغیرہ حیوانات کہ ٹھھارے یہاں گرفتار ہیں
 اپنے طور پر کھانے پینے نہیں پاتے ہیں اسبواسطے بیمار ہو جاتے ہیں
 اڈر جو حیوان کہ جنگل میں مغللا بالطبع بھرتے ہیں ہر ایک مرض
 سے محفوظ ہیں کیونکہ کھانے پینے کے وقت اُنکی مقرر ہیں کسی
 بیشی اُس میں نہیں آتی اڈر بے حیوانات جو ٹھھارے یہاں
 گرفتار ہیں اپنے طور پر اوقات بسر نہیں کرنے پاتے کھانا
 بیوقت کھاتے یا مارے بھوکھ کے انداز سے زیادہ کھا جاتے
 ہیں بدن کی ریاضت نہیں کرتے اسی سبب کبھی کبھی بیمار

ہو جاتے ہیں ٹھہارے لڑکوں کے بیمار ہو نیکا بھی یہی سبب
 ہی کہ حاملہ عورتیں اور دائیانِ حرص سے غیر مناسب کھانے
 جن پر تم اپنا فخر کرتے ہو کھا جاتی ہیں اسی سے اخلاطِ غلیظہ
 پیدا ہوتے ہیں دودھ بگڑ جاتا ہی اُسکے اثر سے لڑکے بد صورت
 پیدا ہونے اور ہمیشہ امراض میں مبتلا رہتے ہیں انہیں مریضوں
 کے باعث مرگِ مفاجات اور شدتِ نزع اور غم و غصہ
 میں گرفتار رہتے ہیں غرض کہ تم اپنے اعمال کی شامت سے ان
 عذابوں میں گرفتار ہو اور ہم ان سے محفوظ ہیں کھانیکے اقسام
 میں ٹھہارے یہاں شہدِ نفیس ترا اور بہتر ہی جب کو کھانے اور
 دوا میں استعمال کرنے ہو سو وہ مکیوں کا لعاب ہی ٹھہاری
 صنعت سے نہیں بھر کس چیز کا فخر کرنے ہو باقی بھل اور
 دانے اُنکے کھانے میں ہم تم شریک ہیں اور قدیم سے ہمارے
 ٹھہارے جد و آبا شریک ہونے چلے آئے ہیں جن دنوں ٹھہارے
 جدِ اعلیٰ حضرت آدم و حوا باغِ بہشت میں رہتے تھے اور بے
 محنت و مشقت وہاں کے میوے کھانے کی طرح کی فکر و
 محنت نہ تھی ہمارے جد و آبا بھی وہاں اُس ناز و نعمت میں
 اُنکے شریک تھے جب ٹھہارے بزرگوار اپنے دشمن کے

پہلے سے خدا کی مصیبت بھول گئے اور ایک دہانے کے
 واسطے عرصہ کی دہانے نکالے گئے فرشتوں نے نیچے لا کر
 ایسی جگہ ڈال دیا جہاں پھل پتے بھی نہ تھے میوہ نکالتا تو کیا داخل
 ایک مدت تک اس غم میں رہا کہ گئے آخر کو تو یہ قبول ہوئی
 خدا نے گناہ معاف کیا ایک فرشتے کو بھیجا اس نے یہاں آ کر
 زمین کو دنا بونا پسنا پگھلانا لباس بنانا سکھایا غرض رات
 دن اس محنت و مشقت میں گرفتار رہتے تھے جبکہ اولاد بہت
 پیدا ہوئی اور ہر ایک جگہ جنگل و آبادی میں رہتے گئے پھر تو
 زمین کے رہنے والوں پر بدعت شروع کی گھر اُنکے چھتیں لٹے
 کتھنوں کو پکر کر قید کر لیا بہتیرے بھاگ گئے اُنکے قید و گرفتار کو نیکے
 واسطے انواع و اقسام کے پھندے اور جال بنانا کمر دیا
 ہوئے آخر کو نوبت یہاں تک پہنچی کہ اب تم کھڑے ہو فخر
 و مرتبہ اپنا بیان کرتے ہو مناظرے اور محاد لے کے واسطے
 مستعد ہو اور یہ جو تم کہتے ہو کہ ہم خوشی کی مجلس کرتے
 ہیں ناچ رنگ میں مشغول رہتے ہیں عیش و عشرت میں
 اوقات بسر کرنے ہیں لباس فاخرہ اور زیور انواع و
 اقسام کے پہنتے ہیں اُنکے سوا اور بہت سی چیزیں جو ہم کو میسر

ہیں ہیں ہی لیکن انہیں سے ہر ایک چیز کے عوض ٹکو عذاب
 و عقاب بھی ہوتا ہی کہ جس سے ہم محفوظ ہیں کیونکہ تم شادی کی
 مجلس کے عوض ماتم خانے میں بیٹھتے ہو خوشی کے بدلے غم
 اُتھانے ہو راگ رنگ اور ہنسی کے بدلے روتے اور رنج
 کھینچتے ہو نفیس مکانوں کی جگہ تاریک قبر میں ہوتے ہو زور
 کے عوض گلے میں طوق ہاتھوں میں ہنکھڑی پاؤں میں زنجیر
 پہنتے ہو تعریف کے بدلے ہجو میں گرفتار ہوتے ہو غرض ہر ایک
 خوشی کے عوض غم بھی اُتھانے ہو اور ہم ان مصیبتوں سے
 محفوظ ہیں کیونکہ یہ محنتیں اور رنج غلاموں اور بد بختوں کے
 واسطے چاہئے اور اہم کو شہارے شہروں اور مکانوں کے
 بدلے یہ میدان وسیع میسر ہی زمین سے آسمان تک
 جہان جی جاتا ہی اُرتے ہیں ہر اس سبزہ دریا کے کنارے
 سے تکلیف چرتے چلتے ہیں بے محنت و مشقت رزق حلال
 کھانے اور پانی لیٹھ پیتے ہیں کوئی منع کرنے والا نہیں
 کسی دہل مشاک کوزے کے محتاج نہیں یہ سب چیزیں
 شہارے واسطے چاہیں کہ اپنے کاندھوں پر اُتھا کر جا بجا
 لئے پھرنے اور بیچتے ہو ہمیشہ محنت و مصیبت میں گرفتار

ہو رہے ہو یہ سب نشانیاں غلاموں کی ہیں یہ کمانے ثابت
 ہو نا ہی کہ تم مالک اور ہم غلام ہیں بادشاہ نے انسانوں
 کے وکیل سے بوجھا کہ اب تیرے نزدیک کوئی جواب
 اور باقی ہی اُس نے کہا ہم میں خویاں اور بزرگیان بہت
 ہیں کہ ہمارے دعوے پر دلالت کرتی ہیں بادشاہ نے کہا
 اُنہیں بیان کران میں سے ایک شخص جبرانی نے کہا کہ
 اللہ تعالیٰ نے ہم کو انواع و اقسام کی بزرگیان بخشیں دین
 و نبوت اور کلام منزل سے سب نعمتیں عطا کیں حلال و حرام
 اور نیک و بد سے آگاہ کر کے واسطے دخول جنت کے
 ہم کو خالص کیا غسل طہارت نماز روزہ صدقہ زکوٰۃ مسجد و ن
 میں نماز ادا کرنا منبر و ن پر خطبہ پڑھنا اور بہت عبادتیں
 ہم کو تعلیم کیں یہ سب بزرگیان اس پر دلالت کرتی ہیں
 کہ ہم مالک ہیں اور یہ غلام طاہرون کے وکیل نے کہا اگر نامی
 و فکر کرو تو معلوم ہو کہ بے جزین شہارے واسطے رنج
 و اعذاب ہیں بادشاہ نے کہا یہ رنج کس طرح ہی اُس نے
 کہا بے سب عبادتیں اللہ تعالیٰ نے اس واسطے مقرر کی ہیں
 کہ گناہ انکے عفو ہو جاویں اور گمراہ نہ ہونے پاویں چنانچہ

قرآن میں فرمانا ہے * اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْرِكُنَ السَّيِّئَاتِ * یعنی نیکبانی
 گناہوں کو دفع کرتی ہیں اگر بے قواعد شرعی پر عمل کرے گا
 کے نزدیک رو سیاہ ہو وین اسنی خوف سے عبادت میں
 مشغول رہتے ہیں اور ہم گناہوں سے پاک ہیں ہم کو کچھ
 احتیاج عبادت کی نہیں جسے اپنا فخر کرتے ہیں اور
 اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو ان لوگوں کے واسطے بھیجا ہے
 جو کافر و مشرک اور گنہ گار ہیں اسکی عبادت نہیں کرتے
 رات دن فسق و فجور میں مشغول رہتے ہیں اور ہم
 اس شرک و معاصی سے بری ہیں خدا کو واحد و لا شریک
 جانتے ہیں اور اسکی عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور
 انبیاء و رسول مثل طیب و نجی کے ہیں طیبوں سے وہی
 لوگ احتیاج رکھتے ہیں جو کہ مریض و طلیل ہوتے ہیں اور
 نجو میوں سے منجوس و بد طالع النجا کرتے ہیں اور غسل و
 طہارت ٹھہارے واسطے اس لئے فرض ہوا ہے کہ ہمیشہ
 ناپاک رہتے ہو رات دن زنا اور اغلام میں اوقات بسر
 کرتے ہو اور بیشتر گنہ بدن ہوتے ہو اسواسطے تمکو طہارت کا
 حکم ہے اور ہم ان چیزوں سے کنارہ کرتے ہیں تمام سال میں

ایک بار قربت کرتے ہیں سو بھی شہوت و لذت کے واسطے نہیں صرت بقا و نسل کے لئے اس امر کے مرتکب ہوتے ہیں ناز و زہ اس واسطے فرض ہی کہ اس کے سبب ٹھکارے گناہ عفو ہو جاوین ہم گناہ کرتے نہیں ہم پر کیون فرض ہووے صدقہ زکوٰۃ اس لئے واجب ہی کہ تم بہت مال حلال و حرام سے جمع کر رکھتے ہو اہل حقوق کو نہیں دیتے اگر غریب و مسکین پر خرچ کرو تو کاہیکو زکوٰۃ فرض ہووے اور ہم اپنے اپناے جنس پر شفقت و مہربانی کرتے ہیں نخل سے کبھی کچھ جمع نہیں کرنے اور یہ جوتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے حلال و حرام اور حد و قصاص کی آیتیں نازل کی ہیں سو یہ ٹھکاری تعلیم کے واسطے ہی کیونکہ قلب ٹھکارے تاریک ہوتے ہیں جہالت و نادانی سے فائدے اور نقصان کو نہیں سمجھتے ہو اس واسطے معلم اور اسناد کے محتاج رہتے ہو اور ہر کو بلا واسطہ پیغمبر و ن کے ہر ایک چیز سے اللہ تعالیٰ خبر کرتا ہی چنانچہ آپ ہی فرماتا ہی ^{۸۶۶} ^{۸۶۷} ^{۸۶۸} ^{۸۶۹} ^{۸۷۰} ^{۸۷۱} ^{۸۷۲} ^{۸۷۳} ^{۸۷۴} ^{۸۷۵} ^{۸۷۶} ^{۸۷۷} ^{۸۷۸} ^{۸۷۹} ^{۸۸۰} ^{۸۸۱} ^{۸۸۲} ^{۸۸۳} ^{۸۸۴} ^{۸۸۵} ^{۸۸۶} ^{۸۸۷} ^{۸۸۸} ^{۸۸۹} ^{۸۹۰} ^{۸۹۱} ^{۸۹۲} ^{۸۹۳} ^{۸۹۴} ^{۸۹۵} ^{۸۹۶} ^{۸۹۷} ^{۸۹۸} ^{۸۹۹} ^{۹۰۰} ^{۹۰۱} ^{۹۰۲} ^{۹۰۳} ^{۹۰۴} ^{۹۰۵} ^{۹۰۶} ^{۹۰۷} ^{۹۰۸} ^{۹۰۹} ^{۹۱۰} ^{۹۱۱} ^{۹۱۲} ^{۹۱۳} ^{۹۱۴} ^{۹۱۵} ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰} ^{۹۹۱} ^{۹۹۲} ^{۹۹۳} ^{۹۹۴} ^{۹۹۵} ^{۹۹۶} ^{۹۹۷} ^{۹۹۸} ^{۹۹۹} ^{۱۰۰۰} ^{۱۰۰۱} ^{۱۰۰۲} ^{۱۰۰۳} ^{۱۰۰۴} ^{۱۰۰۵} ^{۱۰۰۶} ^{۱۰۰۷} ^{۱۰۰۸} ^{۱۰۰۹} ^{۱۰۱۰} ^{۱۰۱۱} ^{۱۰۱۲} ^{۱۰۱۳} ^{۱۰۱۴} ^{۱۰۱۵} ^{۱۰۱۶} ^{۱۰۱۷} ^{۱۰۱۸} ^{۱۰۱۹} ^{۱۰۲۰} ^{۱۰۲۱} ^{۱۰۲۲} ^{۱۰۲۳} ^{۱۰۲۴} ^{۱۰۲۵} ^{۱۰۲۶} ^{۱۰۲۷} ^{۱۰۲۸} ^{۱۰۲۹} ^{۱۰۳۰} ^{۱۰۳۱} ^{۱۰۳۲} ^{۱۰۳۳} ^{۱۰۳۴} ^{۱۰۳۵} ^{۱۰۳۶} ^{۱۰۳۷} ^{۱۰۳۸} ^{۱۰۳۹} ^{۱۰۴۰} ^{۱۰۴۱} ^{۱۰۴۲} ^{۱۰۴۳} ^{۱۰۴۴} ^{۱۰۴۵} ^{۱۰۴۶} ^{۱۰۴۷} ^{۱۰۴۸} ^{۱۰۴۹} ^{۱۰۵۰} ^{۱۰۵۱} ^{۱۰۵۲} ^{۱۰۵۳} ^{۱۰۵۴} ^{۱۰۵۵} ^{۱۰۵۶} ^{۱۰۵۷} ^{۱۰۵۸} ^{۱۰۵۹} ^{۱۰۶۰} ^{۱۰۶۱} ^{۱۰۶۲} ^{۱۰۶۳} ^{۱۰۶۴} ^{۱۰۶۵} ^{۱۰۶۶} ^{۱۰۶۷} ^{۱۰۶۸} ^{۱۰۶۹} ^{۱۰۷۰} ^{۱۰۷۱} ^{۱۰۷۲} ^{۱۰۷۳} ^{۱۰۷۴} ^{۱۰۷۵} ^{۱۰۷۶} ^{۱۰۷۷} ^{۱۰۷۸} ^{۱۰۷۹} ^{۱۰۸۰} ^{۱۰۸۱} ^{۱۰۸۲} ^{۱۰۸۳} ^{۱۰۸۴} ^{۱۰۸۵} ^{۱۰۸۶} ^{۱۰۸۷} ^{۱۰۸۸} ^{۱۰۸۹} ^{۱۰۹۰} ^{۱۰۹۱} ^{۱۰۹۲} ^{۱۰۹۳} ^{۱۰۹۴} ^{۱۰۹۵} ^{۱۰۹۶} ^{۱۰۹۷} ^{۱۰۹۸} ^{۱۰۹۹} ^{۱۱۰۰} ^{۱۱۰۱} ^{۱۱۰۲} ^{۱۱۰۳} ^{۱۱۰۴} ^{۱۱۰۵} ^{۱۱۰۶} ^{۱۱۰۷} ^{۱۱۰۸} ^{۱۱۰۹} ^{۱۱۱۰} ^{۱۱۱۱} ^{۱۱۱۲} ^{۱۱۱۳} ^{۱۱۱۴} ^{۱۱۱۵} ^{۱۱۱۶} ^{۱۱۱۷} ^{۱۱۱۸} ^{۱۱۱۹} ^{۱۱۲۰} ^{۱۱۲۱} ^{۱۱۲۲} ^{۱۱۲۳} ^{۱۱۲۴} ^{۱۱۲۵} ^{۱۱۲۶} ^{۱۱۲۷} ^{۱۱۲۸} ^{۱۱۲۹} ^{۱۱۳۰} ^{۱۱۳۱} ^{۱۱۳۲} ^{۱۱۳۳} ^{۱۱۳۴} ^{۱۱۳۵} ^{۱۱۳۶} ^{۱۱۳۷} ^{۱۱۳۸} ^{۱۱۳۹} ^{۱۱۴۰} ^{۱۱۴۱} ^{۱۱۴۲} ^{۱۱۴۳} ^{۱۱۴۴} ^{۱۱۴۵} ^{۱۱۴۶} ^{۱۱۴۷} ^{۱۱۴۸} ^{۱۱۴۹} ^{۱۱۵۰} ^{۱۱۵۱} ^{۱۱۵۲} ^{۱۱۵۳} ^{۱۱۵۴} ^{۱۱۵۵} ^{۱۱۵۶} ^{۱۱۵۷} ^{۱۱۵۸} ^{۱۱۵۹} ^{۱۱۶۰} ^{۱۱۶۱} ^{۱۱۶۲} ^{۱۱۶۳} ^{۱۱۶۴} ^{۱۱۶۵} ^{۱۱۶۶} ^{۱۱۶۷} ^{۱۱۶۸} ^{۱۱۶۹} ^{۱۱۷۰} ^{۱۱۷۱} ^{۱۱۷۲} ^{۱۱۷۳} ^{۱۱۷۴} ^{۱۱۷۵} ^{۱۱۷۶} ^{۱۱۷۷} ^{۱۱۷۸} ^{۱۱۷۹} ^{۱۱۸۰} ^{۱۱۸۱} ^{۱۱۸۲} ^{۱۱۸۳} ^{۱۱۸۴} ^{۱۱۸۵} ^{۱۱۸۶} ^{۱۱۸۷} ^{۱۱۸۸} ^{۱۱۸۹} ^{۱۱۹۰} ^{۱۱۹۱} ^{۱۱۹۲} ^{۱۱۹۳} ^{۱۱۹۴} ^{۱۱۹۵} ^{۱۱۹۶} ^{۱۱۹۷} ^{۱۱۹۸} ^{۱۱۹۹} ^{۱۲۰۰} ^{۱۲۰۱} ^{۱۲۰۲} ^{۱۲۰۳} ^{۱۲۰۴} ^{۱۲۰۵} ^{۱۲۰۶} ^{۱۲۰۷} ^{۱۲۰۸} ^{۱۲۰۹} ^{۱۲۱۰} ^{۱۲۱۱} ^{۱۲۱۲} ^{۱۲۱۳} ^{۱۲۱۴} ^{۱۲۱۵} ^{۱۲۱۶} ^{۱۲۱۷} ^{۱۲۱۸} ^{۱۲۱۹} ^{۱۲۲۰} ^{۱۲۲۱} ^{۱۲۲۲} ^{۱۲۲۳} ^{۱۲۲۴} ^{۱۲۲۵} ^{۱۲۲۶} ^{۱۲۲۷} ^{۱۲۲۸} ^{۱۲۲۹} ^{۱۲۳۰} ^{۱۲۳۱} ^{۱۲۳۲} ^{۱۲۳۳} ^{۱۲۳۴} ^{۱۲۳۵} ^{۱۲۳۶} ^{۱۲۳۷} ^{۱۲۳۸} ^{۱۲۳۹} ^{۱۲۴۰} ^{۱۲۴۱} ^{۱۲۴۲} ^{۱۲۴۳} ^{۱۲۴۴} ^{۱۲۴۵} ^{۱۲۴۶} ^{۱۲۴۷} ^{۱۲۴۸} ^{۱۲۴۹} ^{۱۲۵۰} ^{۱۲۵۱} ^{۱۲۵۲} ^{۱۲۵۳} ^{۱۲۵۴} ^{۱۲۵۵} ^{۱۲۵۶} ^{۱۲۵۷} ^{۱۲۵۸} ^{۱۲۵۹} ^{۱۲۶۰} ^{۱۲۶۱} ^{۱۲۶۲} ^{۱۲۶۳} ^{۱۲۶۴} ^{۱۲۶۵} ^{۱۲۶۶} ^{۱۲۶۷} ^{۱۲۶۸} ^{۱۲۶۹} ^{۱۲۷۰} ^{۱۲۷۱} ^{۱۲۷۲} ^{۱۲۷۳} ^{۱۲۷۴} ^{۱۲۷۵} ^{۱۲۷۶} ^{۱۲۷۷} ^{۱۲۷۸} ^{۱۲۷۹} ^{۱۲۸۰} ^{۱۲۸۱} ^{۱۲۸۲} ^{۱۲۸۳} ^{۱۲۸۴} ^{۱۲۸۵} ^{۱۲۸۶} ^{۱۲۸۷} ^{۱۲۸۸} ^{۱۲۸۹} ^{۱۲۹۰} ^{۱۲۹۱} ^{۱۲۹۲} ^{۱۲۹۳} ^{۱۲۹۴} ^{۱۲۹۵} ^{۱۲۹۶} ^{۱۲۹۷} ^{۱۲۹۸} ^{۱۲۹۹} ^{۱۳۰۰} ^{۱۳۰۱} ^{۱۳۰۲} ^{۱۳۰۳} ^{۱۳۰۴} ^{۱۳۰۵} ^{۱۳۰۶} ^{۱۳۰۷} ^{۱۳۰۸} ^{۱۳۰۹} ^{۱۳۱۰} ^{۱۳۱۱} ^{۱۳۱۲} ^{۱۳۱۳} ^{۱۳۱۴} ^{۱۳۱۵} ^{۱۳۱۶} ^{۱۳۱۷} ^{۱۳۱۸} ^{۱۳۱۹} ^{۱۳۲۰} ^{۱۳۲۱} ^{۱۳۲۲} ^{۱۳۲۳} ^{۱۳۲۴} ^{۱۳۲۵} ^{۱۳۲۶} ^{۱۳۲۷} ^{۱۳۲۸} ^{۱۳۲۹} ^{۱۳۳۰} ^{۱۳۳۱} ^{۱۳۳۲} ^{۱۳۳۳} ^{۱۳۳۴} ^{۱۳۳۵} ^{۱۳۳۶} ^{۱۳۳۷} ^{۱۳۳۸} ^{۱۳۳۹} ^{۱۳۴۰} ^{۱۳۴۱} ^{۱۳۴۲} ^{۱۳۴۳} ^{۱۳۴۴} ^{۱۳۴۵} ^{۱۳۴۶} ^{۱۳۴۷} ^{۱۳۴۸} ^{۱۳۴۹} ^{۱۳۵۰} ^{۱۳۵۱} ^{۱۳۵۲} ^{۱۳۵۳} ^{۱۳۵۴} ^{۱۳۵۵} ^{۱۳۵۶} ^{۱۳۵۷} ^{۱۳۵۸} ^{۱۳۵۹} ^{۱۳۶۰} ^{۱۳۶۱} ^{۱۳۶۲} ^{۱۳۶۳} ^{۱۳۶۴} ^{۱۳۶۵} ^{۱۳۶۶} ^{۱۳۶۷} ^{۱۳۶۸} ^{۱۳۶۹} ^{۱۳۷۰} ^{۱۳۷۱} ^{۱۳۷۲} ^{۱۳۷۳} ^{۱۳۷۴} ^{۱۳۷۵} ^{۱۳۷۶} ^{۱۳۷۷} ^{۱۳۷۸} ^{۱۳۷۹} ^{۱۳۸۰} ^{۱۳۸۱} ^{۱۳۸۲} ^{۱۳۸۳} ^{۱۳۸۴} ^{۱۳۸۵} ^{۱۳۸۶} ^{۱۳۸۷} ^{۱۳۸۸} ^{۱۳۸۹} ^{۱۳۹۰} ^{۱۳۹۱} ^{۱۳۹۲} ^{۱۳۹۳} ^{۱۳۹۴} ^{۱۳۹۵} ^{۱۳۹۶} ^{۱۳۹۷} ^{۱۳۹۸} ^{۱۳۹۹} ^{۱۴۰۰} ^{۱۴۰۱} ^{۱۴۰۲} ^{۱۴۰۳} ^{۱۴۰۴} ^{۱۴۰۵} ^{۱۴۰۶} ^{۱۴۰۷} ^{۱۴۰۸} ^{۱۴۰۹} ^{۱۴۱۰} ^{۱۴۱۱} ^{۱۴۱۲} ^{۱۴۱۳} ^{۱۴۱۴} ^{۱۴۱۵} ^{۱۴۱۶} ^{۱۴۱۷} ^{۱۴۱۸} ^{۱۴۱۹} ^{۱۴۲۰} ^{۱۴۲۱} ^{۱۴۲۲} ^{۱۴۲۳} ^{۱۴۲۴} ^{۱۴۲۵} ^{۱۴۲۶} ^{۱۴۲۷} ^{۱۴۲۸} ^{۱۴۲۹} ^{۱۴۳۰} ^{۱۴۳۱} ^{۱۴۳۲} ^{۱۴۳۳} ^{۱۴۳۴} ^{۱۴۳۵} ^{۱۴۳۶} ^{۱۴۳۷} ^{۱۴۳۸} ^{۱۴۳۹} ^{۱۴۴۰} ^{۱۴۴۱} ^{۱۴۴۲} ^{۱۴۴۳} ^{۱۴۴۴} ^{۱۴۴۵} ^{۱۴۴۶} ^{۱۴۴۷} ^{۱۴۴۸} ^{۱۴۴۹} ^{۱۴۵۰} ^{۱۴۵۱} ^{۱۴۵۲} ^{۱۴۵۳} ^{۱۴۵۴} ^{۱۴۵۵} ^{۱۴۵۶} ^{۱۴۵۷} ^{۱۴۵۸} ^{۱۴۵۹} ^{۱۴۶۰} ^{۱۴۶۱} ^{۱۴۶۲} ^{۱۴۶۳} ^{۱۴۶۴} ^{۱۴۶۵} ^{۱۴۶۶} ^{۱۴۶۷} ^{۱۴۶۸} ^{۱۴۶۹} ^{۱۴۷۰} ^{۱۴۷۱} ^{۱۴۷۲} ^{۱۴۷۳} ^{۱۴۷۴} ^{۱۴۷۵} ^{۱۴۷۶} ^{۱۴۷۷} ^{۱۴۷۸} ^{۱۴۷۹} ^{۱۴۸۰} ^{۱۴۸۱} ^{۱۴۸۲} ^{۱۴۸۳} ^{۱۴۸۴} ^{۱۴۸۵} ^{۱۴۸۶} ^{۱۴۸۷} ^{۱۴۸۸} ^{۱۴۸۹} ^{۱۴۹۰} ^{۱۴۹۱} ^{۱۴۹۲} ^{۱۴۹۳} ^{۱۴۹۴} ^{۱۴۹۵} ^{۱۴۹۶} ^{۱۴۹۷} ^{۱۴۹۸} ^{۱۴۹۹} ^{۱۵۰۰} ^{۱۵۰۱} ^{۱۵۰۲} ^{۱۵۰۳} ^{۱۵۰۴} ^{۱۵۰۵} ^{۱۵۰۶} ^{۱۵۰۷} ^{۱۵۰۸} ^{۱۵۰۹} ^{۱۵۱۰} ^{۱۵۱۱} ^{۱۵۱۲} ^{۱۵۱۳} ^{۱۵۱۴} ^{۱۵۱۵} ^{۱۵۱۶} ^{۱۵۱۷} ^{۱۵۱۸} ^{۱۵۱۹} ^{۱۵۲۰} ^{۱۵۲۱} ^{۱۵۲۲} ^{۱۵۲۳} ^{۱۵۲۴} ^{۱۵۲۵} ^{۱۵۲۶} ^{۱۵۲۷} ^{۱۵۲۸} ^{۱۵۲۹} ^{۱۵۳۰} ^{۱۵۳۱} ^{۱۵۳۲} ^{۱۵۳۳} ^{۱۵۳۴} ^{۱۵۳۵} ^{۱۵۳۶} ^{۱۵۳۷} ^{۱۵۳۸} ^{۱۵۳۹} ^{۱۵۴۰} ^{۱۵۴۱} ^{۱۵۴۲} ^{۱۵۴۳} ^{۱۵۴۴} ^{۱۵۴۵} ^{۱۵۴۶} ^{۱۵۴۷} ^{۱۵۴۸} ^{۱۵۴۹} ^{۱۵۵۰} ^{۱۵۵۱} ^{۱۵۵۲} ^{۱۵۵۳} ^{۱۵۵۴} ^{۱۵۵۵} ^{۱۵۵۶} ^{۱۵۵۷} ^{۱۵۵۸} ^{۱۵۵۹} ^{۱۵۶۰} ^{۱۵۶۱} ^{۱۵۶۲} ^{۱۵۶۳} ^{۱۵۶۴} ^{۱۵۶۵} ^{۱۵۶۶} ^{۱۵۶۷} ^{۱۵۶۸} ^{۱۵۶۹} ^{۱۵۷۰} ^{۱۵۷۱} ^{۱۵۷۲} ^{۱۵۷۳} ^{۱۵۷۴} ^{۱۵۷۵} ^{۱۵۷۶} ^{۱۵۷۷} ^{۱۵۷۸} ^{۱۵۷۹} ^{۱۵۸۰} ^{۱۵۸۱} ^{۱۵۸۲} ^{۱۵۸۳} ^{۱۵۸۴} ^{۱۵۸۵} ^{۱۵۸۶} ^{۱۵۸۷} ^{۱۵۸۸} ^{۱۵۸۹} ^{۱۵۹۰} ^{۱۵۹۱} ^{۱۵۹۲} ^{۱۵۹۳} ^{۱۵۹۴} ^{۱۵۹۵} ^{۱۵۹۶} ^{۱۵۹۷} ^{۱۵۹۸} ^{۱۵۹۹} ^{۱۶۰۰} ^{۱۶۰۱} ^{۱۶۰۲} ^{۱۶۰۳} ^{۱۶۰۴} ^{۱۶۰۵} ^{۱۶۰۶} ^{۱۶۰۷} ^{۱۶۰۸} ^{۱۶۰۹} ^{۱۶۱۰} ^{۱۶۱۱} ^{۱۶۱۲} ^{۱۶۱۳} ^{۱۶۱۴} ^{۱۶۱۵} ^{۱۶۱۶} ^{۱۶۱۷} ^{۱۶۱۸} ^{۱۶۱۹} ^{۱۶۲۰} ^{۱۶۲۱} ^{۱۶۲۲} ^{۱۶۲۳} ^{۱۶۲۴} ^{۱۶۲۵} ^{۱۶۲۶} ^{۱۶۲۷} ^{۱۶۲۸} ^{۱۶۲۹} ^{۱۶۳۰} ^{۱۶۳۱} ^{۱۶۳۲} ^{۱۶۳۳} ^{۱۶۳۴} ^{۱۶۳۵} ^{۱۶۳۶} ^{۱۶۳۷} ^{۱۶۳۸} ^{۱۶۳۹} ^{۱۶۴۰} ^{۱۶۴۱} ^{۱۶۴۲} ^{۱۶۴۳} ^{۱۶۴۴} ^{۱۶۴۵} ^{۱۶۴۶} ^{۱۶۴۷} ^{۱۶۴۸} ^{۱۶۴۹} ^{۱۶۵۰} ^{۱۶۵۱} ^{۱۶۵۲} ^{۱۶۵۳} ^{۱۶۵۴} ^{۱۶۵۵} ^{۱۶۵۶} ^{۱۶۵۷} ^{۱۶۵۸} ^{۱۶۵۹} ^{۱۶۶۰} ^{۱۶۶۱} ^{۱۶۶۲} ^{۱۶۶۳} ^{۱۶۶۴} ^{۱۶۶۵} ^{۱۶۶۶} ^{۱۶۶۷} ^{۱۶۶۸} ^{۱۶۶۹} ^{۱۶۷۰} ^{۱۶۷۱} ^{۱۶۷۲} ^{۱۶۷۳} ^{۱۶۷۴} ^{۱۶۷۵} ^{۱۶۷۶} ^{۱۶۷۷} ^{۱۶۷۸} ^{۱۶۷۹} ^{۱۶۸۰} ^{۱۶۸۱} ^{۱۶۸۲} ^{۱۶۸۳} ^{۱۶۸۴} ^{۱۶۸۵} ^{۱۶۸۶} ^{۱۶۸۷} ^{۱۶۸۸} ^{۱۶۸۹} ^{۱۶۹۰} ^{۱۶۹۱} ^{۱۶۹۲} ^{۱۶۹۳} ^{۱۶۹۴} ^{۱۶۹۵} ^{۱۶۹۶} ^{۱۶۹۷} ^{۱۶۹۸} ^{۱۶۹۹} ^{۱۷۰۰} ^{۱۷۰۱} ^{۱۷۰۲} ^{۱۷۰۳} ^{۱۷۰۴} ^{۱۷۰۵} ^{۱۷۰۶} ^{۱۷۰۷} ^{۱۷۰۸} ^{۱۷۰۹} ^{۱۷۱۰} ^{۱۷۱۱} ^{۱۷۱۲} ^{۱۷۱۳} ^{۱۷۱۴} ^{۱۷۱۵} ^{۱۷۱۶} ^{۱۷۱۷} ^{۱۷۱۸} ^{۱۷۱۹} ^{۱۷۲۰} ^{۱۷۲۱} ^{۱۷۲۲} ^{۱۷۲۳} ^{۱۷۲۴} ^{۱۷۲۵} ^{۱۷۲۶} ^{۱۷۲۷} ^{۱۷۲۸} ^{۱۷۲۹} ^{۱۷۳۰} ^{۱۷۳۱} ^{۱۷۳۲} ^{۱۷۳۳} ^{۱۷۳۴} ^{۱۷۳۵} ^{۱۷۳۶} ^{۱۷۳۷} ^{۱۷۳۸} ^{۱۷۳۹} ^{۱۷۴۰} ^{۱۷۴۱}

و عاؤر تسبیح جاتا ہی اور ایک موقع پر یوں فرمایا ہی
 قُبِعَتْ اَللّٰهُ غَرَابٌ يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَ اَخِيهِ فَاَل
 يَّارِبْلَنَا اَعْجَزَتْ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هَذَا الْغَرَابِ فَاَوَارِي سَوْءَ اَخِي
 فَاَصْبَحَ مِنَ النَّامِ مَيِّنٍ یعنی اللہ نے ایک کوے کو بھیجا کہ جا کر
 زمین کھودے اور قایل کو دکھلا دے کہ وہ بھی اس طرح اپنے
 بھائی کی نعش کو زمین کھود کر دفن کرے اُس وقت قایل نے اُسکو
 دیکھ کر کہا افسوس کہ ہکو اس کوے کے برابر بھی عقل نہیں
 ہی کہ بھائی کی نعش کو اس طرح دفن کریں غرض اس بات سے
 نہایت مذمت اُٹھائی اور یہہ جو کہتے ہو کہ ہم جماعت کی نماز پڑھنے
 کے واسطے مسجدوں اور خانقاہوں میں جاتے ہیں ہکو اسکی
 کچھ احتیاج نہیں ہی ہمارے واسطے سب مکان مسجد اور
 قبیلہ ہیں جیدھر نگاہ کرتے ہیں مظہر الہی نظر آتا ہی اور جمعہ
 وعید کی نماز کے واسطے بھی کچھ خصوصیت ہکو نہیں ہم ہمیشہ
 رات دن نماز روزے میں مشغول رہتے ہیں غرض جن چیزوں
 پر تم فخر کرنے ہو ہکو انکی کچھ احتیاج نہیں ہی ظاہر و باطن کا وکیل
 جس گھر سی یہ کہہ چکا بادشاہ نے انسانوں کی طرف دیکھ کر کہا
 اب اور جو کچھ ہکو کہنا باقی ہو بیان کرو انسانوں کی جماعت سے

حراقی نے جواب دیا کہ ابھی بہت فضائیں اور بزرگیان ہم
 میں باقی ہیں جسے ثابت ہوتا ہے کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے
 غلام ہیں چنانچہ زیب و آرایش کے واسطے انواع و اقسام
 کے لباس و دشا رکھنا حیرت و حیرت و حیرت و حیرت و حیرت
 محمودی صحن اطلس جامدانی و دریا چار خانہ طرح طرح کے فرش
 قالین منہاجم جاندنی اسکے سوا اور بہت نعمتیں ہکو میسر ہیں
 اسے معلوم ہوتا ہے کہ ہم مالک اور بے غلام ہیں کیونکہ حیوانوں
 کو یہ سامان کمان میسر ہی عریان محض جنگل میں غلاموں کی طرح
 پرے پھرتے ہیں بے سبب خدا کی بخششیں اور نعمتیں ہماری
 ملکیت پر دلیل ہیں ہکو لائق ہی کہ ان پر حکومت خاندانہ کریں
 جس طرح جاہلین انکو رکھیں بے سبب ہمارے غلام ہیں بادشاہ
 نے حیوانوں سے کہا اب تم اسکا کیا جواب دیتے ہو درندوں کے دیکھ
 کلیہ نے اس آدمی سے کہا کہ تم اس لباس فاخرہ اور ملائم پر جو اتنا فخر
 کرتے ہو یہ کہو کہ یہ طرح طرح کے لباس اگلے زمانے میں کمان تھے مگر
 حیوانوں سے ظلم و بدعت کہہ کے چھین لئے آدمی نے کہا یہ بات تو
 کس وقت کی کہتا ہے کلیہ نے کہا تمھارے یہاں سب لباسوں میں
 نازک و ملائم و سیا و حیر اور ابریشم ہوتا ہے سو وہ کبریک

لعاب سے ہی اور بہر کبر آدم کی اولاد میں ہیں ہی بلکہ۔
 حشرات الارض کی قسم سے ہی کہ اپنی بناہ کے واسطے
 درخون پر لعاب سے تننا ہی کہ طارے گرمی کی آفت سے
 محفوظ رہے تم نے یور و ظلم اسے چھین لیا اسی واسطے
 اللہ نے تم کو اس عذاب میں گرفتار کیا ہی کہ اسے لیکر محنت
 سے تننے باتے ہو بھر درزی سے سلائے اور دھوئی سے دھلائے
 ہو غرض ایسے ایسے رنج و محنت اٹھانے ہو کہ اُسکو احتیاط
 سے رکھتے اور بیچتے ہو ہمیشہ اسی فکر میں غلطان پہچان رہتے
 ہو اسی طرح اور لباس کہ بیشتر حیوانات کی کھال بال سے بنتے
 ہیں خصوص لباس فاخرہ شکارے اکثر حیوان کی بشم ہوتے
 ہیں ظلم و تعدی سے اسے چھین کر اپنی طرف نسبت کرتے
 ہو اس پر تاشحر کرنا بیجا ہی ہے۔ اگر ہم اسے فخر کریں تو زیب
 دینا ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے بدن پر پیدا کیا ہی کہ ہم اپنے
 ستر و لباس کریں اسنے شفقت و مہربانی سے یہ لباس ہمکو
 عطا کیا ہی کہ مردی گرمی سے محفوظ رہیں جو وقت ہم پیدا
 ہوتے ہیں اُس وقت سے اللہ تعالیٰ ہمارے بدن پر یہ لباس
 بھی پیدا کرنا اُسکی مہربانی سے بے محنت و مشقت ہم سب ہمکو

ہنسیس ہی اور ہم ہمیشہ دم مرگ تک اسی فکر میں مبتلا رہے ہو
 شہکار سے جدّ اعلا نے خدا کی نافرمانی کی تھی اسی کے بدلے تم کو
 یہ عذاب ہوتا ہی * بادشاہ نے کلبہ سے کہا کہ آدم کی ابتداء سے
 خلقت کا احوال ہم سے بیان کر اُس نے کہا جس وقت اللہ تعالیٰ نے
 آدم و حوا کو پیدا کیا غذا اور پوشش مثل حیوانات کے اُنکے
 واسطے مہیا کی چنانچہ پورب کی طرف یا قوت کے بہار پر خط
 استوا کے نیچے لے درنون رہتے تھے جس وقت اُنکو پیدا کیا
 صرف تنگے تھے سر کے بالوں سے تمام بدن اُنکا چھپا رہتا اور انہیں
 بالوں کے سبب سردی گرمی سے محفوظ رہتے تھے اس باغ میں
 چلتے پھرتے اور تمام درختوں کے میوے کھاتے تھے کسی نوع کی
 محنت و مشقت نہ اٹھاتے جس طرح اب بے لوگ اسمیں گرفتار
 ہیں حکم الہی بہر تھا کہ تمام بہشت کے میوے کھا دیں مگر اس
 درخت کے نزدیک نجاوین شیطان کے بہکا نے سے خدا کی
 نصیحت بھلا دی اس وقت سب مرتبہ جاتا رہا سر کے بال گر گئے
 تنگے ہو گئے فرشتوں نے بموجب حکم الہی کے وہاں سے نکال باہر کر دیا
 جیسا کہ جنوں کے حکیم نے اس احوال کو پہلی فصل میں مفصل
 بیان کیا ہی جس وقت درنون کے وکیل نے بہر احوال بیان کیا

آدمی نے کہا ای درند و نکو لازم و مناسب ہیں ہی کہ ہمارے
 سامنے گفتگو کو بہتر یہ ہی کہ چپکے ہو رہو کالیہ نے کہا اے کاکیا
 سبب کہا اس واسطے کہ حیوان توں پننم سے زیادہ شریر و بد ذات
 کوئی نہیں ہی اور کسی حیوان میں ٹھہرا احاق و قلبی نہیں
 اور مردار کھانے میں بھی اتنا حرص کوئی نہیں ہی حیوانوں کے
 ضرر کے سوا ختم میں کوئی فائدہ نہیں ہمیشہ اُنکے قتل و غارت میں
 رہتے ہو اسلئے کہا یہ کیونکر ہی اسے بیان کر کہا اس واسطے کہ جتنے درند
 ہیں حیوانات کو شکار کر کے کھا جاتے ہیں استخوان توڑتے
 اور لوہو پیستے ہیں ہرگز اُنکے حال پر رحم نہیں کرتے درندوں کے
 وکیل نے کہا کہ ہم جو یہ حرکت حیوانوں سے کرتے ہیں فقط
 ٹھہری تعالیم سے والاہم اسے کچھ واقف بھی نہ تھے اس واسطے
 کہ قبل آدم کے درند کسی حیوان کو شکار نہ کرتے تھے جو حیوان
 کہ جنگل بیابان میں مرجاتا تھا اسکا گوشت کھاتے زندہ حیوان کو
 تکلیف نہ دیتے غرض جب تلک اُدھر اُدھر سے گراہر اگوشت
 پاتے کسی جاندار کو نہ پھیرنے مگر وقت احتیاج و اضطراب
 کے مجبور تھے جب کہ ختم پیدا ہوئے اور بکری بھیرنگاے بیل
 ادنت گدھے بکر کر فیہ کرتے گئے کسی حیوان کو جنگل میں باقی

مڑ کھا پھر گوشت انکا جنگل میں کمان سے مانا لاچار ہو کر زندہ
 حیوان کو شکار کرنے لگے اور ہمارے واسطے یہ حلال ہی
 جس طرح ٹکڑا ضرار کی حالت میں مردار کھانا روا ہی اور
 یہ جو تم کہتے ہو کہ درندوں کے دلون میں قساوت اور بیرحمی
 ہی ہم کسی حیوان کو اپنا شاکہ نہیں پاتے جیسا کچھ تم سے شکوہ
 کرتے ہیں اور یہ جو کہتے ہو کہ درندہ حیوانوں کا بیت چاک کر کے
 لو ہو بیتے اور گوشت کھاتے ہیں تم بھی یہی کرتے ہو پھر یوں
 سے کاتنا ذبح کر کے کھال کھینچنا بیت چاک کر کے استخوان
 تو رونا جھون کر کھانا ہے جو کہیں سب تم سے وقوع میں آتی ہیں
 ہم ایسا نہیں کرتے ہیں اگر غور و تامل کرو تو معلوم ہو کہ درندوں
 کا ظلم ٹھہارے برابر نہیں ہی جیسا کہ ہمایم کے وکیل نے ادا
 فصل میں بیان کیا ہی اور تم آپس میں اپنے بھائی بند و نسب
 پر حرکت کرتے ہو کہ درندائے واقف بھی نہیں ہیں اور
 یہ جو کہتے ہو کہ تم سے کسی کو نفع نہیں پہنچتا ہی سو یہ تو ظاہر
 ہی کہ ہماری کھال بال سے تم سب کو نفع پہنچتا ہی اور جتنے
 شکاری جانور ٹھہارے یہاں گرفتار ہیں شکار کمر کے ٹکڑے
 کھاتے ہیں مگر یہ کہو کہ تم سے حیوانات کو کیا فائدہ پہنچتا ہی

نقصان ظاہر ہی کہ حیوانوں کو ذبح کرنے کے انکے گوشت کو کھانے ہو۔
 اور ہم سے تمکو اتنا بخل ہی کہ اپنے مردوں کو بھی سستی میں
 گار دیتے ہو کہ ہم کھانے نہ باؤں بھوک نہ ٹھہارے زندوں سے
 فائدہ ہوتا ہی نہ مردوں سے اور یہ جو کہتے ہو کہ درند حیوانوں کو
 قتل و غارت کرتے ہیں سو یہ تمکو دیکھ کر درندوں نے اختیار
 کیا ہی کہ ایل قابیل کے وقت سے ۱ سو قتل ملک دیکھتے
 چلے آتے ہیں کہ تم ہمیشہ جنگ و جدل میں مشغول رہتے ہو
 چنانچہ رستم اسفندیار جمشید شاکا فریدون افراسیاب
 منوچہر دارا اسکندر وغیرہ ہمیشہ قتال و جدال میں رہے
 اور ۱ سہی میں لکھپ گئے اب بھی فتنہ و فساد میں تم مشغول ہو
 نہر سببائی سے فخر کرتے ہو اور درندوں کو بدنام کرتے ہو
 کبر و بہتان سے چاہتے ہو کہ اپنی مالکیت ثابت کرو جس طرح
 تم ہمیشہ جنگ و جدل میں رہتے ہو درندوں کو بھی کبھی دیکھا کہ
 آپس میں ایک دوسرے کو رنج دیوے اگر درندوں کے
 احوال کو خوب مامل اور فکر سے دریافت کرو تو معلوم ہو کہ
 بے تم سے کہیں بہتر ہیں انسانوں کے وکیل نے کہا! سپر کوئی
 دلیل بھی ہی اُس نے کہا جو شکاری قوم میں زائد و عابد ہوتے ہیں

ٹھہارے ملک سے نکل کر بہار جنگل میں جہاں درندوں کے مکان
 ہیں جاتے ہیں اور انہیں سے رات دن گرم صحبت رکھنے
 ہیں درند بھی انکو نہیں پھیرتے پس اگر درند تم سے بہتر نہوتے
 ٹھہارے زاہد و عابد کا ہیکو اُنکے پاس جاتے کیونکہ صالح اور
 بد ہیز گار شریروں کے پاس نہیں جاتے بلکہ ان سے دور بھاگتے
 ہیں یہی دلیل ہی کہ درند تم سے بہتر ہیں اور دوسری دلیل یہ
 ہی کہ ٹھہارے ظالم بادشاہوں کو اگر کسی آدمی کی صلاح و
 فہم میں شک واقع ہوتا ہی اُسکو جنگل میں نکال دیتے ہیں
 اگر درند اُسکو نہیں پھیرتے اسے دے دے معام کو تے ہیں کہ یہ
 شخص صالح اور متقی ہی کیونکہ ہر ایک جنس اپنی اہمجنس
 کو پہچان لیتی ہی اسی واسطے درند صالح جانکر اُسے تعرض
 نہیں کرتے سچ ہی ولی راوی فی شناسد ان درندوں میں
 شریروں اور بد ذات بھی ہوتے ہیں سو یہ کہان نہیں ہر جنس
 میں نیک و بد ہوتے ہیں مگر جو درند کہ شریروں میں دے بھی نیکوں
 اور صالحوں کو نہیں پھیرتے پر بد ذات آدمیوں کو کھا جاتے ہیں
 چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی * نَوَلِي بَعْضُ الظَّالِمِينَ بَعْضًا مِمَّا كَانُوا
 يَكْسِبُونَ * یعنی ظالموں پر اچھے ظالموں کو مسلط کیا ہی کہ اپنے

گناہوں کا نتیجہ باوہیں جس گھڑی درندوں کا دلایل اس کلام سے فارغ ہوا جنوں کے گردہ سے ایک حکیم نے کہا یہ سچ کہتا ہی جو نیک لوگ ہیں وے بدوں سے بھاگ کر نیکوں سے الفت کرتے ہیں اگرچہ غیر جنس ہو وین اور جو بدہین وے بھی نیکوں سے بھاگتے اور بدوں سے جا کر ملتے ہیں اگر انسان شریروہذات نہ ہوتے تو عابد و زاہدانکے کاہیکو جنگل پہاڑ میں جا کر رہتے اور درندوں سے باوجود غیر جنسیت کے محبت پیدا کرتے کیونکہ انکے اُنکے کچھ مناسبت ظاہری نہیں ہی مگر نیک خصات میں البتہ شریک ہیں تمام جنوں کی جماعت نے کہا یہ سچ کہتا ہی! سمین کچھ شک شبہ نہیں انسانوں نے ہر طرف سے جو یہ لعن و طعن سنی نہایت شرمندہ ہو کر سب نے اپنا سر جھکا لیا اتنے میں شام ہو گئی دربار برخواست ہوا سب و ہائے رخصت ہو کر اپنے اپنے مکان کو گئے *

* یہ فصل انسان اور طوطے کے مناظرے میں *

صبح کے وقت تمام انسان و حیوان دارالعدالت میں حاضر ہوئے بادشاہ نے انسانوں سے فرمایا کہ اگر تم کو اپنے دھوے پر کوئی دلیل اور بھی بیان کرنا ہو اُسے بیان کرو انسان فارسی نے

کما کہ ہم میں بہت اوصاف حمیدہ ہیں جن سے دعویٰ ہمارا
 ثابت ہونا ہی بادشاہ نے کما انھیں بیان کروا سنے کما
 ہمارے گروہ میں بادشاہ وزیر امیر منشی دیوان عامل فوجدار
 نقیب چوبدار خادم یار مددگار ہیں انکے سوا اور بھی بہت فریق
 و ولتمند اثرات صاحب مروت اہل علم زاہد عابد پرہیزگار
 خطیب شاعر عالم فاضل قاضی مفتی صرفی نحوی منطقی حکیم مہندس
 نجومی کاہن معبر کیمیاگر ساحر ہیں اور اہل حرفہ معمار جلاہ دھنئے
 کفش دوز درزی وغیرہ بہت سے فرقے اور ان سب فرقوں
 میں ہر ایک کے جدے جدے اخلاق و اوصاف حمیدہ اور مذہب
 و صنایع پسندیدہ ہیں یہ سب خوبیاں اور اوصاف ہمارے
 واسطے خاص ہیں حیوانوں کو ان سے بہرہ نہیں اسے یہ معلوم ہوا
 کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہیں انسان جس وقت یہ
 کہہ چکا ہو طے نے بادشاہ سے کما کہ یہ آدمی اپنے فرقوں کی زیادتی
 میں پر افتخار کرتا ہی اگر ظایرون کے اقسام کو دریافت کرے تو
 معلوم ہو کہ انکے مقابلے میں سے نہایت کم ہیں لیکن میں ہر ایک
 انکے نیک فرقے کے مقابل دو سرا فرقہ بد اور ہر ایک صالح کی
 جگہ ایک ششی بیان کرتا ہوں کہ انکی قوم میں نرود فرعون کافر

فاسق مشرک منافق محمد بدعہ ظالم رہ زن چوتے عیار حبیب کمرے
 ایک بھوتہ مکار و دغا باز مخنث زانی مغلام جاہل احمق بخیل
 انکے سوا اور بھی بہت سے فرقے کہ جنکے قول و فعل قابل بیان کے
 نہیں ہوتے ہیں اور ہم ان سے پرے ہیں مگر بیشتر خصایل حمیدہ
 اور اخلاق پسندیدہ میں شریک اس واسطے کہ ہمارے گروہ
 میں بھی سردار و رئیس اور یار و مددگار ہوتے ہیں بلکہ ہمارے
 سردار سیاست و ریاست میں انسانوں کے بادشاہوں سے بہتر ہیں
 کیونکہ وہ فقط اپنی غرض اور منفعت کے لئے رعیت و فوج کی پرورش
 کرتے ہیں جب کہ مقصد انکا حاصل ہو جاتا ہی اسوقت فوج
 و رعایا کے حال پر کچھ خیال نہیں کرتے حالانکہ یہ طریقہ رئیسوں
 کا نہیں ہی ریاست و سرداری کے واسطے لازم ہی کہ بادشاہ
 اپنی فوج و رعیت پر ہمیشہ شفقت و مہربانی رکھے جس طرح اسد
 تعالیٰ ہمیشہ اپنے بندوں پر رحمت کرتا ہی اسی طرح ہر ایک
 بادشاہ کو چاہئے کہ اپنی رعایا پر نظر شفقت کی رکھے اور حیوانوں
 کے سردار فوج و رعایا کے حال پر ہمیشہ شفقت و مہربانی رکھتے
 ہیں اسی طرح جو مٹیوں اور غایروں کے رئیس بھی اپنی رعیت
 کی درستی اور انتظام میں مصروف رہتے ہیں اور جو کچھ

فوج و رطایب سے ملوگ و احسان کرتے ہیں اُسکا بدلہ لاؤر
 عوض نہیں چاہتے اور اپنی اولاد سے بھی پرورش کے عوض نیکی
 کی توقع نہیں رکھتے۔ جس طرح آدمی اولاد کی پرورش کو کے
 بھر اُسے خدمت لیتے ہیں جیوان بچوں کو پیدا کر کے پرورش
 کر دیتے ہیں پھر اُسے کچھ غرض نہیں رکھتے فقط شفقت و مہرمانی
 سے پالتے اور کھلاتے ہیں خدا کی وہ پر نہایت قدم ہیں کیونکہ وہ
 بندوں کو پیدا کر کے رزق پہنچاتا ہی اور اُسے شکر کی توقع نہیں
 رکھتا انسانوں میں اگر بے فعل بد نہوتے تو اسے تعالیٰ اُسے کیوں
 فرماتا کہ شکر کرو ہمارا اور اپنے ماباپ کا ہماری اولاد پر یہ حکم
 نہیں کیا کیونکہ بے کفر و نافرمانی نہیں کرتے طوطا جو وقت اس
 کلام تک پہنچا جنات کے حکیموں نے بھی کہا یہ سچ کتا ہی انسانوں نے
 شرمندہ ہو کر سر جھکا لیا کسی نے کچھ جواب نہ دیا اتنے میں بادشاہ
 نے ایک حکیم سے پوچھا کہ جن بادشاہوں کا وصف بیان کیا کہ
 اپنی رغبت اور فوج پر نہایت شفقت و مہربانی کرتے ہیں وہ
 کون بادشاہ ہیں حکیم نے کہا مراد ان بادشاہوں سے ملائکہ ہیں
 اس واسطے کہ جتنی حیوانات کی اجناس و انواع و اشخاص ہیں
 سب کے واسطے اس کی طرف سے ملائکہ مقرر ہیں کہ ہر ایک کی

حفاظت اور رعایت کرے ہیں اور ملائکوں کے گرد وہ ہیں بھی
 رئیس و سردار ہونے میں کہ اپنے اپنے گردہ پر شفقت و مہربانی
 پر کہتے ہیں بادشاہ نے پوچھا کہ فرشتوں میں یہ شفقت و مہربانی
 کہاں سے ہوئی اُس نے کہا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ
 قaidہ حاصل کیا ہے کیونکہ جب طرح وہ اپنے بندوں پر شفقت
 کرتا ہے دنیا میں کسی کی شفقت اسکے لاکھوں حصے کو نہیں پہنچتی
 اسی واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے بندوں کو پیدا کیا ہر ایک
 کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر کئے شکیں و صورت نہایت
 خوبی اور لطافت سے بنائی ہو اس مدد کہ بخشے نفع اور نقصان
 سے سب کو بخر دار کیا اور انہیں کے آرام کے واسطے
 آفتاب و ماہتاب اور برج و ستارے پیدا کئے درختوں
 کے پھل پتوں سے رزق پہنچایا غرض انواع و اقسام کی نعمتیں
 پیدا کیں یہ سب اس کی شفقت و رحمت پر دلیل ہی بادشاہ
 نے پوچھا آدمیوں کی حفاظت کے واسطے جو ملائکہ مقرر ہیں
 انکا سردار کون ہے حکیم نے کہا وہ نفسِ ناطقہ ہی کہ حیوانیت
 سے آدم پیدا ہوا اس وقت سے یہ اسکے جسم کا شریک ہے جن
 فرشتوں نے کہ بموجب حکم الہی کے آدم کا سجدہ کیا انکو نفس

جیوانی کہتے ہیں کہ نفس ناطقہ کے تابع ہیں اور جس نے کہ سجدہ کیا وہ قوت غصیہ و نفس امارہ ہی ابلیس بھی اس کو کہتے ہیں نفس ناطقہ آدم کی اولاد میں اب تک باقی ہی جس طرح صورت جسمیہ آدم کی اب تک وہی باقی ہی اسی صورت پر پیدا ہوتے اور رہتے ہیں اور اسی صورت سے قیامت کے دن نبی آدم اٹھ کر بہشت میں داخل ہووینگے بادشاہ نے پوچھا اس کا کیا سبب کہ ملائکہ اور نفوس نظر نہیں آتے حکیم نے کہا اس واسطے کہ وہ نورانی اور شفاف ہیں جو اس جسمانی سے محسوس نہیں ہوتے مگر انبیاء اور اولیاء قلب کی صفائی کے سبب ان کو دیکھتے ہیں کیونکہ نفوس ان کے تاریکی جمالت سے پاک ہیں خواب غفلات سے بیدار رہتے ہیں نفوس اور ملائکہ سے ان کو مناسبت ہی اس واسطے ان کو دیکھتے اور ان کا کلام سنا کر اپنے اپنے جنس کو جڑ کرتے ہیں بادشاہ نے یہ احوال سنا کر حکیم سے فرمایا بھراک اسد بعد اسکے طوطے کی طرف دیکھ کر کہتا تو اپنے کلام کو عام کر اُس نے کہا یہ آدمی جو دعویٰ کرتا ہے کہ ہماری قوم میں بہت کاربگر اور اہل حرف ہوتے ہیں سو یہ موزجہ بات کا نہیں ہی کہونکہ ہم میں بھی بعض جیوان ان صنعتوں

ہیں اُنکے شہر یک ہیں چنانچہ مکھی اُنکے معمار اور ہندوؤں سے
 تعمیر اور ترمیم میں زیادہ سلیقہ رکھتی ہیں اپنے گھر کو بغیر
 مٹی اور اینٹ اور جوئے اور گچ کے بناتی ہیں خط اور داہرہ
 کھینچنے میں سطر اور ہر گاہ کی احتیاج نہیں رکھتی اور بے
 اسباب و آلات کے محتاج ہوتے ہیں اس سطر ح کمری
 کہ سب کیر و ن سے ضعیف ہی مگر تہہ بنے ہیں اُنکے جلاہوں سے
 زیادہ ہوشیار ہیں پہلے تو لعاب سے تار کھینچتی ہیں بعد
 اسکے مثل خطوط کے بنا کر پھر اوپر سے اسکو درست کرتی
 ہیں اور بیچ میں کچھ تھوڑا اکھیڑنے کی شکار کے واسطے کھلا
 رکھتی ہیں اور اس سطر میں محتاج کسی اسباب کی نہیں
 اور جلاہ بغیر اسباب کے کچھ بن نہیں سکتے اس سطر ح
 ویشم کے کیرے کی نہایت ضعیف ہیں مگر اُنکے کار بگردن
 سے علم و سہر زیادہ جانتے ہیں جو وقت کھا کر آجودہ ہوتے
 ہیں اپنے رہنے کی جگہ پر آکر پہلے لعاب سے مثل خطوط
 باریک کے تہہ ہیں بعد اسکے اوپر سے پھر اسکو درست
 اور مضبوط کرنے میں کہ ہوا اور پانی کا اُسمیں دخل نہیں ہونا
 اور اسی میں اپنے معمول کے موافق عورتیں ہیں بے سب ہر

بغیر تعلیم بابا پ اور اسناد کے جانتے ہیں سوئی تاکے کے
 محتاج نہیں ہوتے جس طرح اچھے درزی اور دروگر بغیر اسکے
 کچھ بنا نہیں سکتے اور ابابیل اپنے گھر کو چھتوں کے نیچے معلق ہوا
 ہوں بناتی ہی سیرتھی وغیرہ کی محتاج نہیں اور یا بھی کس
 خوبصورتی سے ابنا گھر بنا تا ہی اور دیکھ کہ بغیر مٹی اور پانی
 کے گھر بناتی ہی کسی چیز کی محتاج نہیں ہی غرض مسب طایر اور
 حیوان گھر اور اشتیاء بناتے اور اولاد کی پرورش کرتے ہیں
 انسانوں سے زیادہ شعور و ہنر جانتے ہیں چنانچہ شتر مرغ
 کو طایر اور بہائم سے مرکب ہی کس خوبی سے اپنے بچوں
 کی پرورش کرتا ہی بدوقت کہ بیس یا بیس اندے جمع
 ہوتے ہیں تین حصے کر کے بعضوں کو مٹی میں بند کرتا ہی اور
 بعضوں کو آفتاب کی گرمی میں اور بعضوں کو اپنے پر کے نیچے
 رکھتا ہی جب کہ بہت سے بچے پیدا ہوتے ہیں انکی پرورش
 کے لئے زمین کھود کر کیردن کو نکالتا اور بچوں کو کھانا ہی آدمیوں
 میں کوئی عورت اس طرح اپنے لڑکے کو پرورش نہیں کرتی دائی
 جنائی خبر لیتی ہی وقت جنے کے ہدیت سے نکال کر نہلاتی دھلاتی
 ہی اور دودھ پلائی دودھ پلا کر گھوارے میں دلاتی ہی

مسب کچھ دے کوئی ہیں قر کے کی ماکو کچھ جر بھی ہیں ہوتی اولاد
 قر کے بھی انکے نہستہ احمق ہوتے ہیں نفع نقصان اصلا نہیں سمجھتے
 مدد دے یس برس کے بعد سن تیز کو پہنچتے ہیں پھر بھی معلم
 وادیب کے محتاج رہتے ہیں زندگی بھر لکھنے پڑھنے میں اوقات
 بسر کرتے ہیں سپہر احمق کے احمق رہتے ہیں اور ہمارے
 جمے جو وقت پیدا ہونے میں اسی وقت ہر ایک نیک و بد
 سے واقف ہو جاتے ہیں چنانچہ مرغ تیر بتیر کے اندر سے
 نکلتے ہی بے تعلیم ماباپ کے جگتے پھرتے ہیں جو کوئی پکڑنے کا
 قصد کرنا ہی اسے بھاگ جاتے ہیں یہ عقل و شعور انکا واسطہ تعالیٰ
 کی طرف سے الٹا ہوتا ہے کہ سب نیک و بد جانتے ہیں سبب
 کا سکا یہ ہی کہ بے ظاہر بچوں کے ہالنے میں نر اور مادہ دونوں
 شریک نہیں ہوتے جس طرح اور ظاہر کو نر وغیرہ کہ نر اور
 مادہ ملکر بچوں کی پرورش کرتے ہیں اس واسطے خدا نے
 انکے بچوں کو نہ عقل عطا کی نہی کہ ماباپ کی پرورش کے محتاج
 نہیں ہیں آپ سے جگتے اور کھاتے ہیں جس طرح اور حیوان
 و ظاہر کے جمے دو دھم پلانے اور دانہ کھلانے کی احتیاج رکھتے
 ہیں ویسے یہ نہیں ہیں پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک کس کا رتبہ

برآہی ہم رات دن اُسکی تسبیح و تہلیل میں مشغول رہے ہیں
 اسواسطے اسنے ہمارے حال پر بہر کچھ مہربانی کی ہی اور یہ جو تم
 کہتے ہو کہ ہماری قوم میں شاعر و خطیب اور شاغل و ذاکر ہوتے
 ہیں اگر ظایرون کی زبان سمجھو اور حشرات الارض کی تسبیح
 کیر و نکلی تکبیر ہمایم کی تہلیل ملخ کا ذکر میہند کی دعا بلبل کا وعظ
 سنگھوارے کا خطبہ مرغ کی اذان کبوتر کا غمگنا کوئے کا غیب سے
 خبر دینا ابابیل کا وصف کرنا لو کا خوف خدا سے دارانا نکے سوا
 حیوانی مکھی وغیرہ کی عبادت کا احوال جانو تو معلوم ہو کہ ان میں
 بھی فصیح بلیغ شاعر خطیب شاغل ذاکر ہوتے ہیں چنانچہ اسد
 تعالیٰ فرماتا ہے * ^اوَانْ مِنْ شَیْءٍ ^ااِلَّا ^ایَسْبِیْحُ ^الِحَمْدِہِ وَلَکِنْ لَا تَفْقَہُوْنَ *
 حاصل یہ ہے کہ ہر ایک شے خدا کی حمد میں تسبیح کرتی ہی
 لیکن تم نہیں جانتے ہو پس خدا نے تم کو جہان کی طرف نسبت
 کی ہی یعنی تم اُنکی تسبیح نہیں سمجھتے ہو اور ہکو علم کی طرف
 منسوب کیا اور کہا * ^اکُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَکْوَتَہٗ ^اوَلَا تَسْمَعُ ^ایَعْنِیْ ہر ایک
 حیوان و عاقل تسبیح جانتا ہی پس جاہل و عالم برابر نہیں ہوتے
 ہکو نمبر فوقیت ہی بھر کس چیز سے فخر کرتے اور کہہ د
 بہتان سے کہتے ہو کہ ہم مالک اور حیوان غلام ہیں اور

مبجھون کا ذکر جو کرنے ہو سو یہ عمل جاہلون پر چلتا ہی
 عورین اور لڑکے اسکی معتقد ہونے میں عقلا کے نزدیک
 کچھ اسکا مرتبہ نہیں ہی بعض نجومی حقا کے بہکانے کے واسطے
 کہتے ہیں کہ قلا نے شہر میں دس یا بیس برس کے بعد یہ حادثہ
 درپیش ہو گا حالانکہ اپنے احوال سے خبر نہیں کہ اسپر کیا گزریگا
 اور اسکی اولاد کا کیا حال ہو گا چند مدت کے قبل دیار بعید کا
 احوال بیان کرنا ہی تاکہ عوام الناس اسکو سمجھ جانیں اور
 معتقد ہو دیں نجومیوں کے کہنے کا وہی لوگ اعتبار کرتے ہیں
 جو گمراہ و بغی ہیں جس طرح آدمیوں کے بادشاہ ظالم و جابر
 حاقبت کے منکر ہیں قضا اور قدر کو نہیں جانتے مثل نمرود اور
 فرعون کے کہ نجومیوں کے کہنے سے سیکڑوں لڑکے بلکہ ہزاروں
 قتل کروادالے یہ جانتے تھے کہ دنیا کا انتظام سات ستاروں
 اور بارہ برجوں پر موقوف ہی یہ نہ معلوم تھا کہ بغیر حکم
 الہی کے جسے بروج اور ستاروں کو پیدا کیا ہی کچھ نہیں
 ہو تا سچ ہی * مصرعہ * تقدیر کے آگے کچھ تدبیر نہیں جاتی *
 آخر خدا نے جو چاہا تھا وہی ہوا بیان اسکا یہ ہی کہ نمرود کو
 نجومیوں نے خردی کہ ایک لڑکا شہارے عہد میں پیدا ہوا گا

یہ بعد پرورش ہو نیک مرتبہ عظیم حاصل کر کے بت بدستون
 کے دین کو برہم درہم کو نیکاً جب کہ اسے پوچھا کس جگہ اور
 کونسی قوم میں پیدا ہو گا اور کہاں پرورش پاویگا یہ نہ بتلا سکے
 بادشاہ سے کہا جتنے لر کے اس سال پیدا ہو وین سب کو حکم
 قتل کا کیجئے یہ گمان کیا کہ وہ لر کا بھی انہیں قتل ہو جاوے گا آخر
 اسے تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اسے کو پیدا کیا اور کافروں
 کے شر سے محفوظ رکھا یہی معاملہ فرعون نے بنی اسرائیل سے
 کیا یہاں بھی خدا نے حضرت موسیٰ کو انکی بدی سے بٹا دین رکھا
 مغرض نجو میوں کا کمنا فقط خرافات ہی تصور نہیں تھیں اور تم اسے
 اپنا فخر کرنے اور کہتے ہو کہ ہماری قوم میں نجومی اور حکیم ہونے
 ہیں بے لوگ گمراہوں کے بہنکانے کے واسطے ہیں جو لوگ کہ
 بتوکل علی اللہ ہیں وہ انکی باتوں کو نہیں مانتے جو وقت
 طوطا اس کلام تک پہنچا بادشاہ نے اسے پوچھا اگر نجوم سے
 بلیات کا دفع ہونا ممکن نہیں پھر نجومی اسے کیوں سیکھتے
 اور دلیانوں سے ثابت کرتے ہیں اور اسے خوف کیوں
 کہتے ہیں اُسے کہتا ہے البتہ اسے بلا کا دفع ہونا ممکن ہی لیکن نہ
 جس طرح کہ نجومی کہتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی استعانت سے

کہ وہ پیدا کرنے والا نجوم کا ہی بادشاہ نے پوچھا کہ استعانت
 اُسکی اسے کیونکر کرے کہا کہ احکام شرعی پر عمل کرے
 مگر یہ وزاری کرنا ہمارے ہنر و فہر رکھنا صدقہ اور زکوٰۃ دینا
 خلوص دل سے عبادت کرنا یہی استعانت ہی جس وقت
 اللہ تعالیٰ سے اُسکے دفع ہو نیکی واسطے سوال کرے البتہ
 خدا محفوظ رکھتا ہی اسواسطے کہ نجومی اور کاہن قبل وقوع
 حوادث کے خریدتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ یہ حادثہ ظاہر کریگا اُسکے
 واسطے بہتر یہ ہی کہ اُسی اللہ سے اُسکے دفع کے واسطے
 دعا مانگے نہ یہ کہ قواعد نجوم پر عمل کرے بادشاہ نے کہا جسوقت
 احکام شرعی پر عمل کیا اور بلا اُسے دفع ہوئی اُسے یہ لازم
 آتا ہی کہ مقدر الہی تل جادے اسنے کہا مقدر اُسکا نہیں
 تمنا مگر جو لوگ کہ اُسکے دفع کے واسطے خدا سے مناجات کرتے
 ہیں انکو اس حادثے سے محفوظ رکھتا ہی چنانچہ مسیحیوں نے
 جسوقت نمرود کو خریدی کہ ایک لڑکابت پر سنون کے دین کا
 مخالف پیدا ہو کر شہاری رعیت اور فوج کو برہم درہم کریگا اور
 مراد اُسے ابرہیم خلیل اللہ تھے اور اللہ تعالیٰ نے اُنکو پیدا کر کے
 نمرود اور اُسکی فوج کو انکے، تھوڑے ذلیل و خراب کیا اگر

نبرد اسوقت خدا سے اپنی بہتری کے واسطے دعا مانگنا اللہ تعالیٰ
 اپنی توفیق سے اُسکو ابراہیم کے دین میں داخل کرنا وہ
 اُسکی فوج ذلت و خرابی سے محفوظ رہنے اسبطرح
 موسیٰ کے پیدا ہونے کی جب فرعون کو نجومیوں نے خبر دی اگر
 خدا سے اپنی بہتری کی واسطے دعا مانگنا اُسکو بھی خدا اُنکے
 دین میں داخل کر کے ذلت سے محفوظ رکھنا جسبطرح اُسکی
 عورت کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی اُس وقت ایمان کی
 نجشی قوم یونس نے جسوقت عذاب میں مبتلا ہو کر خدا سے
 دعا مانگی اللہ نے اُنکو اُس عذاب سے پناہ میں رکھا بادشاہ نے
 کہا سچ ہی اب نجوم کا سیکھنا اُس وقت وقوع حادثہ کے خبر دینا
 اُس خدا سے اُسکے دفع کرنے کے لئے دعا مانگنا ان سب چیزوں کا
 قایدہ معلوم ہوا اس واسطے حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل
 کو نصیحت کی تھی کہ جسوقت تم کسی بلا سے خوف کرو اسوقت
 خدا سے دعا مانگو اُس رتضرع و زاری کرو کیونکہ وہ تمکو صدق دعا
 کے سبب اُس حادثے سے محفوظ رکھے گا آدم سے لیکر محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ طریقہ جاری تھا کہ ہر ایک حادثے
 کے وقت اپنی امت کو یہی حکم کرنے تھے پس لازم ہی کہ احکام

نجوم کے واسطے اس طور پر عمل کرے۔ جس طرح کہ اس زمانہ کے
 نجومی خلیق کو بہکاتے ہیں خدا کو پتھور کر گردش فلک کی طرف
 دور نے ہیں مریضوں کی صحت کے واسطے بھی پہلے خدا کی طرف
 رجوع کرے کیونکہ شفا کی کلی اُسی کی عنایت اور مہربانی سے
 حاصل ہوتی ہے یہ نچاہئے کہ بارگاہ شافعی حقیقی سے پھر کر طبیبوں
 کے یہاں رجوع کرے بعض آدمی کہ ابتدائے مرض میں طبیبوں سے
 رجوع کرتے ہیں انکے علاج سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا پھر وہ ان سے
 ناامید ہو کر خدا کی طرف رجوع کرتے ہیں بلکہ بدشتر عرضیوں
 پر احوال اپنا نہایت السحاح و زاری سے لکھ کر سجد و ن
 کی دیواروں یا ستونوں پر لٹکا دیتے ہیں خدا شفا بخشتا ہی
 اس طرح چاہئے کہ تاثیرات نجوم کے واسطے اسی خدا سے رجوع
 لائے نجومیوں کے بہکانے پر عمل کرے چنانچہ ایک بادشاہ تھا
 اسکو نجومیوں نے خبر دی کہ اس شہر میں ایک حادثہ ہو گا جس سے
 شہر کے رہنے والوں کو بہت خوف ہی بادشاہ نے پوچھا کہ طرح
 ہو گا تفصیل اُسکی نہ بتا سکا مگر اتنا کہا کہ فلا نے مہینے فلانی
 تاریخ یہ حادثہ وقوع میں آدے گا بادشاہ نے لوگوں سے پوچھا
 کہ اسکی دفع کے واسطے کیا تدبیر کیا چاہئے جو لوگ کہ اہل شرع تھے

انہوں نے کہا بہرہ ہی کہ اس روز بادشاہ اور تمام شہر کے رہنے والے چھوٹے بڑے بستی سے باہر نکلی کر میدان میں رہیں اور خدا سے اسکے دفع کے لئے السحاح و زاری کو بن شاید خدا اس بلا سے محفوظ رکھے بموجب اگلے کمنے کے بادشاہ اس دن شہر سے باہر جا رہا اور بہت سے آدمی بادشاہ کے ساتھ باہر نکلے خدا سے دعا مانگنے لگے کہ اس بلا سے محفوظ رہیں اور تمام رات وہاں جاگتے رہے مگر بعض آدمیوں نے نجومی کے کمنے سے کچھ خوف نہ کیا اسی شہر میں رہ گئے رات کو نہایت شدت سے پانی برسنا وہ شہر زمین نشیب میں واقع تھا چاروں طرف سے پانی کھج کر شہر میں بھر گیا جس نے آدمی بستی میں رہ گئے تھے سب ہلاک ہو گئے اور جو لوگ کہ شہر کے باہر دعا و زاری میں مشغول تھے سلامت رہے جس طرح طوفان سے نوح اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تھے محفوظ رہے اور باقی سب غرق ہو گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے * ^{۸۰}فَاَنجَيْنَا^{۸۱} وَالدِّينَ^{۸۲} ^{۸۳}مَعَهُ^{۸۴} فِي لُفْلُكَ^{۸۵} وَاعْرِفْنَا^{۸۶} الَّذِيْنَ كَذَّبَ^{۸۷} بَوَايَا^{۸۸} تَنَا^{۸۹} اِنَّهُمْ كَانُوْا^{۹۰} فِرًا^{۹۱} عَمِيْنَ^{۹۲} * یعنی نجات دی ہمیں نوح کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ کشتی میں بیٹھے تھے اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھوٹ سمجھا جانا نہ اُنکو

غرق کر دیا کیونکہ وہ قوم گمراہ تھی فلاسفی اور منطقی پر جو ہم
 فخر کرتے ہو سو وہ ٹھہارے قایدے کے واسطے نہیں ہیں
 بلکہ ٹھہرین گمراہ کرتے ہیں آدمی نے کہا یہہ کیونکر ہی اسے
 بیان کرکنا سوا سوا سوا کے دے طریقہ شریعت سے بھیر دیتے
 ہیں کثرت اختلاف سے احکام دین کے اجتہاد دیتے ہیں سبکی
 رائیں اور مذہب مختلف بعض تو عالم کو قدیم کہتے ہیں بعض
 ہیولا کو قدیم جانتے ہیں بعض صورت کے قدم پر دلیل لانے
 ہیں بعض کہتے ہیں کہ عاتین دو ہیں بعض تین عاتین ثابت کرتے
 ہیں بعض چار کے قایل ہیں بعض پانچ کہتے ہیں بعض چھ سے
 سات تا تک ترقی کرتے ہیں بعض صانع اور مصنوع کی معیت
 کے قایل ہیں بعض زمانے کو غیر مستناہی کہتے ہیں بعض تناہی پر دلیل
 لانے ہیں بعض معاد کے مقرر ہیں بعض منکر بعض رسالت اور
 وحی کا اقرار کرنے ہیں بعض انکار بعض شک میں حیران
 مگر گردان ہیں بعض عقل و دلیل کے مقرر ہیں بعض تقایید پر قائم
 ہیں انکے سوا اور بھی بہت سے مذاہب مختلف ہیں کہ جن میں
 بے سب گرفتار ہیں اور ہمارا دین و طریق ایک ہی خدا کو
 واحد لا شریک جانتے ہیں راہت دن اُسکی تسبیح و تہلیل میں

مشغول ہیں کسی سہ پر اُسکے اپنا فخر ہیں بیان کرتے جو کچھ
 ہماری قسمت میں مقدر کیا ہی اس پر شاکر ہیں اُسکے حکم سے
 باہر نہیں ہیں بہر نہیں کہتے کہ یہ کیوں اور کس واسطے ہی
 جس طرح آدمی اُسکے احکام اور مشیت و صنعت میں اعتراض
 کرتے ہیں مہند سون اور مساحون پر جو تم اپنا فخر کرتے ہو سو
 وے دلیاؤں کی فکر میں رات دن کھبرائے ہوئے رہتے ہیں
 جو چیزیں کہ وہم و تصور سے باہر ہیں اُنکا دعویٰ کرتے ہیں
 اور آپ نہیں جانتے جو علوم کہ اُن پر واجب ہیں اُنکی طرف
 میل نہیں کرتے خرافات کی طرف جسے کچھ احتیاج متعلق
 نہیں قصد کرتے ہیں بعض اجرام و ابعاد کی مساحت کی فکر
 میں رہتے ہیں بعض ہمارے اور ابر کی بلندی دریافت کرنیکے واسطے
 جہان میں کتنے دریا اور جنگل ناپتے پھرتے ہیں بعض افلاک کی
 ترکیب اور زمین کے مرکز معلوم کرنیکے واسطے فکر و تامل
 کرتے ہیں اپنے بدن کی ترکیب و مساحت سے خبر نہیں یہ
 نہیں جانتے کہ انتربان اور رودے کتنے ہیں جو تہ سینہ میں
 کس قدر وسعت ہی دل و دماغ کا کیا حال ہی معہ کس طور
 پر ہی استخوان کی کیا صورت ہی بدن کے جو کس وضع

پرواقع ہمیں بے چیزین کہ جنکا جانتا سہل اور پہچانتا واجب ہی
 ہرگز نہیں جانتے حالانکہ اُن سے اللہ تعالیٰ کی صنعت و قدرت معلوم
 ہوتی ہی جیسا کہ یہ ستمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی * من عرف
 نفسه فقد عرف ربه * یعنی جس نے اپنے تئیں جانا اس نے خدا کو
 پہچانا ساتھ اس جمل و نادانی کے بیشتر کلام الہی نہیں جوتے
 فرض و سنت کے احکام نہیں جانتے اور طبیہوں پر جو تم فخر
 کرتے ہو ان سے نکو جی بھی تنک احتیاج ہی کہ حرص و شہوت
 سے مختلف کھانے کھا کر بیمار ہو جاتے ہو اور ان کے دروازوں
 پر قارورہ لیکر حاضر ہوتے طیب و عطار کے دروازے پر وہی
 جاتا ہی جو بیمار ہووے جس طرح نجومیوں کے دروازے پر
 منخوس اور بد بختوں کا مجمع رہتا ہی حالانکہ اُنکے یہاں جانے
 سے زیادہ نحوست ہوتی ہی اس واسطے کہ سعد اور نحس ساعت
 کی تقدیم و تاخیر میں اُنکو اختیار نہیں ہی نہر بھی بعض نجومی اور
 رمال ایک کاغذ لیکر کچھ مزرقات احمقوں کے ہسکانیک واسطے
 لکھ دیتے ہیں یہی حال طبیہوں کا ہی کہ انکے یہاں التجالیجانے سے
 بیماری زیادہ ہوتی ہی جن چیزوں سے کہ مریض بیشتر شفا
 پاتا ہی انہیں چیزوں سے پرہیز بتاتے ہیں اگر طبیعت پر

چھوڑ دیوں تو بیمار کو شنا ہووے بس طبیہوں اور نجومیوں
 پر ٹھخار افخر کرنا محض حق ہی ہم انکے محتاج نہیں ہیں کیونکہ غذا
 ہماری ایک وضع پر ہی اسی واسطے ہم بیمار نہیں ہوتے
 طبیہوں کے یہاں التجا نہیں لیجاتے کسی شربت اور معجون سے
 غرض نہیں رکھتے شیوہ آزادون کا یہی ہی کہ کسی سے احتیاج
 نہ رکھیں یہ طریقہ غلاموں کا ہی کہ ہر ایک کے یہاں دورے
 پھرتے ہیں اور سوداگر معمار اور زراعت کو نوالے جن پر خم
 اپنا فخر کرتے ہو سو وہ غلاموں سے بھی بدتر ہیں فقیر و محتاج
 سے بھی زیادہ ذلیل ہیں رات دن محنت و مشقت میں
 گزرتا رہتے ہیں ایک ساعت آرام نہیں کرنے پاتے ہمیشہ
 مکانات بناتے ہیں حالانکہ آپ ان میں نہیں رہنے پاتے زمین
 کھود کر درخت بٹھلاتے ہیں بھل اور میوہ اسکا نہیں کھاتے
 اسے زیادہ کوئی احمق نہیں ہی کہ مال و متاع جمع کر کے دارنوں
 کو تھوڑا جاتے ہیں اور آپ ہمیشہ فاقہ کشی میں رہتے ہیں
 سوداگر بھی ہمیشہ مال حرام جمع کو نیکی فکر میں رہتے ہیں گرانی
 کی امید پر غلاموں لیکر رکھتے ہیں قحط کے دنوں میں گران قیمت
 بیچتے ہیں فقیر اور غریب کو کچھ نہیں دیتے ایک بار سب مال

مدت کا جمع کیا ہوا غارت ہو جاتا ہی دریا میں دوب جاتا یا
 جو رلیجاتا ہی یا کوئی ظالم بادشاہ چھین لیتا ہی بھر تو خراب
 و ذلیل ہو کر در بدر محتاج بھرتے ہیں تمام عمر اپنی مرزہ گردی
 میں ضایع کرتے ہیں وے تو یہ جانتے ہیں کہ اھنے فائدہ اُتھایا
 یہ نہیں معلوم کہ نقد عزیز کہ عبارت زندگی سے ہی مفت
 ہاتھ سے دیا آخرت کو دنیا کے واسطے بیجا دنیا
 بھی حاصل نہوئی دین برباد گیا بدھا میں دود و کئے مایا ملی
 نہ رام اگر اس ظاہری فائدے پر تم افتخار کرتے ہو تو ہم
 اس بر لعنت کو نے ہیں اور یہ جو کہتے ہو کہ ہماری قوم میں
 صاحب مروت ہیں سو غلط ہی عزیز واقربا اور اھسائے اُنکے
 فقیر محتاج ننگے بھوکھے گلی گلی سوال کرتے بھرتے ہیں بے انکے
 حال پر نگاہ نہیں کرتے اسی کو مروت کہتے ہیں کہ آپ فراغت
 سے اپنے کھردن میں عیش کمرین عزیز واقربا اور اھسائے
 گدائی کریں اور یہ جو کہتے ہو کہ ہماری قوم میں منشی اور دیوان
 ہوتے ہیں اُن پر بھی نگو فخر کرنا لائق نہیں ہی اُن سے زیادہ
 مشہرہ و بد ذات دنیا میں کوئی نہیں ہی فطرت و دانائی
 اور زبان درازی و خوش تشہیری سے ہر ایک ابھجشم

کی بیچ کنی مین رہے ہیں ظاہر مین بہت عبارت آرائی اور
 رنگینی سے خطوط و ستانہ لکھتے ہیں پر باطن مین اُنکی بیچ
 و بنیاد کھودنے کی فکر مین مصروف رہتے ہیں رات دن یہی
 خیال رہتا ہی کہ فلا نے شخص کو اس کام سے موقوف کر کے
 کسی اور شخص کو کچھ نذرانہ لیکر مقرر کیجئے غرض کسی مکر و
 حیل سے اسکو معزول ہی کر دیتے ہیں اور زاہد و عابد و
 کو جو تم اپنے زعم مین نیک جانتے ہو اور یہ گمان کرتے ہو
 کہ دعا اور شفاعت اُنکی خدا کے نزدیک قبول ہوتی ہی
 اُنھوں نے بھی ٹکوا پنازہ اور تقوی دکھلا کر فریب دیا ہی
 کیونکہ ظاہر مین یہ انکا عبادت کرنا دارِ ہی برّہا نابون کے
 بال لینا پیرا ہن پہننا موتے کبرے پر اکٹھا کرنا بیوند پر بیوند
 لگانا چپکے رہنا کسی سے نبولنا کم کھانا لوگوں سے اخلاق کرنا احکام
 شریعت کے سکھانا دیر تک نماز پڑھنا کہ بیشانی
 پر داغ پر گئے ہیں کھانا کم کھانے سے ہو ناکھ لٹک آئے
 ہیں دماغ خشک بدن دبلا رنگ مستغیر ہو گیا ہی بہ مرا مر کر
 وزور ہی دل مین بغض و کینہ اتنا بھرا ہی کہ کسی کو موجود
 نہیں سمجھتے ہمیشہ خدا پر اعتراض کرتے ہیں کہ ابلیس شیطان

کو کیون پیدا کیا فاقہ اور فاجر کس واسطے مخلوق ہوئے
انکو رزق کیون دیا ہی یہ بات غیر مناسب ہی ایسے ایسے
و سو اس شیطانی دلون میں اُنکے بھرے ہیں شکوت و بے نیاک معلوم
ہوئے ہیں مگر خدا کے نزدیک اُنسے زیادہ بد کوئی نہیں ہی
اُن پر کیا فخر کرنے ہو ٹھہارے واسطے تو بے لوگ مار دینگ
ہیں اور عالم و فقیہ ٹھہارے و بے بھی دنیا کے واسطے کبھی
حرام کو حلال کرتے ہیں اور کبھی حلال کو حرام بتاتے ہیں خدا کے
کلام میں بے معنی تاویلات کرتے ہیں اصل مطلب کو اخذ نہ منفعیت
کے واسطے پھیر دالتے ہیں زہد و تقویٰ کا کیا امکان دوزخ انھیں
لوگوں کے واسطے ہی جن پر تم فخر کرتے ہو اور قاضی مفتی ٹھہارے
جب تک کہیں نوکر نہیں ہوتے صبح و شام مسجد و مین جا کر نماز
پڑھتے اور لوگوں کو وعظ نصیحت کرتے ہیں جب کہ قاضی یا مفتی
ہوئے پھر تو غریبوں اور یتیموں کا مال لیکر ظالم بادشاہوں کو
خوشامد سمجھتی ہیں رشوت لیکر حق تلفی کرتے ہیں جو راضی
نہیں ہوتا اُسکو خوف اور ہشمت نامی سے راضی کرتے ہیں
غرض بے لوگ سخت منہسہ ہیں کہ حق کو ناحق اور ناحق کو حق کر دیتے
ہیں خدا کا خوف مطابق نہیں کہہ تے انھیں لوگوں کے واسطے

عذاب و عقاب ہی اور اپنے خلیفوں اور بادشاہوں کا جو غم
 ذکر کرتے ہو کہ یہ پیغمبروں کے وارث ہیں انکا اوصاف
 ذمیر ظاہر ہیں کہ یہ بھی طریق نبوی چھوڑ کر پیغمبروں کی اولاد
 کو قتل کرتے ہیں ہمیشہ شراب پیتے اور خدا کے بندوں سے
 اپنی خدمت لینے ہیں سب آمیوں سے اپنے تئیں بہتر جانتے
 ہیں دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں جب کہ ان میں کوئی شخص
 حاکم ہوتا ہی جس نے کہ قدیم سے انکا جد و آبا کی خدمت کی ہی
 اُسکو پہلے قید کرتے ہیں حق خدمت اُسکا بالکل دل سے بھلا دیتے
 ہیں اپنے عزیزوں اور بھائیوں کو طمع دنیا کے واسطے
 مار دالتے ہیں یہ خصالت بزرگوں کی نہیں ہی ان بادشاہوں
 اور امیروں پر فخر کرنا ٹھہارے واسطے ضرر ہی اور ابھر
 دعوی ملکیت کا بغیر دلیل اور حجت کے مراہر مکہ و غدر *

* دیک کے احوال میں *

جس گھڑی طوطا اس کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے جن اور
 انس کی جماعت کی طرف دیکھ کر کہا کہ دیک باجو داسکے کہ
 ہاتھ پاؤں کچھ نہیں رکھتی مٹی کیونکر اٹھاتی اور اپنے بدن پر
 مکان اپنا محراب دار بناتی ہی اسکا احوال ہم سے بیان کرو

عبرایوں کی جماعت سے ایک شخص نے کہا کہ اس گہرے
 کو جن مٹی اتھا دیتے ہیں اس واسطے کہ اسنے اسے بہرا حسان
 کیا تھا کہ حضرت حلیمان کا عماما کھالیا وے گر پرے جنون نے جانا
 انھوں نے وقت پائی واپس بھاگے اور محنت و عذاب سے
 انکو مخلصی ہوئی بادشاہ نے جنون کے عالموں سے پوچھا کہ یہ
 شخص جو کہتا ہی تم بھی کچھ اس بات سے واقف ہو سب
 نے کہا ہم کیونکر کہیں کہ جنات مٹی اور پانی اسکو اتھا کر
 دیتے ہیں اس واسطے کہ اگر جنون سے اسنے یہی مانو کہ کیا تھا
 جو کہ اس شخص نے بیان کیا تو اب بھی وے اس محنت و
 مشقت میں گر دنار ہیں مخلصی نہ ہوئی کیونکہ حضرت حلیمان بھی
 اسے مٹی پانی اتھا کر مکانات بنواتے تھے اور کسی طور کی
 تکلیف انکو نہیں دیتے تھے حکیم یونانی نے بادشاہ سے کہا ایک
 وجہ اسکی جھکو معلوم ہی بادشاہ نے کہا بیان کر اسنے کہا کہ
 دیکھ کی خلقت عجیب و غریب ہی طبیعت اسکی نہایت
 بار تمام بدن میں تھنل اور مسام ہمیشہ کھلے رہتے ہیں ہوا جو اندر
 جسم کے جاتی ہی کثرت برودت سے منجمد ہو کر پانی ہو جاتی
 ہی ظاہر بدن پر وہی ٹپکتا ہی اور غبار جو اسکے بدن پر پرتا ہی

میل ہو کر جنم جاتا ہی اسکو یہہ جمع کر کے اپنے بدن پر بناہ کے
 واسطے مکان بناتی ہی کہ ہر ایک آفت سے محفوظ رہے اور
 وہ ہو ننتھہ بھی اسکے نہایت تیز ہونے ہیں کہ اسے پھل پتے
 لکڑی کا پتہ ہی اور ایند پتھر میں سوراخ کرتی ہی بادشاہ نے
 ملخ سے کہا کہ دیکھ کپڑوں کی قسم سے ہی اور تو کیردن کا دکیل
 ہی تو بنا کہ یہ حکیم یونانی کیا کہتا ہی ملخ نے کہا یہ سچ کہتا ہی مگر
 تمام وصف اسکا نہ بیان کیا کچھ باقی رہ گیا بادشاہ نے کہا تو اسے
 تمام کراسنے کہا کہ تعالیٰ نے جبکہ تمام حیوانات کو پیدا کیا اور
 ہر ایک کو اپنی نعمتیں عطا کیں حکمت و عدل سے سب کو برابر رکھا
 بعضوں کو جسم اور دایلد دل پر اور بھاری بخشاگر نفس
 انکا نہایت ذلیل و خراب کیا اور بعضوں کو جسم چھوٹا اور
 ضعیف دیا لیکن نفس انکا نہایت عالم و عاقل کیا زیادتی اور کمی
 ادھر ادھر کی برابر ہو گئی چنانچہ ہاتھی باوجود بڑے جسم
 کے اتنا ذلیل النفس ہی کہ ایک لڑکے کا تابع ہو جاتا ہی کاڈھے پر
 چڑھ کر جدھر چاہے لیجاوے اور نہ باوصف اسکے
 کہ گردن اور جسم نہایت طول طویل ہی مگر احمق اتنا ہی
 کہ جس نے مہار بکر کی اسکے پیچھے چلا جاتا ہی اگر چاہے بھی چاہے تو

اسکو لئے پھرے اور چھو اگرچہ جسم میں چھو تا ہی ہے
 جوقت ہاتھی کو دنگ مارتا ہی تو اسکو بھی ہلاک کرتا ہی
 اسی طرح یہ کیرا جسے دینگ کہتے ہیں اگرچہ جسم میں نہت
 چھو تا اور کم زور ہی مگر نہایت قوی النفس ہی غرض جتنے
 کیرے کہ جسم میں چھوتے ہیں وہ سب عاقل اور ہوشیار
 ہوتے ہیں بادشاہ نے پوچھا اسکا کیا سبب کہ برے جسم
 والے احمق اور چھوتے جسم کے عاقل ہوتے ہیں اس میں کیا
 حکمت الہی ہی کہا خالق نے جب کہ اپنی قدرت کا ملہ سے
 معلوم کیا کہ جن حیوانوں کے جسم برے ہیں وہ رنج اور
 مشقت کے قابل ہیں بس اگر انکو نفس قوی عطا کرتا
 ہرگز کیسے تابع نہوتے اور چھوتے جسم والے اگر عاقل و عالم
 نہوتے تو ہمیشہ رنج اور تکلیف میں رہتے اسلئے انکو نفس
 ذلیل اور انکو نفس عاقل عطا کیا بادشاہ نے کہا اسکو مفصل بیان
 کر اسنے کہا ہر ایک صنعت میں خوبی یہ ہی کہ عاقل کی صنعت
 کسی پر معلوم نہو کہ کس طرح بنانا ہی جس طرح مکھی بغیر ستر
 اور پرگار کے اپنے گھر میں انواع و اقسام کے زاوئے اور
 دایرے بناتی ہی کچھ دریافت نہیں ہوتا کہ کیونکر بناتی اور یہ

ہوم و شہد گمان سے لانی ہی اگر جسم اسکا برآہوتا تو
یہ صنعت اسکی ظاہر ہو جاتی اسطرح ریشم کے کپڑے
کو اُنکا بھی تباہی کسی کو معلوم نہیں ہوتا یہی حال دیبک کا ہی کہ
اسکے مکان بنانے کی حقیقت کچھ نہیں کھلتی یہ نہیں دریافت ہوتا
کہ کس طرح مٹی اُتھاتی اور بناتی ہی کما، فلا سفی اسکے منکر ہیں کہ
وجود عالم کا بغیر ہیولا کے ممکن ہی اللہ تعالیٰ نے مکی کی صنعت
کو سپرد لیل کیا ہی کیونکہ وہ بغیر ہیولا کے موم کے گھر بناتی
اور شہد سے قوت اپنا جمع کرتی ہی اگر اُنکا وہ گمان ہی کہ وہ
پھول اور پتے سے اسکو جمع کرتی ہی بے بھی اسکو جمع کر کے کچھ
بنانے کیون نہیں اور اگر بانی اور ہوا کے درمیان سے جمع کرتی
ہی اگر آپ بصارت رکھتے ہیں اسکو دیکھتے کیون نہیں کہ
کس طرح جمع کرتی اور گھر اپنا بناتی ہی اسی طرح ظالم بادشاہوں کے
واسطے کہ بنی اور گمراہ ہیں اسکی نعمت کا شکر نہیں کرتے چھوٹے
جسم کے حیوانوں کو اپنی قدرت و صنعت پر دلیل کیا ہی
چنانچہ نرد کو پشے نے قتل کیا بادِ وجود اسکی کہ سب حشرات
الارض میں چھوٹا ہی اور فرعون نے جسوقت گمراہی اختیار کی
اور حضرت موسیٰ سے بنی ہو گیا اللہ تعالیٰ نے فوج مانع کی۔ بھی

کہ انھوں نے جا کر اسکو زیر و زبر کیا اسطرح اللہ تعالیٰ نے جب حضرت سلیمان کو سلطنت و نبوت بخشی اور تمام جن وانس کو انکے تابع کیا اکثر گمراہوں کو انکے مرتبہ نبوت میں شک ہوا کہ انھوں نے یہ سلطنت مکر و حیلا کے سے بہم پہنچائی ہی ہر چند کہ وہ کہتے تھے کہ مجھکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے یہ مرتبہ بخشا ہی نہیں بھی انکے دل سے شک نہ گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسی دیک کو بھیجا اُسنے آکر حضرت سلیمان کا عصا کھالیا بے تو محمد اب میں گر پڑے مگر کسی جن وانس کو یہ طاقت نہوئی کہ اُنہر جرات کر سکے یہ قدرت اللہ تعالیٰ کی گمراہوں کے واسطے نصیحت ہی کہ اپنے دِل و دل اور دبدبے پر فخر کرتے ہیں ہر چند کہ سب صنعتیں اور قدرتیں اسکی دیکھتے ہیں نہر بھی عبرت نہیں بکرتے ان بادشاہوں کے سبب جو ہمارے ادنیٰ کبر و ن سے عاجز نہیں اپنا فخر کرتے ہیں اور حدت کہ جس میں موتی پیدا ہوتا ہی سب دریائی جانور و ن سے جسم میں چھوٹی اور ضعیف ہی مگر علم و دانائی میں سب سے دانا اور ہوشیار ہی قعر دریائیں اپنا قوت و رزق پیدا کر کے دہتی ہی پانی برسنے کے دن نہ کے اندر سے نکل کر پانی کے

۱۸۶
 اور پھر جہری ہی دوکان اسکے نہایت برے ہوئے ہیں انکو گھول
 دیتی تھی جس وقت سینہ کا پانی اسکے اندر جاتا ہی فنی الفور
 بند کر لیتی ہی کہ دریا سے شور کا پانی اسمین نہ ملنے پاوے بعد
 اسکے پھر دریا کی تہ میں چلی جاتی ہی مدت تک ان دو سیبیوں
 کو بند رکھتی ہی یہاں تک کہ وہ پانی پختہ ہو کر موتی ہو جاتا ہی
 بھلا ایسا علم کسی انسان میں کاہیکو ہی خدا نے انسانوں کے
 دلوں میں دیا اور حریر و ابریشم کی محبت بہت دی ہی
 سو وہ ان چھوٹے کپڑوں کے لعاب سے ہوتے ہیں کھانے میں شہد
 زیادہ لذیذ جانتے ہیں سو وہ مکھی سے پیدا ہوتا ہی مجلسوں میں
 موسم کی بتیان و روشن کرنے ہیں وہ بھی اسی کی بدولت
 ہی بہتر سے بہتر انکی زینت کے واسطے موتی ہی سو اس چھوٹے
 کپڑے کی حکمت سے پیدا ہوتا ہی جسکا میں نے ابھی مذکور کیا
 اللہ تعالیٰ نے ان کپڑوں سے ایسی نفیس چیزیں اس واسطے
 پیدا کی ہیں کہ بے آدمی انکو دیکھ کر اسکی صنعت و قدرت کا
 اقرار کریں باوجود اسکے کہ سب قدریں اور صنعتیں دیکھنے
 میں شہر غافل ہیں مگر ابھی اور کفر میں اوقات ضائع کرتے
 ہیں اسکی نعمت کا شکر نہیں کرتے غریب اور عاجز بندوں پر

اسکے جراثیم کو ظلم کرنے میں جس وقت ملے اس کلام سے فارغ
 ہو بادشاہ نے انسانوں کے کما اب کچھ اور بھی نکال کر باقی ہی
 انہوں نے کما ابھی بہت فضیلتیں ہم میں باقی ہیں جن سے ثابت
 ہوتا ہے کہ ہم مالک اور بڑے ہمارے غلام ہیں بادشاہ نے کما
 انہیں بیان کر دیا میں سے ایک آدمی نے کما صورتیں ہماری
 واحد ہیں اور انکی صورتیں شکلیں مختلف اسے معلوم ہوا کہ
 ہم مالک یہ غلام ہیں اس واسطے کہ ریاست و مالکیت کے
 واسطے وحدت مناسب ہے اور کثرت کو عبودیت سے
 مشابہت ہے بادشاہ نے حیوانوں سے کما تم اسکا کیا جواب
 دیتے ہو سب حیوانوں نے ایک لہری مفلک ہو کر مڑھک لیا
 بعد ایک دم کے ہزار داستان طایرون کے وکیل نے کہا یہ
 آدمی سچ کتا ہے لیکن اگرچہ صورتیں حیوانوں کی مختلف ہیں
 پر نفوس سب کے متحد ہیں اور انسانوں کی صورتیں گو کہ واحد
 ہیں مگر نفوس ان کے جدے جدے ہیں بادشاہ نے کما اسپر دلیل
 کیا ہے کما اختلاف دین اور مذہب کا اسپر دلالت کرتا ہے
 کیونکہ ان میں ہزاروں ہی فرقے ہیں یہود نصاریٰ مجوس
 مشرک کافریت پرست آتش پرست آخر پرست اسکے سوا

ایک دین میں بہت سے طریقے ہوتے ہیں جس طرح اعلیٰ
 حکما میں سب کی رائیں جدی جدی تھیں چنانچہ یہودیوں میں
 ہامری عبالی جالوتی نصرانیوں میں نسطوری یعقوبی ملکانی
 مجموعیوں میں ازتشتی زروانی خرمی مزکی ہرامی مانوی
 مسلمانوں میں شیعہ سنی خارجی و افضی ناصبی مرجی قدری
 جہمی معتزلی اشعری وغیرہ کہتے ہی فرقے ہوتے ہیں کہ سب کے
 دین و مذہب مختلف ایک دوسرے کو کافر جانتا اور لعنت
 کرتا ہی اور ہم سب اختلاف سے بری ہیں مذہب و اعتقاد
 ہمارا واحد ہی غرض سب حیوان موحد اور مومن ہیں شرک
 و نشاق اور فحش و فجور نہیں جانتے اُسکی قدرت اور
 وحدانیت میں اصلا شک و شبہ نہیں کرتے خالق و رازق برحق
 جانتے ہیں اُسکی رات دن یاد کرتے اور تسبیح و تکبیر میں
 مشغول رہتے ہیں مگر یہ آدمی ہماری تسبیح سے واقف
 نہیں ہیں فارس کے رہنے والے نے کہا کہ ہم بھی خدا کو خالق و
 رازق اور واحد لا شریک جانتے ہیں بادشاہ نے پوچھا پھر
 تمہارے دین اور مذہب میں اتنا اختلاف کیوں ہی اسنے کہا
 دین و مذہب راہ اور وسیلہ ہی کہ جسے مقصود حاصل ہو

اور مقصود و مطلوب سب کا ایک ہی کسی رسم سے
 پہنچیں جس طرف جا دین خدا ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں بادشاہ
 بنے ہو چھا اگر سب کا قصد ہی ہی کہ خدا کی طرف پہنچیں پھر
 ایک دو سرے کو کیون قتل کرتا ہی اسنے کہا دین کے واسطے
 نہیں کیونکہ دین میں کچھ کراہیت نہیں ہی بلکہ ملک کے واسطے
 کہ یہ سنت دین ہی بادشاہ نے کہا اسے مفصل بیان کر اُسنے کہا
 ملک اور دین دونوں توام ہیں کہ ایک بد دن دوسرے کے
 نہیں رہ سکتا مگر دین مقدم اور ملک موخر ہی ملک کے واسطے
 دین ضرور ہی کہ سب آدمی دیانت دار ہو دین اور دین کے
 واسطے ایک بادشاہ چاہئے کہ خالق میں بحکومت احکام دین
 کے جاری کرے اسے واسطے بعض اہل دین بعض کو ملک
 اور ریاست کے واسطے قتل کرتے ہیں ہر ایک اہل دین
 ہی چاہتا ہی کہ سب آدمی ہمارا ہی مذہب و دین اور احکام
 شریعت کے اختیار کریں اگر بادشاہ متوجہ ہو کر سننے تو میں ایک
 دلیل واضح اُسپر بیان کروں فرمایا بیان کر اُسنے کہا قتل کرنا نفس
 کا جمیع دین و مذہب میں سنت ہی اور نفس کا قتل کرنا یہ ہی
 کہ طالب دین اپنے تئیں قتل کرے اور ملک کا طریقہ یہ ہی کہ

ملک کے دو مہرے طالب کو قتل کرے بادشاہ نے کہا ملک کی طالب کے واسطے بادشاہوں کا قتل کرنا ظاہر ہی مگر طالب دین اپنے نفس کو کیونکر قتل کرتے ہیں اسے بیان کر اسنے کہا دین اسلام میں بھی یہ امر ظاہر تر ہی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے * ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰} ^{۱۰۱} ^{۱۰۲} ^{۱۰۳} ^{۱۰۴} ^{۱۰۵} ^{۱۰۶} ^{۱۰۷} ^{۱۰۸} ^{۱۰۹} ^{۱۱۰} ^{۱۱۱} ^{۱۱۲} ^{۱۱۳} ^{۱۱۴} ^{۱۱۵} ^{۱۱۶} ^{۱۱۷} ^{۱۱۸} ^{۱۱۹} ^{۱۲۰} ^{۱۲۱} ^{۱۲۲} ^{۱۲۳} ^{۱۲۴} ^{۱۲۵} ^{۱۲۶} ^{۱۲۷} ^{۱۲۸} ^{۱۲۹} ^{۱۳۰} ^{۱۳۱} ^{۱۳۲} ^{۱۳۳} ^{۱۳۴} ^{۱۳۵} ^{۱۳۶} ^{۱۳۷} ^{۱۳۸} ^{۱۳۹} ^{۱۴۰} ^{۱۴۱} ^{۱۴۲} ^{۱۴۳} ^{۱۴۴} ^{۱۴۵} ^{۱۴۶} ^{۱۴۷} ^{۱۴۸} ^{۱۴۹} ^{۱۵۰} ^{۱۵۱} ^{۱۵۲} ^{۱۵۳} ^{۱۵۴} ^{۱۵۵} ^{۱۵۶} ^{۱۵۷} ^{۱۵۸} ^{۱۵۹} ^{۱۶۰} ^{۱۶۱} ^{۱۶۲} ^{۱۶۳} ^{۱۶۴} ^{۱۶۵} ^{۱۶۶} ^{۱۶۷} ^{۱۶۸} ^{۱۶۹} ^{۱۷۰} ^{۱۷۱} ^{۱۷۲} ^{۱۷۳} ^{۱۷۴} ^{۱۷۵} ^{۱۷۶} ^{۱۷۷} ^{۱۷۸} ^{۱۷۹} ^{۱۸۰} ^{۱۸۱} ^{۱۸۲} ^{۱۸۳} ^{۱۸۴} ^{۱۸۵} ^{۱۸۶} ^{۱۸۷} ^{۱۸۸} ^{۱۸۹} ^{۱۹۰} ^{۱۹۱} ^{۱۹۲} ^{۱۹۳} ^{۱۹۴} ^{۱۹۵} ^{۱۹۶} ^{۱۹۷} ^{۱۹۸} ^{۱۹۹} ^{۲۰۰} ^{۲۰۱} ^{۲۰۲} ^{۲۰۳} ^{۲۰۴} ^{۲۰۵} ^{۲۰۶} ^{۲۰۷} ^{۲۰۸} ^{۲۰۹} ^{۲۱۰} ^{۲۱۱} ^{۲۱۲} ^{۲۱۳} ^{۲۱۴} ^{۲۱۵} ^{۲۱۶} ^{۲۱۷} ^{۲۱۸} ^{۲۱۹} ^{۲۲۰} ^{۲۲۱} ^{۲۲۲} ^{۲۲۳} ^{۲۲۴} ^{۲۲۵} ^{۲۲۶} ^{۲۲۷} ^{۲۲۸} ^{۲۲۹} ^{۲۳۰} ^{۲۳۱} ^{۲۳۲} ^{۲۳۳} ^{۲۳۴} ^{۲۳۵} ^{۲۳۶} ^{۲۳۷} ^{۲۳۸} ^{۲۳۹} ^{۲۴۰} ^{۲۴۱} ^{۲۴۲} ^{۲۴۳} ^{۲۴۴} ^{۲۴۵} ^{۲۴۶} ^{۲۴۷} ^{۲۴۸} ^{۲۴۹} ^{۲۵۰} ^{۲۵۱} ^{۲۵۲} ^{۲۵۳} ^{۲۵۴} ^{۲۵۵} ^{۲۵۶} ^{۲۵۷} ^{۲۵۸} ^{۲۵۹} ^{۲۶۰} ^{۲۶۱} ^{۲۶۲} ^{۲۶۳} ^{۲۶۴} ^{۲۶۵} ^{۲۶۶} ^{۲۶۷} ^{۲۶۸} ^{۲۶۹} ^{۲۷۰} ^{۲۷۱} ^{۲۷۲} ^{۲۷۳} ^{۲۷۴} ^{۲۷۵} ^{۲۷۶} ^{۲۷۷} ^{۲۷۸} ^{۲۷۹} ^{۲۸۰} ^{۲۸۱} ^{۲۸۲} ^{۲۸۳} ^{۲۸۴} ^{۲۸۵} ^{۲۸۶} ^{۲۸۷} ^{۲۸۸} ^{۲۸۹} ^{۲۹۰} ^{۲۹۱} ^{۲۹۲} ^{۲۹۳} ^{۲۹۴} ^{۲۹۵} ^{۲۹۶} ^{۲۹۷} ^{۲۹۸} ^{۲۹۹} ^{۳۰۰} ^{۳۰۱} ^{۳۰۲} ^{۳۰۳} ^{۳۰۴} ^{۳۰۵} ^{۳۰۶} ^{۳۰۷} ^{۳۰۸} ^{۳۰۹} ^{۳۱۰} ^{۳۱۱} ^{۳۱۲} ^{۳۱۳} ^{۳۱۴} ^{۳۱۵} ^{۳۱۶} ^{۳۱۷} ^{۳۱۸} ^{۳۱۹} ^{۳۲۰} ^{۳۲۱} ^{۳۲۲} ^{۳۲۳} ^{۳۲۴} ^{۳۲۵} ^{۳۲۶} ^{۳۲۷} ^{۳۲۸} ^{۳۲۹} ^{۳۳۰} ^{۳۳۱} ^{۳۳۲} ^{۳۳۳} ^{۳۳۴} ^{۳۳۵} ^{۳۳۶} ^{۳۳۷} ^{۳۳۸} ^{۳۳۹} ^{۳۴۰} ^{۳۴۱} ^{۳۴۲} ^{۳۴۳} ^{۳۴۴} ^{۳۴۵} ^{۳۴۶} ^{۳۴۷} ^{۳۴۸} ^{۳۴۹} ^{۳۵۰} ^{۳۵۱} ^{۳۵۲} ^{۳۵۳} ^{۳۵۴} ^{۳۵۵} ^{۳۵۶} ^{۳۵۷} ^{۳۵۸} ^{۳۵۹} ^{۳۶۰} ^{۳۶۱} ^{۳۶۲} ^{۳۶۳} ^{۳۶۴} ^{۳۶۵} ^{۳۶۶} ^{۳۶۷} ^{۳۶۸} ^{۳۶۹} ^{۳۷۰} ^{۳۷۱} ^{۳۷۲} ^{۳۷۳} ^{۳۷۴} ^{۳۷۵} ^{۳۷۶} ^{۳۷۷} ^{۳۷۸} ^{۳۷۹} ^{۳۸۰} ^{۳۸۱} ^{۳۸۲} ^{۳۸۳} ^{۳۸۴} ^{۳۸۵} ^{۳۸۶} ^{۳۸۷} ^{۳۸۸} ^{۳۸۹} ^{۳۹۰} ^{۳۹۱} ^{۳۹۲} ^{۳۹۳} ^{۳۹۴} ^{۳۹۵} ^{۳۹۶} ^{۳۹۷} ^{۳۹۸} ^{۳۹۹} ^{۴۰۰} ^{۴۰۱} ^{۴۰۲} ^{۴۰۳} ^{۴۰۴} ^{۴۰۵} ^{۴۰۶} ^{۴۰۷} ^{۴۰۸} ^{۴۰۹} ^{۴۱۰} ^{۴۱۱} ^{۴۱۲} ^{۴۱۳} ^{۴۱۴} ^{۴۱۵} ^{۴۱۶} ^{۴۱۷} ^{۴۱۸} ^{۴۱۹} ^{۴۲۰} ^{۴۲۱} ^{۴۲۲} ^{۴۲۳} ^{۴۲۴} ^{۴۲۵} ^{۴۲۶} ^{۴۲۷} ^{۴۲۸} ^{۴۲۹} ^{۴۳۰} ^{۴۳۱} ^{۴۳۲} ^{۴۳۳} ^{۴۳۴} ^{۴۳۵} ^{۴۳۶} ^{۴۳۷} ^{۴۳۸} ^{۴۳۹} ^{۴۴۰} ^{۴۴۱} ^{۴۴۲} ^{۴۴۳} ^{۴۴۴} ^{۴۴۵} ^{۴۴۶} ^{۴۴۷} ^{۴۴۸} ^{۴۴۹} ^{۴۵۰} ^{۴۵۱} ^{۴۵۲} ^{۴۵۳} ^{۴۵۴} ^{۴۵۵} ^{۴۵۶} ^{۴۵۷} ^{۴۵۸} ^{۴۵۹} ^{۴۶۰} ^{۴۶۱} ^{۴۶۲} ^{۴۶۳} ^{۴۶۴} ^{۴۶۵} ^{۴۶۶} ^{۴۶۷} ^{۴۶۸} ^{۴۶۹} ^{۴۷۰} ^{۴۷۱} ^{۴۷۲} ^{۴۷۳} ^{۴۷۴} ^{۴۷۵} ^{۴۷۶} ^{۴۷۷} ^{۴۷۸} ^{۴۷۹} ^{۴۸۰} ^{۴۸۱} ^{۴۸۲} ^{۴۸۳} ^{۴۸۴} ^{۴۸۵} ^{۴۸۶} ^{۴۸۷} ^{۴۸۸} ^{۴۸۹} ^{۴۹۰} ^{۴۹۱} ^{۴۹۲} ^{۴۹۳} ^{۴۹۴} ^{۴۹۵} ^{۴۹۶} ^{۴۹۷} ^{۴۹۸} ^{۴۹۹} ^{۵۰۰} ^{۵۰۱} ^{۵۰۲} ^{۵۰۳} ^{۵۰۴} ^{۵۰۵} ^{۵۰۶} ^{۵۰۷} ^{۵۰۸} ^{۵۰۹} ^{۵۱۰} ^{۵۱۱} ^{۵۱۲} ^{۵۱۳} ^{۵۱۴} ^{۵۱۵} ^{۵۱۶} ^{۵۱۷} ^{۵۱۸} ^{۵۱۹} ^{۵۲۰} ^{۵۲۱} ^{۵۲۲} ^{۵۲۳} ^{۵۲۴} ^{۵۲۵} ^{۵۲۶} ^{۵۲۷} ^{۵۲۸} ^{۵۲۹} ^{۵۳۰} ^{۵۳۱} ^{۵۳۲} ^{۵۳۳} ^{۵۳۴} ^{۵۳۵} ^{۵۳۶} ^{۵۳۷} ^{۵۳۸} ^{۵۳۹} ^{۵۴۰} ^{۵۴۱} ^{۵۴۲} ^{۵۴۳} ^{۵۴۴} ^{۵۴۵} ^{۵۴۶} ^{۵۴۷} ^{۵۴۸} ^{۵۴۹} ^{۵۵۰} ^{۵۵۱} ^{۵۵۲} ^{۵۵۳} ^{۵۵۴} ^{۵۵۵} ^{۵۵۶} ^{۵۵۷} ^{۵۵۸} ^{۵۵۹} ^{۵۶۰} ^{۵۶۱} ^{۵۶۲} ^{۵۶۳} ^{۵۶۴} ^{۵۶۵} ^{۵۶۶} ^{۵۶۷} ^{۵۶۸} ^{۵۶۹} ^{۵۷۰} ^{۵۷۱} ^{۵۷۲} ^{۵۷۳} ^{۵۷۴} ^{۵۷۵} ^{۵۷۶} ^{۵۷۷} ^{۵۷۸} ^{۵۷۹} ^{۵۸۰} ^{۵۸۱} ^{۵۸۲} ^{۵۸۳} ^{۵۸۴} ^{۵۸۵} ^{۵۸۶} ^{۵۸۷} ^{۵۸۸} ^{۵۸۹} ^{۵۹۰} ^{۵۹۱} ^{۵۹۲} ^{۵۹۳} ^{۵۹۴} ^{۵۹۵} ^{۵۹۶} ^{۵۹۷} ^{۵۹۸} ^{۵۹۹} ^{۶۰۰} ^{۶۰۱} ^{۶۰۲} ^{۶۰۳} ^{۶۰۴} ^{۶۰۵} ^{۶۰۶} ^{۶۰۷} ^{۶۰۸} ^{۶۰۹} ^{۶۱۰} ^{۶۱۱} ^{۶۱۲} ^{۶۱۳} ^{۶۱۴} ^{۶۱۵} ^{۶۱۶} ^{۶۱۷} ^{۶۱۸} ^{۶۱۹} ^{۶۲۰} ^{۶۲۱} ^{۶۲۲} ^{۶۲۳} ^{۶۲۴} ^{۶۲۵} ^{۶۲۶} ^{۶۲۷} ^{۶۲۸} ^{۶۲۹} ^{۶۳۰} ^{۶۳۱} ^{۶۳۲} ^{۶۳۳} ^{۶۳۴} ^{۶۳۵} ^{۶۳۶} ^{۶۳۷} ^{۶۳۸} ^{۶۳۹} ^{۶۴۰} ^{۶۴۱} ^{۶۴۲} ^{۶۴۳} ^{۶۴۴} ^{۶۴۵} ^{۶۴۶} ^{۶۴۷} ^{۶۴۸} ^{۶۴۹} ^{۶۵۰} ^{۶۵۱} ^{۶۵۲} ^{۶۵۳} ^{۶۵۴} ^{۶۵۵} ^{۶۵۶} ^{۶۵۷} ^{۶۵۸} ^{۶۵۹} ^{۶۶۰} ^{۶۶۱} ^{۶۶۲} ^{۶۶۳} ^{۶۶۴} ^{۶۶۵} ^{۶۶۶} ^{۶۶۷} ^{۶۶۸} ^{۶۶۹} ^{۶۷۰} ^{۶۷۱} ^{۶۷۲} ^{۶۷۳} ^{۶۷۴} ^{۶۷۵} ^{۶۷۶} ^{۶۷۷} ^{۶۷۸} ^{۶۷۹} ^{۶۸۰} ^{۶۸۱} ^{۶۸۲} ^{۶۸۳} ^{۶۸۴} ^{۶۸۵} ^{۶۸۶} ^{۶۸۷} ^{۶۸۸} ^{۶۸۹} ^{۶۹۰} ^{۶۹۱} ^{۶۹۲} ^{۶۹۳} ^{۶۹۴} ^{۶۹۵} ^{۶۹۶} ^{۶۹۷} ^{۶۹۸} ^{۶۹۹} ^{۷۰۰} ^{۷۰۱} ^{۷۰۲} ^{۷۰۳} ^{۷۰۴} ^{۷۰۵} ^{۷۰۶} ^{۷۰۷} ^{۷۰۸} ^{۷۰۹} ^{۷۱۰} ^{۷۱۱} ^{۷۱۲} ^{۷۱۳} ^{۷۱۴} ^{۷۱۵} ^{۷۱۶} ^{۷۱۷} ^{۷۱۸} ^{۷۱۹} ^{۷۲۰} ^{۷۲۱} ^{۷۲۲} ^{۷۲۳} ^{۷۲۴} ^{۷۲۵} ^{۷۲۶} ^{۷۲۷} ^{۷۲۸} ^{۷۲۹} ^{۷۳۰} ^{۷۳۱} ^{۷۳۲} ^{۷۳۳} ^{۷۳۴} ^{۷۳۵} ^{۷۳۶} ^{۷۳۷} ^{۷۳۸} ^{۷۳۹} ^{۷۴۰} ^{۷۴۱} ^{۷۴۲} ^{۷۴۳} ^{۷۴۴} ^{۷۴۵} ^{۷۴۶} ^{۷۴۷} ^{۷۴۸} ^{۷۴۹} ^{۷۵۰} ^{۷۵۱} ^{۷۵۲} ^{۷۵۳} ^{۷۵۴} ^{۷۵۵} ^{۷۵۶} ^{۷۵۷} ^{۷۵۸} ^{۷۵۹} ^{۷۶۰} ^{۷۶۱} ^{۷۶۲} ^{۷۶۳} ^{۷۶۴} ^{۷۶۵} ^{۷۶۶} ^{۷۶۷} ^{۷۶۸} ^{۷۶۹} ^{۷۷۰} ^{۷۷۱} ^{۷۷۲} ^{۷۷۳} ^{۷۷۴} ^{۷۷۵} ^{۷۷۶} ^{۷۷۷} ^{۷۷۸} ^{۷۷۹} ^{۷۸۰} ^{۷۸۱} ^{۷۸۲} ^{۷۸۳} ^{۷۸۴} ^{۷۸۵} ^{۷۸۶} ^{۷۸۷} ^{۷۸۸} ^{۷۸۹} ^{۷۹۰} ^{۷۹۱} ^{۷۹۲} ^{۷۹۳} ^{۷۹۴} ^{۷۹۵} ^{۷۹۶} ^{۷۹۷} ^{۷۹۸} ^{۷۹۹} ^{۸۰۰} ^{۸۰۱} ^{۸۰۲} ^{۸۰۳} ^{۸۰۴} ^{۸۰۵} ^{۸۰۶} ^{۸۰۷} ^{۸۰۸} ^{۸۰۹} ^{۸۱۰} ^{۸۱۱} ^{۸۱۲} ^{۸۱۳} ^{۸۱۴} ^{۸۱۵} ^{۸۱۶} ^{۸۱۷} ^{۸۱۸} ^{۸۱۹} ^{۸۲۰} ^{۸۲۱} ^{۸۲۲} ^{۸۲۳} ^{۸۲۴} ^{۸۲۵} ^{۸۲۶} ^{۸۲۷} ^{۸۲۸} ^{۸۲۹} ^{۸۳۰} ^{۸۳۱} ^{۸۳۲} ^{۸۳۳} ^{۸۳۴} ^{۸۳۵} ^{۸۳۶} ^{۸۳۷} ^{۸۳۸} ^{۸۳۹} ^{۸۴۰} ^{۸۴۱} ^{۸۴۲} ^{۸۴۳} ^{۸۴۴} ^{۸۴۵} ^{۸۴۶} ^{۸۴۷} ^{۸۴۸} ^{۸۴۹} ^{۸۵۰} ^{۸۵۱} ^{۸۵۲} ^{۸۵۳} ^{۸۵۴} ^{۸۵۵} ^{۸۵۶} ^{۸۵۷} ^{۸۵۸} ^{۸۵۹} ^{۸۶۰} ^{۸۶۱} ^{۸۶۲} ^{۸۶۳} ^{۸۶۴} ^{۸۶۵} ^{۸۶۶} ^{۸۶۷} ^{۸۶۸} ^{۸۶۹} ^{۸۷۰} ^{۸۷۱} ^{۸۷۲} ^{۸۷۳} ^{۸۷۴} ^{۸۷۵} ^{۸۷۶} ^{۸۷۷} ^{۸۷۸} ^{۸۷۹} ^{۸۸۰} ^{۸۸۱} ^{۸۸۲} ^{۸۸۳} ^{۸۸۴} ^{۸۸۵} ^{۸۸۶} ^{۸۸۷} ^{۸۸۸} ^{۸۸۹} ^{۸۹۰} ^{۸۹۱} ^{۸۹۲} ^{۸۹۳} ^{۸۹۴} ^{۸۹۵} ^{۸۹۶} ^{۸۹۷} ^{۸۹۸} ^{۸۹۹} ^{۹۰۰} ^{۹۰۱} ^{۹۰۲} ^{۹۰۳} ^{۹۰۴} ^{۹۰۵} ^{۹۰۶} ^{۹۰۷} ^{۹۰۸} ^{۹۰۹} ^{۹۱۰} ^{۹۱۱} ^{۹۱۲} ^{۹۱۳} ^{۹۱۴} ^{۹۱۵} ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰} ^{۹۹۱} ^{۹۹۲} ^{۹۹۳} ^{۹۹۴} ^{۹۹۵} ^{۹۹۶} ^{۹۹۷} ^{۹۹۸} ^{۹۹۹} ^{۱۰۰۰} ^{۱۰۰۱} ^{۱۰۰۲} ^{۱۰۰۳} ^{۱۰۰۴} ^{۱۰۰۵} ^{۱۰۰۶} ^{۱۰۰۷} ^{۱۰۰۸} ^{۱۰۰۹} ^{۱۰۱۰} ^{۱۰۱۱} ^{۱۰۱۲} ^{۱۰۱۳} ^{۱۰۱۴} ^{۱۰۱۵} ^{۱۰۱۶} ^{۱۰۱۷} ^{۱۰۱۸} ^{۱۰۱۹} ^{۱۰۲۰} ^{۱۰۲۱} ^{۱۰۲۲} ^{۱۰۲۳} ^{۱۰۲۴} ^{۱۰۲۵} ^{۱۰۲۶} ^{۱۰۲۷} ^{۱۰۲۸} ^{۱۰۲۹} ^{۱۰۳۰} ^{۱۰۳۱} ^{۱۰۳۲} ^{۱۰۳۳} ^{۱۰۳۴} ^{۱۰۳۵} ^{۱۰۳۶} ^{۱۰۳۷} ^{۱۰۳۸} ^{۱۰۳۹} ^{۱۰۴۰} ^{۱۰۴۱} ^{۱۰۴۲} ^{۱۰۴۳} ^{۱۰۴۴} ^{۱۰۴۵} ^{۱۰۴۶} ^{۱۰۴۷} ^{۱۰۴۸} ^{۱۰۴۹} ^{۱۰۵۰} ^{۱۰۵۱} ^{۱۰۵۲} ^{۱۰۵۳} ^{۱۰۵۴} ^{۱۰۵۵} ^{۱۰۵۶} ^{۱۰۵۷} ^{۱۰۵۸} ^{۱۰۵۹} ^{۱۰۶۰} ^{۱۰۶۱} ^{۱۰۶۲} ^{۱۰۶۳} ^{۱۰۶۴} ^{۱۰۶۵} ^{۱۰۶۶} ^{۱۰۶۷} ^{۱۰۶۸} ^{۱۰۶۹} ^{۱۰۷۰} ^{۱۰۷۱} ^{۱۰۷۲} ^{۱۰۷۳} ^{۱۰۷۴} ^{۱۰۷۵} ^{۱۰۷۶} ^{۱۰۷۷} ^{۱۰۷۸} ^{۱۰۷۹} ^{۱۰۸۰} ^{۱۰۸۱} ^{۱۰۸۲} ^{۱۰۸۳} ^{۱۰۸۴} ^{۱۰۸۵} ^{۱۰۸۶} ^{۱۰}

اور اگر ہماری مدد نہ کر دے تو ہمارے گروہ سے بچ نہیں ہو
 آخر دے سب خدا کی راہ پر قتل ہو گئے اور حضرت عیسیٰ کے
 دین سے نہ بھرے اس طرح اہل ہند برہمن وغیرہ اپنے تئیں
 قتل کرنے میں اور جیتے جی طلبِ دین کے واسطے جل جاتے
 ہیں اعتقاد اُنکا یہ ہے کہ سب عباد تو ان میں یہی خدا کے نزدیک
 بہتر ہے کہ توبہ کرنے والا اپنے تئیں قتل کرے اور بدن کو
 جلا دیوے کہ سب گناہ اسے عفو ہو جاتے ہیں اس طرح
 اہلبیات کے عالم اپنے نفس کو حرص و شہوت سے باز رکھ کر
 عبادت کا بوجھ اٹھاتے ہیں یہاں تک اپنے نفس کو ذلیل
 کرتے ہیں کہ دنیا کی حرص و ہوس کچھ باقی نہیں رہتی غرض
 اسطور پر سب اہل دین اپنے نفس کو قتل کرتے ہیں اور
 اُسکو عبادتِ عظیم جانتے ہیں کہ اسکی سبب آتش و وزخ سے
 نجات پا کر بہشت میں پہنچتے ہیں مگر ہر ایک دین و مذہب
 میں نیک اور بد ہونے میں لیکن سب بد و نیک وہ شخص نہایت
 یہی کہ روز قیامت کا مقرار ثوابِ حسنات کا امیدوار
 نہ ہو دے اور گناہوں کی مکافات سے خوف نہ کرے اُسکی
 وحدانیت کا مقر نہ ہو دے کہ چونکہ رجوعِ سبکی اسکی طرف ہی

انسان قارضی نے جمود و قیود بہر احوال بیان کر کے سکوت کیا ہندی
نے کہا کہ بنی آدم حیوانوں سے عدد و اجناس اور انواع اور
اشخاص میں بہت زیادہ ہیں اس واسطے کہ تمام ربیع سکون میں
آئیں ہزار شہر ہیں کہ انواع و اقسام کی خلقت ان میں رہتی
ہی چنانچہ چین ہند سندھ حجاز بن حبش نجد مصر اسکندریہ
قبروان اندلس قسطنطنیہ آذربایجان ارمن شام یونان عراق
بدخشان جرجان جیلان نیشاپور کرمان کابل ملتان خراسان
ماوراءالنہر خوارزم فرغانہ وغیرہ ہزاروں شہر و بلاد ہیں کہ
کہ جن کا شمار نہیں ہو سکتا ان شہروں کے سوا جنگلوں بہاروں
اور جزیروں میں بھی ہزاروں آدمی استقامت اور سکونت
رکھتے ہیں ہر ایک کی زبان رنگ اخلاق طبیعت مذہب
صنعت مختلف ہی اللہ تعالیٰ سب کو رزق پہنچاتا اور اپنی
حفاظت میں رکھتا ہی یہ کثرت عدد اور اختلاف احوال
اور انواع و اقسام کے مقاصد و مطالب اس پر دلالت کرتے
ہیں کہ انسان اپنی غیر جنس سے بہتر ہیں انکے سوا جو اور
حیوانات کی خلقت ہی اس پر فوقیت رکھتے ہیں اس سے یہ
معلوم ہوا کہ انسان مالک اور سب حیوان انکے غلام ہیں انکے

عوا اور بھی فضیلتیں ہم میں ہیں کہ جنکی شرح نہایت طول طویل ہے سینہ ک نے بادشاہ سے کہا کہ اس آدمی نے انسانوں کی کثرت بیان کی اور اس پر فخر کرتا ہے اگر ذریائی جانور زون کو دیکھئے اور انکی انواع و اقسام کی بشکلیں اور صورتیں مشاہدہ کرے تو اُسکے نزدیک انسان بہت کم معلوم ہووین اور شہر و بلاد جو بیان کئے وے بھی کمتر نظر آوین کیونکہ تمام ریح مسکون میں ہندوہ دریابڑے ہیں دریا، روم دریا، جرجان دریا، لیان دریا، قزم دریا، فارس دریا، ہند دریا، سند دریا، چین دریا، یا جوج دریا، اخضر دریا، عربی دریا، شمال دریا، حبش دریا، جنوب دریا، شرقی اور ہانسو دریا چھوٹے اور دوسری برے ہیں مثل حیچون و دجلہ اور فرات و نیل وغیرہ کے کہ ہر ایک کا طول سو کوس سے لیکر ہزار کوس تک ہے باقی اور جنگل بیابان میں جو چھوٹے برے نالے ندی تالاب حوض وغیرہ ہیں انکا شمار نہیں ہو سکتا اور انہیں پچھلی کچھوٹے نہنگ سوس گھریال وغیرہ ہزاروں قسم کے دریائی جانور رہتے ہیں جنکو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور شمار نہیں کر سکتا ہے۔ بعض کہتے ہیں دریائی جانور زون کی سات سی جنس ہیں سوائے انواع و اقسام کے اور خشکی کے

رہتے والے دوس و درد و بہایم وغیرہ کی باندہ جو جس میں سوائے
انواع و اشخاص کے اور بے سبب خدا کے بندے اور مہادک میں کہ
اُس نے سب کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور رزق دیا اور ہمیشہ ہر ایک
بلا سے محفوظ رکھتا ہے کوئی امر انکا اسے چھپا نہیں ہے اگر ہر انسان
قابلِ کرم کے حیوانات کے گرد و گردِ یافت کرے تو ظاہر ہو کہ انسانوں کی
کثرت و جمعیت اُس پر نہیں دلالت کرتی کہ وہ مالک اور حیوان غلام

ہیں * عالم ارواح کے بیان میں *

میں کہ جس گھڑی اس کلام سے فارغ ہوا جن کے ایک حکیم نے
کہا ای انسانوں اور حیوانوں کے وہ کثرتِ خلائق کی معرفت سے
تم غافل ہو دے لوگ جو روحانی اور نورانی ہیں کہ جسم سے کچھ
حلاق نہیں رکھتے انکو نہیں جانتے ہو اور دے ارواحِ مجرورہ اور
نفوسِ مبیطہ ہیں کہ طبقاتِ افلاک پر رہتے ہیں بعضے انہیں سے
کہہ کر وہ ملائکہ ہیں دے کہہ 'افلاک پر متعین ہیں اور بعضے کہہ
زمہر برکی و سعت میں رہتے ہیں دے جنات اور گردہ شیطین
ہیں بس اگر تم اس خلائق کی کثرت کو دریافت کرو تو معلوم
ہو کہ انسان اور حیوان ان کے مقابلے میں کچھ وجود نہیں رکھتے اس واسطے
کہ کہہ زمہر برکی و سعت دریا اور خشکی سے وہ چند ہی اور کہہ

کے دعویٰ کا صدق ظاہر ہوا اور ہم بھی معلوم ہوا کہ ان میں ایک جماعت ایسی ہی کدے مقرب الہی ہیں اور انکے واسطے اوصاف حمیدہ صفات پسندیدہ اخلاق جمیلہ ملکیہ سیرتیں عادلہ قدسیہ احوال عجیبہ غریبہ ہی کہ زبان انکے بیان سے قاصر ہی عقل انکی کہ صفات نین عاجز ہی تمام واعظ اور خطیب ہمیشہ مدت النمرانیکہ وصف کے بیان میں پیروی کرتے ہیں پر قرار واقعی انکی کہ معارف کو نہیں پہنچتے اب بادشاہ عادل ان غریب انسانوں کے حق میں کہ حیوانات جنکے غلام ہیں کیا حکم کرنا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ سب حیوانات انسانوں کے تابع اور زیر حکم رہیں اور انکی فرمان برداری سے تجاذز نکرین حیوانوں نے بھی قبول کیا اور راضی ہو کر سب نے بحفظ و امان و ان سے مراجعت کی

* تمام شد رسالہ اخوان الصفا *

* خانہ الطبع *

مخفی ضمیر شایقان قمر منزلت و مشترین مشنری مرتبت کے ترجمہ کہ یہ قصہ اخوان الصفا اول زبان عربی کے فارسی میں ترجمہ ہوا تھا * پھر مولوی اکرام علی صاحب نے اردو زبان میں

ترجمہ کیا اس میں بیان افسانہ و حیوان کے مباحثے کا ہی رد و رد
بادشاہ بنون کے عبارت اسکی نہایت سلیس مرغوب خاطر
خاص و عام ہی ہندو تصبیحت سے بھرا ہوا ہر ایک مقام ہی
واسطے چند بار قلب طبع میں آیا جس نے اُسکو ہر حال لطف
نظر آتھا یا اب جو بندہ پر گناہ محمد فیض اللہ نے دیکھا کہ خواہ
سکے بے حساب ہر اؤر یہ نسخہ بہت کم باب لہذا اپنے
ی ہتھاپے خانے میں کو واقع مجھو بازار ہی بہ تصحیح حافظ اکرام
م صاحب متخلص بضم کے سنہ ۱۲۶۸ ہجری میں روح بخش قلب
کیا اغلب ہی کہ مطبوع طبع شایقان حکایات نادرات کے ہو *



پتھو	پتھو	۱۵	
اُن کو	اُن لو	۱	
چوانون کے	جنون کی	۱۲	
کسی	کشی	۸	
دلیری	دلری	۱۰	۵۷
مچھرون	مچھرون	۴	۸۰
چوتھا	چوتھا	۵	۸۲

عیون	عین	۸	
اجزای	جرح	۲	۸۲
گیانت	الکمانت	۱	۱۱۱
تسخیر	سحر	۲	۱۱۰
مکوردن	مکردن	۶	۱۱۸
مکردن	مردن	۱۳	۱۳۰
میر	مبین	۳	۱۲۷
عذاب	اعذاب	۱۰	۱۲۶
کل	کل فدا	۱۷	۱۳۸
	ویلغا	۲	۱۳۹
	قبیله	۱۲	ایضا
	هم اسم	۱۲	۱۰۱
	فسادت	۴	۱۰۳
	قتال وجدال	۹	۱۰
	کھپ	۱۰	ایضا
	پراقتخار	۱۴	۱۰۸
	نحو میودن	۵	۱۶۷

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعد
 لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
 صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۲۱
 ۱۲/۱۲/۵۰
 ۱۳/۱/۵۱
 ۵ FEB 1951

1 MAR 1951

۲ ۱۲
 ۵۱ ۸

۷-۵-۵

۹۵۵۴

احزان الصفا

۱۲۶
۱۱

۱۲۸
۱۱

۱۲۹
۱۱

۱۳۰
۱۱

۱۳۱
۱۱

۱۳۲
۱۱

۱۳۳
۱۱

این کتاب در سال ۱۳۲۹ خورشیدی
در شهر تهران در روز ۱۳ خرداد
میلادی ۱۳۵۰ در کتابخانه
جمهوری اسلامی ایران
ثبت گردید
شماره ثبت: ۱۳۲۹
تاریخ ثبت: ۱۳ خرداد ۱۳۵۰
محل ثبت: تهران
ثبت کننده: کتابخانه
جمهوری اسلامی ایران

